6

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض

تذکرہ مخدوم الکُل

السیّد محمد غوث بندگی گیلانی قادری قدس سرّہ

دربار عالیہ قادریہ محبوب سبحانیؒ، اوچ شریف

تحقیق و تہذیب:
محمد سبطین رضا گیلانی

اشاعت: اُردو اکیڈمی، بہاولپور
سال: 2015ء

www.musapakshaheed.com

اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا وطبیب قلوبنا وحبیبنا وشفیع ذنوبنا
محمد وعلیٰ اٰلہ وعترتہ واھل بیتہ وصحبہ وسلِّم تسلیمًا کثیرا
کثیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الھی بجلال قدسک و بجمال انسک و بنظر رحمتک الیٰ اولیائک وبقربک الیٰ اصفیائک وبشوقک الی مشتاقیک ومحبتک لطالبیک ان تنور قلبی بنور معرفتک وان تجعلنی من اھل حضورک حتی تیسر لنا سباحۃ بحار الانوار وتھیالنا اخراج دور الاسرار اللھم شرفنا بمشاھدۃ جمالک وخلعۃ وصالک وارزقنا نعمۃ لقائک واحشرنا فی زمرۃ اولیائک

اللھم طھر من محبۃ الدنیا قلوبنا وبصر عیوننا فی عیوبنا

اللھم ذین ظواھرنا بطاعتک وبواطننا بخشیتک وقلوبنا بمعرفتک

اللھم صغر الدنیا باعیننا وعظم جلالک فی قلوبنا

الھی انت الرب وانا العبد فمن یدعو العبد الا الرب

الھی انت الملک وانا المملوک وانت العزیز وانا الذلیل

وانت الغنی وانا الفقیر وانت الباقی وانا الفانی

وانت المحسن وانا المسئی وانت الکریم وانا اللئیم

وانت الکریم وانا الجانی وانت الرحیم وانا الخاطی

وانت الخلاق وانا المخلوق وانت القوی وانا الضعیف

وانت القادر وانا العاجز

وانت المعطی وانا السائل وانت الرزاق وانا المرزوق

وانت احق ممن شکوت الیہ استغیث بہ رسالتہ ودعوتہ ورجوتہ لانک کریم

الھی کم من مذنب قد غفرت لہ وکم من مسئی قد تجاوزت عنہ فاغفر لی یا رب وتجاوز عنی برحمتک یا ارحم الراحمین-

(تیسیر الشاغلین)

انتساب

انا الحسنی والمخدع مقامی

واقدامی علی عنق الرجالِ

وعبد القادر مشھور اسمیَ

وجدی صاحب العین الکمالِ

(قصیدہ غوثیہ)

www.musapakshaheed.com

شجرہ نسب حضرت مخدوم الکل سید محمد غوث بندگی حسنی الحسینی گیلانی حلبی اوچی قدس سرہ العزیز

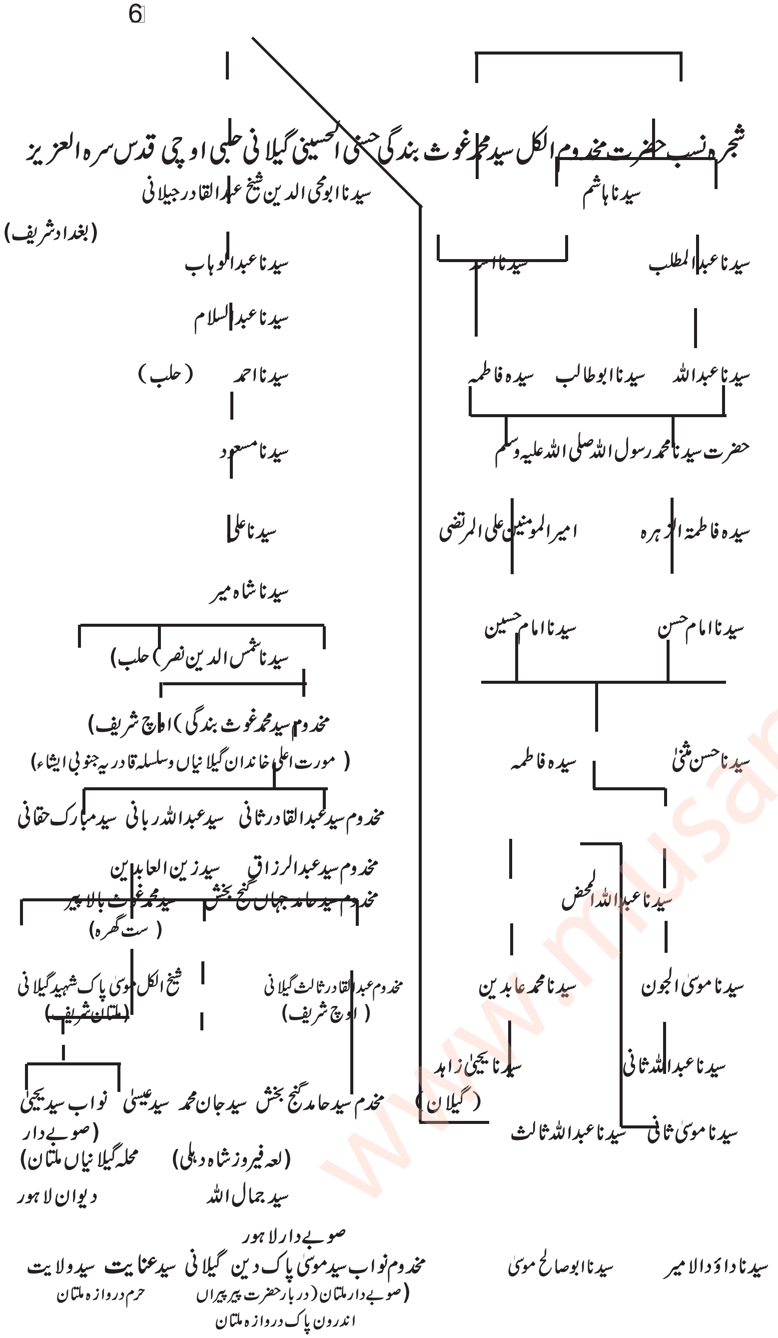

مدح شریف

آ نکہ از حلب آمد از سفر بعید
اوچ را داد عزت و عظمت مزید
غوث بندگی نام او بود اے فقیر
عابد و زاہد ز پشت دستگیر
جامع کرم وکرامت صاحب علم وعمل
عابد وزاہد سخی محبوب حق عزو جل
اقتدار لودھیاں بود آن زماں
معتقد گردند شاں خورد و کلاں
ما دعا خواہیم از پر و ردگار
تا ابد ایں آستاں قائم بدار
اوچوی بر آستاں ہا اولیاء
مدح خواں مے زیبد و طالب دعاء

www.musapakshaheed.com

گویم زکمال توجہ غوث الثقلینا   محبوب خدا ابن حسن آل حسینا
سر در خدمت جملہ نہادند و گفتند   تا اللہ القد اثرک اللہ علینا

ماخذ بحرالسرائر و شجرۃ الانوار- یہاں وہ اسمائے مبارک ہیں جن کا کتاب ہذا میں ذکر خیر ہے

فہرست مضامین تذکرہ مخدوم الکل

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
01	تعارف	
02	مقدمہ	
03	باب اول	

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

☆ ختم المرسلین ورحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
☆ اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
☆ شجرہ نسب وطریقت

04	باب دوم	

ذکر جمیل حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی

☆ حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب گیلانیؒ
☆ حضرت سید صفی الدین عبدالسلام گیلانیؒ
☆ حضرت ابوالعباس سید احمد گیلانی حلبی
☆ حضرت محی الدین سید مسعود گیلانیؒ حلبی
☆ حضرت ضیاء الدین سید علی گیلانیؒ حلبی
☆ حضرت سلطان المشائخ سید شاہ میر گیلانی حلبی
☆ حضرت مخدوم محمد شمس الدین نصر گیلانی حلبی

06	باب سوم	

حیات حضرت مخدوم الکل السید محمد غوث بندگی گیلانی اوچیؒ

☆ نام والقاب
☆ ولادت
☆ تعلیم وسیاحت
☆ ہندوستان میں آمد
☆ ملتان میں استقبال
☆ لاہور پرنظر عنایت
☆ ناگور پر فیضان کرم
☆ بشارت غوثیہ
☆ حلب کو واپسی
☆ ملتان میں دوبارہ آمد
☆ اوچ میں سکونت
☆ سلسلہ عالیہ قادریہ
☆ درس گاہ
☆ مباحثہ علمی
☆ برصغیر میں انسان دوستی وروشن خیالی کے اثرات
☆ بشارت فتح
☆ صلح
☆ عقد مبارک
☆ اولاد امجاد
☆ نامور خلفاء وارادت مند

www.musapakshaheed.com

☆ تصنیفات عالیہ

☆ وفات

04 باب چہارم

ذکر حضرت شیخ صفی الدین حقانی گازورانی اوچیؒ

05 باب پنجم

حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی بن مخدوم محمد غوث بندگی اوچیؒ

☆ حضرت مخدوم سید عبدالرزاق گیلانی

☆ حضرت مخدوم سید حامد جہاں بخش

☆ حضرت سید محمد غوث بالا پیرؒ ست گھرہ

☆ حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثالث اوچیؒ

☆ حضرت شیخ الکل مخدوم موسیٰ پاک شہید ملتانیؒ

08 باب ششم

حضرت سید عبداللہ ربانی بن مخدوم محمد غوث بندگی اوچیؒ

09 باب ہفتم

حضرت سید مبارک حقانی بن مخدوم محمد غوث بندگی اوچیؒ

10 باب ہشتم

دیوان قادری

11 باب نہم

دربار عالیہ قادریہ غوثیہ حضرت محبوب سبحانیؒ اوچ شریف

☆ جامع مسجد وخانقاہ شریف

☆ مخدوم المدارس وکتب خانہ وتبرکات

تعارف

www.musapakshaheed.com

تعارف

مقدمہ

اسلام میں مذہبی وروحانی اورعلمی وثقافتی اعتبار سے مسجد جس کی بنیاد تقوی پر ہوتی ہے کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے اس کی ابتدا مسجد نبوی سے ہوئی اور یہی پہلی اسلامی مملکت مدینہ منورہ کی مسجد تھی جہاں اصحاب صفہ نے براہ راست کتاب و حکمت و تزکیہ نفس کا درس معلم انسانیت حضرت محمد ﷺ سے حاصل کیا ۔لہذا مسلمان جہاں بھی گئے وہاں انہوں نے رشد و ہدایت کیلئے پہلے وہاں مسجد تعمیر کروائی اوراس کے ساتھ دارالعلوم قائم کئے-اوراس انسٹی ٹیوشن کے ذریعہ دینی،علمی وسماجی خدمات حقوق اللہ اورحقوق العباد کیلئے سرانجام دیتے ہوئے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا اہم فریضہ ادا کرکے محبت اخوت و بھائی چارہ کے پیغام کو عام کیا-

95 ھ/ 713 ء میں مسلمانوں کی فتح ملتان پر محمد بن قاسم نے یہاں اولین مسجد تعمیر کروائی ۔ چچ نامہ میں لکھا ہے کہ" چوں براکابر و اعیان شہر ملتان عہد وثیق بکرد مسجد و منارہ بنا کرد" جہاں سے کفرستان ہند کی تاریخ کے قدیم ترین زندہ شہر اور ادیتہ مندر کے محور و مرکز ملتان میں فروغ دین کا آغاز ہوا۔اگرچہ محمد بن قاسم سے پہلے کیچ مکران سے آگے تک مسلمان پہنچ چکے تھے لیکن محمد بن قاسم کے ہمراہیوں میں قراء اور علماء وفضلا بھی تھے پھر رفتہ رفتہ دمشق ، بغداد اور مصر سے مذہبی وعلمی روابط سے ملتان اسلامی علوم وفنون کا مرکز بن گیا-

چوتھی صدی ہجری میں قرامطہ کے فکری انتشار اور غلبہ کے تدارک کیلئے

www.multanpakshaheed.com

سلطان محمود غزنوی نے توجہ دی ۔مراۃ مسعودی میں لکھا ہے کہ" ملتان سلطان محمود کے فتح کر لینے کے بعد ویران ہو گیا، وہاں کے زمیندار اور امراء سب اوچ چلے گئے اسی کو آباد کر کے پایہ تخت بنایا۔"

اصلاح احوال کیلئے افغانستان ، ایران اور وسط ایشاء کے علماء و اصفیاء نے بھی بھر پور حصہ لیا۔ حضرت سید صفی الدین گازرونی قدس سرہ ۳۷۰ھ/ ۹۸۱ء میں اوچ میں تشریف لائے اور سب سے پہلے آپ نے ایک مسجد اور دارالعلوم کی بنیاد رکھی جو اس علاقے میں غالباً پہلا اسلامی دارالعلوم تھا جس میں مسافر طلباء کی تعداد پانچ سو سے زیادہ تھی (1)۔

قرامطی یلغار کے اس زمانے میں حضرت قطب الاولیاء موج دریا قدس سرہ شہر ملتان میں سرگرم ہوئے اور ان کی کاوشوں کو مزید متحرک کرنے کیلئے گردیز سے حضرت سید ابوالفضل جمال الدین محمد یوسف گردیزی المعروف شاہ یوسف گردیز قدس سرہ ۴۸۱ھ/ ۱۰۸۸ء میں ملتان تشریف لائے اور دین کی تبلیغ کیلئے مصروف عمل ہو گئے (2)۔

سلطان ناصر الدین قباچہ جب ملتان اور سندھ کا خود مختار حکمران ہوا تو اس نے کچھ عرصہ اوچ کو اپنا دارالحکومت بنایا جس کی وجہ سے ملتان اور اوچ علماء و اصفیاء سے پر رونق ہو گیے ۔قاضی منہاج الدین سراج کو قباچہ نے ساتویں صدی ہجری کے شروع میں اوچ کے مدرسہ فیروزیہ کا مہتمم مقرر کیا۔

اسی زمانہ میں ملتان میں سلسلہ سہروردیہ کے مؤسس حضرت شیخ اسلام بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ ۲۶۳ (۱-۵ ۱۱۴ء(نے مسند ارشاد سہروردیہ کو زیب وزینت بخشی اور ایک اقامتی مدرسہ فروغ علم کیلئے ملتان میں قائم کیا۔

قباچہ نے ملتان میں جامعہ ناصریہ قائم کیا اور حضرت علامہ سید قطب الدین کاشانی حسنی کو اس کا مہتمم مقرر کیا۔ سیر الاولیا میں لکھا ہے کہ" دریں ایام ملتان قبۃ الاسلام عالم بود، فحول علماء آنجا حاضر بودند"۔

اُدھر اجودھن) پاکپتن شریف) میں سلسلہ چشت کی مسند ارشاد کو حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ نے پر رونق کیا تو ادھر مضافات ملتان میں قادری سلسلہ کی مسند ارشاد کو حضرت مخدوم عبدالرشید حقانی نے زیب و زینت بخشی ۔حضرت سخی سرور نے ڈیرہ غازی خاں کو مرکز رشد ہدایت بنایا تو حضرت شاہ شمس سبزواری ملتان تشریف لائے تو کئی قبائل مسلمان ہوئے (3)۔

ساتویں ہجری سے نویں صدی ہجری تک اوچ شریف میں سلسلہ سہروردیہ کے نامور بخاری سادات کے بزرگ علم وفضل کے دریا بہاتے رہے ۔حضرت سید السادات مخدوم جلال الدین بخاریؒ نے ملتان سے اوچ میں پہنچ کر محلہ بخاریاں اور مسند ارشاد سادات بخاریہ کی بنیاد رکھی ۔ بخاری سادات میں مخدوم سید جہانیاں جہاں گشتؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں اکثر بزرگ سخندان اور صاحب تصنیف ہوئے ہیں (4)۔

اوچ شریف کو خانقاہ و مدرسہ گازرونیہ، مدرسہ فیروزیہ، خانقاہ بخاریہ اور خانقاہ و مدرسہ شیخ جمال خنداں رو اور خانوادہ محدث موسیٰ بن یعقوب ثقفی نے مسلم تہذیب وتمدن اور اسلامی علوم وفنون کا مرکز بنادیا۔

اگر چہ التمش کی فتح ملتان کے آغاز میں ملتان واوچ کی علمی سرگرمیوں کو زد پہنچی لیکن شہزادہ محمد بلبن کی ملتان آمد سے اوچ و ملتان کی علم وفضل کی محافل پھر سے پر رونق ہو گئی لیکن لودھی دور میں لنگاہوں کی ملتان پر خود مختار حکمرانی کے آغاز پر

www.musapakshaheed.com

بہت سے علماء وفضلا یہاں سے رجوع کر گئے (5)-

ایسے عالم میں نویں صدی ہجری کے آخری نصف کے آغاز میں اصلاح احوال کیلئے سلسلہ عالیہ قادریہ کے روحِ رواں حضرت مخدوم الکل سید محمد غوث بندگی گیلانی قدس سرہ ملتان تشریف لائے آپ کے علمی وروحانی کمالات کے بارے اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ آپ صاحبِ علوم معقول ومنقول تھے اور بہت مشہور ہوئے-(6)

برصغیر پاک وہند میں سادات حسنیہ کے فیوض برکات دوسری صدی ہجری میں حضرت پیر عبداللہ شاہ غازیؒ از اولاد نواسہ رسول حضرت سید نا امام حسن بن امیرالمومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ کی کراچی میں آمد سے شروع ہوگئے اور پھر پانچویں صدی ہجری میں سبط رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ کی اولاد سے حضرت سیدعلی ہجویری المعروف داتا گنج بخش قدس سرہ لاہور میں تشریف لائے اور کفرستان ہند میں اسلام کی ضیا پاشیوں کو مرکزیت دی-

سادات حسنیہ کے فیوض وبرکات کا سلسلہ اوچ شریف میں حضرت سید صفی الدین حقانی نقوی گازرونیؒ کی چوتھی صدی ہجری میں آمد سے عروج پاتا ہے- حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی لاہور میں" گنج بخش فیض عالم" کہتے ہوئے ملتان سے اجمیر میں آتے ہیں اور رشد وہدایت کی ایسی مسند سجاتے ہیں کہ آپ ولی الہند کے لقب سے مشہور ہوتے ہیں-

سادات حسنیہ سے سید شاہ یوسف گردیز ملتان میں پیرموج دریا کے ہمراہ رشد وہدایت کی مشعلیں روشن کرتے ہیں بعدہ حضرت سخی سرور ڈیرہ غازی خاں اور حضرت سید شمس الدین سبزواری ملتان کو علم وعرفان سے مستفید فرماتے ہیں-

سادات حسینیہ سے حضرت سید جلال الدین بخاری، حضرت6سید بدرالدین بھکری اور حضرت سید کبیر الدین حسن دریا سبزواری کے خانوادے اوچ کو علمی و روحانی مرکزیت عطا کرتے ہیں-

نویں صدی ہجری میں حسنی الحسینی گیلانی سادات کے ایک اور محترم خانوادہ نے مدینۃ السادات اوچ شریف میں رشد و ہدایت کی ایسی مسند ارشاد کو زیب وزینت فرمایا جس کی نیابت الشیخ السید عبدالقادر جیلانیؒ سے تھی۔

آں شاہ سرفراز کہ غوث الثقلین است
دراصل صحیح النسبین از طرفین است
از سوئے پدر تا بہ حسن سلسلہ او
وز جانب مادر ذُر دریائے حسین است

(عبدالرحمن جامی)

حضرت شیخ السیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی اولاد پاک سے جنوبی ایشیاء میں قادریہ سلسلہ کے نقیب الاشراف حضرت مخدوم سیّد محمد غوث بندگی الحسنی الحسینی اوچی قدس سرہ ہیں- بحرالسرائر میں لکھا ہے کہ آپ 864ھ میں روم (حلب) سے ملتان تشریف لائے (7)-رودکوثر کے مطابق اس وقت ہندوستان میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کا زور کم ہوگیا تھا-(8)بعدہ آپ نے اُچ شریف میں مستقل سکونت اختیار فرمائی شجرۃ الانوار نے آپ کا ورِ داوچ 887ھ لکھا ہی لیکن اس پر اختلاف ہے کیونکہ اوچ گیلانی کی قلمی بیاضوں میں 859ھ اور 861ھ بھی لکھا ہوا ملتا ہے اور ایک بیت میں "شاہ قادری پیر "و" شیخ پاک "833ھ حضرت مخدوم غوث بندگی کی ولادت، "باخیر آمد"859ھ اوچ شریف میں آمد اور " بزرگ دستگیر "933ھ سال وصال ظاہر کیا گیا

www.musapakshaheed.com

ہے(9)-خزینۃ الاصفیا میں لکھا ہے کہ آپ کے کمال علمی وروحانی عظمتوں سے سلسلہ عالیہ قادریہ پورے ہندوستان میں پھیل گیا(-(10)

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کا عقد حضرت سید صفی الدین گاذرونیؒ کے تیرہویں سجادہ نشین حضرت سید ابوالفتح حسینی نقوی کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سے ہوا جن کے بطن اطہر سے حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانیؒ پیدا ہوئے اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ آپ حضرت غوث الثقلین کے حقیقی وارث اور کمالات میں انہیں کے تابع تھے اس لئے آپ کو شیخ عبدالقادر ثانیؒ کہا جاتا ہے(-(11)

ملتان میں حضرت مخدوم ثانیؒ کی مسند ارشاد کے سجادہ راستین اُن کے پڑپوتے حضرت شیخ الکل موسیٰ پاک شہید گیلانیؒ ہوئے جن کی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حیات، سیرت اور کردار کو اخبار الاخیار میں ایک جملہ میں کیا خوب بیان کیا ہے کہ

''در خَلق وخُلق وارث حضرت نبوی است ﷺ''(12)

روحانی اعتبار سے مدینۃ السادات اوچ شریف اور مدینۃ الاولیاء ملتان، یک جان وجسم ہیں-شیخ عبدالحق دہلوی نے کیا خوب کہا ہے کہ

آں نور کہ از مشرق جیلان تابید — بس عالم وآدم ہمہ روشن گردید
ز مشرق ومغرب شدہ روشن آخر — از اوچہ وملتان ہمہ گشت است پدید

زیر نظر "تذکرہ مخدوالکُل" کی ترتیب وتہذیب میں کوشش کی گئی ہے کہ حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی اُوچیؒ قدس سرہ کے احوال وآثار بیان کرتے ہوئے ان کے عرفانہ کلام کے مطالعہ سے روحانی تسکین حاصل کی جائے نیز گیلانی خانوادہ ے کے دودھیال کے بزرگوں کے ساتھ ساتھ ان کے ننھیال حضرت صفی الدین گاذرونی کے خانوادہ کے ضمن میں تفصیلات مختلف کتب کے مطالعہ سے جو سامنے آئے ہیں تاریخ کا قرص جانتے ہوئے اوچ کی تاریخ کے اس روشن باب کو بھی منظر عام پر لایا جائے-

برادرم ڈاکٹر سید شاہد حسن رضوی چیرمین ہسٹری ڈیپارٹمنٹ، اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور نے اس کتاب کی تاریخی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ذاتی طور پر دلچسپی لی اور" تذکرہ مخدوم الکل" کی تحقیق وتہذیب کا اہتمام کرا کے سرزمین مدینۃ السادات اوچ شریف کی تاریخ کے ایک روشن باب کو پھر سے کتابی صورت میں زندہ وجاوید کر دیا ہے-

نیز اس سلسلے کے اوریجنل ماخذ بحر السرائر قلمی از سید سعد اللہ رضوی، شجرۃ الانوار قلمی از سید علی اصغر گیلانی، عین التصوف قلمی از سید مجتبیٰ گیلانی، شجرہ وکرسی نامہ قلمی از مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی اور قلمی بیاض احوال حضرت گاذرونی کے اقتباسات پہلی بار اصل متن فارسی کے ساتھ شامل ہیں تاکہ ریسرچ سکالر اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ بحر السرائر کی حیثیت اولین مستند ماخذ کی ہے-

اردو اکیڈمی بھاولپور کیلئے ہدیہ سپاس ہے کہ **"تذکرہ مخدوم الکل"** کی اشاعت کر کے سرزمین بھاولپور کے قدیم روحانی مرکز اوچ شریف کے ایک نامور عالم دین، باکمال شاعر اور سرتاج اولیاء حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی قادریؒ کے حضور اپنی عقیدت ومحبت کا یہ خوبصورت تحفہ پیش کیا ہے، جزاک اللہ-

حضرت مخدوم بندگیؒ نے کیا خوب کہا ہے:

چون قادری ای دل باء پا شد تیرا ھر گہ گدا
از تو نمی خواہم نوا خیری بدہ درویش را

اے دل میں بسنے والے باری تعالیٰ! قادری گدا آپ سے سامان واسباب نہیں مانگتا بس کچھ خیر خیرات اس درویش کو دیجیے کہ رب انی لما

www.musapakshaheed.com

نزلت

الی من خیر فقیر۔

دربار حضرت پیران پیر ملتان   محمد سبطین رضا گیلانی۔

12 ربیع الاول 1436ھ

۔خاکسار محمد سبطین رضا گیلانی بن پیر سید غلام مرتضیٰ گیلانی بن پیر سید محمد نواز شاہ گیلانی بن پیر سید سید علی شاہ گیلانی بن پیر سید غوث بخش شاہ گیلانی بن مخدوم سید صدر الدین اول گیلانی بن مخدوم سید جمال الدین شاہ گیلانی بن مخدوم سید دین محمد شاہ گیلانی بن مخدوم سید محمد غوث ثانی گیلانی بن سید محمد اسماعیل گیلانی بن مخدوم سید عبدالقادر ثالث پان گیلانی بن مخدوم نواب سید موسیٰ پاک دین گیلانی بن مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی گیلانی بن حضرت شیخ الکل سید حافظ ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید گیلانی اوچی ثم الملتانیؒ بن حضرت مخدوم سید حامد جہاں بخش و گنج بخش گیلانی بن مخدوم سید عبدالرزاق گیلانی بن مخدوم سید عبدالقادر ثانی گیلانی بن مخدوم سید محمد غوث بندگی قادری حسنی الحسینی الگیلانی حلبی اوچیؒ۔

ماخذ:

01 مراۃ مسعودی ص ۳۷، ۳۸، تاریخ ملتان فریدی - ا ص ۱۱۹ / خطہ پاک اوچ، تاریخ اوچ حفیظ، جدید تاریخ اوچ شریف از علامہ دین محمد عباسی ادارہ معارف اولیاء اوچ شریف صفحہ ۳۸

02 جمال یوسف/ شاہ گردیز/ تذکرۃ الملتان/ تاریخ ملتان ذیشان از منشی عبدالرحمان خان عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ چہلیک ملتان ۱۹۵۸ صفحہ ۱۸۹

03 سیر الاولیا/ سیر العارفین/ تاریخ ملتان جلد اول از مولانا نور احمد فریدی قصر ادب رائیٹرز کالونی ملتان ۱۹۷۲ء صفحہ ۱۳۷، ۱۴۰، ۱۵۸، ۱۶۸، ۳۰۷

04 الملفوظ المخدوم/ خطہ پاک اوچ/ تاریخ ملتان فریدی-ا صفحہ ۱۴۸، ۲۶۶

05 انڈیا ز کنٹری بیوشن ٹو دی اسٹڈی آف حدیث لٹریچر از ڈاکٹر محمد اسحاق ڈھاکہ یونیورسٹی ڈھاکہ صفحہ ۲۳/ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی از خلیق احمد نظامی، ندوۃ المصنفین اردو بازار دہلی ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۰، ۳۰

06 اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی اردو ترجمہ مولانا عبدالاحد قادری، ممتاز اکیڈمی لاہور صفحہ ۵۰۱

07 بحر السرائر از سید سعداللہ رضوی) قلمی (شمارہ نمبر ۱۷۷ ۳۶۷ پبلک لائبریری باغ لانگے خان ملتان

www.musapakshaheed.com

08 رود کوثر از شیخ محمد اکرام-ادارہ ثقافت اسلامیہ کمبائن پرنٹرز لاہور ۱۹۹۲ء صفحہ نمبر ۶۳

09 شجرہ وکرسی نامہ از مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی مرتبہ فقیر محمد ادریس نیز حاشیہ و تصحیح گیلانی لائبریری اوچ شریف-

ایک غیر مطبوعہ بیاض جو کہ اوچ شریف کے علمی و روحانی خانوادوں کے بارے میں ہے جیسے غالباً بابا سید نذیر حسین شاہ لاہوری نے مرتب کیا ہے میں حضرت مخدوم غوث بندگی گیلانی کا اوچ میں سکونت پذیر کا سال 861 ہجری لکھا ہے- مزید براں اس بیاض میں پاکستان میں اولاد حضرت امام حسن بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ضمن میں لکھا گیا ہے کہ "سید عبدالرزاق المعروف شاہ چراغ لاہوری ۲۹ پشت میں، سید غوث علی شاہ بن سید الٰہی بخش سکنہ داجل کا ۳۸ پشت میں، سید میر محمد ہاشم جیلانی کشمیری کا ۳۰ پشت میں، سید عبدالوہاب وعبدالرزاق شاہ پسران سید غلام اکبر شاہ سکنہ لسو جھنگ کا ۳۸ پشت میں، سید فیض محمد شاہ سجادہ نشین جہاں شاہ کا ۳۸ پشت میں اور سید غوث لاہوری بن سید حسن پشاوری کا ۲۸ پشت میں، سید میر محمد لاہوری بن سید محمد زمان کا ۳۳ پشت میں، سید شاہ حسن، سید عبدالقادر لاہوری کا ۳۲ پشت میں، سید شاہ محمد کشمیری بن سید عبداللہ کا ۳۱ پشت میں، سید قطب الدین المعروف قطب اللہ سکنہ حجرہ شاہ مقیم بن سید عبدالرزاق کا ۳۴ پشت میں، سید ہزارے شاہ سندھ میں امیر کبیر ہیں- ٹبی سیداں میں سید عبدالکریم شاہ صاحب نمبردار کے نسب نامے حضرت امام حسنؓ سے جا ملتے ہیں- حضرت مخدوم الملک حامد محمد شمس الدین سجادہ نشین اوچ گیلانی کا شجرہ نسب ۳۴ پشت میں حضرت امام حسنؓ سے جا ملتا ہے- مخدوم الملک سید غلام میراں شاہ صاحب (جمال دین والی) کا شجرہ ۳۶ پشت میں، مخدوم ولایت حسین، سید شوکت حسین (سجادہ نشین) عملدار حسین، رحمت حسین، فیض مصطفی، طفیل مصطفی وحشمت حسین پسران مخدوم غلام مصطفی شاہ صاحب بن مخدوم صدرالدین مرحوم مغفور) دربار موسیٰ پاک شہید ملتان) کا نسب نامہ امام حسنؓ سے ملتا ہے اور جیال والا، خانگڑہ و شیخ پور شجرہ و ٹبی ولایت شاہ علاقہ جلال پور پیر والا- تمام سادات حضرت سید والی ولایت شاہ مرحوم کی اولاد، سید چمن شاہ، سید زین العابدین شاہ، سید شیر شاہ و سید غلام شبیر شاہ پسران سید غلام مصطفی شاہ صاحب مغفور سکنہ باقر شاہ تحصیل احمد پور شرقیہ ۳۷ پشت میں حضرت امام حسنؓ سے ملتا ہے- سید مہر علی شاہ صاحب سکنہ گولڑہ شریف کا شجرہ بھی حضرت امام حسنؓ سے ملتا ہے"

(بشکریہ خلیفہ شمیم عباس شجرہ نویس سادات، اوچ شریف-)

10 خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری مترجمہ مفتی محمود عالم ہاشمی، علامہ اقبال فاروقی، المعارف گنج بخش روڈ لاہور جلد اول ۱۳۹۲ھ صفحہ ۱۹۰

11 اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ممتاز اکیڈمی لاہور صفحہ ۵۰۲، ۵۰۶

12

حرف سپاس:

سید غلام مصطفی بخاری لودھراں, مولوی محمد رمضان معینی تونسہ شریف عبید الرحمان بھاولپور، قاسم علی ہاشمی لاہور-محبوب جعفر بلوچ بہاولپور

باب اول

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

ختم المرسلین ورحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت با سعادت مکہ مکرمہ میں ربیع الاول / اپریل 571ء میں ہوئی۔ حضرت محمد ﷺ نے ظلمت کدہ عرب میں یتیم ہونے کے باوجود اپنی زندگی شروع ہی سے شرافت اور پاکیزگی سے صادق اور امین کے لقب سے گزاری اور اہل مکہ کو جنگ فجار، حلف الفضول اور تنصیب حجر اسود جیسے معاملات میں اپنی فراست سے خونریزی سے بچایا۔ آپ ﷺ نے چالیس برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نبوت کا اظہار فرمایا اور غار حرا کی خلوتوں سے نکل کر اہل مکہ کو توحید الہیٰ کا پیغام دیا اگرچہ قریش کے سرداروں نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اور قطع تعلق کرلیا مگر آپ ﷺ نے تبلیغ دین کیلئے ہر قسم کے مصائب وآلام کا مقابلہ کیا اور حکم خداوندی سے مکہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ آگئے اور یہاں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ جب اللہ کا دین غالب آگیا تو لوگوں نے گواہی دی کہ آپ ﷺ نے اللہ کے پیغام کو اُن تک پہنچا دیا ہے اور دین اسلام کی تکمیل ہوگئی۔

اہلبیت رسول ﷺ

حضرت علیؓ کی پرورش رسول اللہ ﷺ کی گود میں ہوئی اور سیّدہ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ ﷺ سے نکاح مبارک ہوا۔ جن سے حضرت سیّدنا امام حسنؓ اور حضرت سیّدنا امام حسینؓ پیدا ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم وحکمت کے کمالات یعنی ولایت اور طریقت کا پرتو حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئے۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبط رسول ﷺ سے ایک اموی نے کہا آپ کو ابن رسول کہا جاتا ہے حالانکہ آپؓ، ابن علیؓ ہیں حضرت امام حسنؓ نے اموی کو جواب دیا کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ابن رسول کہا ہے فرمایا قرآن مجید کی آیت مباہلہ دیکھیں

فقل تعالو ندع ابناءنا و ابناء کم (61:3)

''پس فرمادو، آؤ تم ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں''۔ اس وقت ہمارے سواء رسول اللہ ﷺ کی کون سی اولاد تھی، بنا سے مراد ہم ہی ہیں۔(1)

حضرت سیّدنا امام حسنؓ اور حضرت سیدنا امام حسینؓ کے نسب کو ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق رسالت مآب ﷺ کے ساتھ شرف انتساب حاصل ہے۔

حضرت سیّدنا حسن مثنیٰ اپنے والد سبط رسول حضرت سیّدنا امام حسن کے ہمشکل تھے اس لئے نام امتیاز و درجہ مثنیٰ پایا اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے صدقات کے متولی ہوئے۔ معرکہ کربلا میں زخمی ہوئے اور 97ھ میں وفات پائی اِن کے صاحبزادے حضرت سیّدنا عبداللہ محض جن کی والدہ حضرت فاطمہ بنت حضرت امام حسین شہید کربلا ہیں، هو اول من جمع بين ولادة الحسن رضی اللہ عنہ والحسين رضی اللہ عنہ من الحسنية، بنی ہاشم کے شیخ کہلائے۔ اِن کے صاحبزادے حضرت سیّدنا موسیٰ کا رنگ مبارک سانولہ سبز تھا اس لئے موسیٰ جون کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے صاحبزادے حضرت سیّدنا عبداللہ ثانی اور پوتے حضرت سیّدنا موسیٰ ثانی نے دین مبین کی تبلیغ میں زبردست کام کیا۔ ان کے وارث حضرت سیّدنا داؤد امیر المقلب سراج الدین ہوئے۔ اِن کے صاحبزادے سیّدنا محمد عابدین رومی ہوئے جن کے جانشین سیّدنا یحییٰ زاہد نے رُشد وہدایت کی مسند کو پُررونق رکھا۔ اور اُن کے صاحبزادے حضرت سیّدنا عبداللہ ثالث اور اُن کے صاحبزادے سیّدنا ابو صالح المقلب جنگی خدادوست علیہ الرحمۃ نے گیلان میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فرائض سرانجام دیئے۔ اسی نجیب الطرفین سادات خانوادہ کے وارث حضرت السیّد الشیخ محی

www.musapakshaheen.com

الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز ہوئے۔((2

حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ حسنی اور حسینی ہونے کی وجہ سے عالی نسب پر فائز ہیں اور مرتبہ ولایت میں قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ کے مطابق اولیا اللہ میں ممتاز ہیں کہ اِن کا طریق اعلیٰ مرتبت ہے اور سب نے اس کو تسلیم کیا ہے۔

کرسی نامہ

حمد گویم بے قیاس از جان و دِل　　آں کہ پیدا کرد آدم را زِ گِل
اشرفِ انسان محمد، احمد است　　ہر دو عالم مست جام از وشد است
بعد حمدِ پاک می خوانم زِ جان　　کرسئ اجداد بنویسم عیاں
ہست ایں محبوب ربُّ العٰلمینؒ　　آستانش بارگاہ مسلمین
کز دوسوّ داد سیادت آں ولی　　با شرف گشت است در عالم جلی
نام جدّ مادر او پیر ما صومعی عبداللہ صاحب لقا
ہست ایں اولادِ شاہنشاہ دھر　　جعفرِ صادق امامِ بحر و بر
من چہ گویئم وصف ایں شاہ کرام　　خود امام ابن الامام ابن الامام
والد آں شہنشاہ محی الدین　　ہست روشن بہتر از خورشید برین
کنیتش بوصالح و موسیٰ نام　　شہرہ جنگی دوست اندر خاص و عام
او زعبداللہ عالی منزل است　　او زیحیی زاہد صاحب دل است
او زِ شمس الدین محمد نامور　　او زِ داود شہہ صاحب نظر
او زِ موسیٰ یافتہ نشو و نما　　او زِ عبداللہ با صدق و صفا
او زِ موسیٰ الجون آمد در وجود　　از زِ عبداللہ سید محض بود
محض عبداللہ را کردند نام　　گز دوسوئے داد نجابت آں امام

ما درش بنت الحسینؓ کربلا است　　ایں شرافت دیگراں رانِ کجا ست
والدش حسنِ مثنیٰ با کرم　　جان من بادا فدائیش دم بدم
ہست مراوِ راِ پدر شاہ حسن　　قُرۃ العینِ النبی فخرِ زمن
مَراو را باشد پدر مولا علی　　شیرحق سلطانِ دیں شاہ و لی
گفت پیمبر بہ پیش دوستاں　　کشتی نوح ہست آلِ من عیاں
ہر کہ مے میرد بہ حب آل ما　　می شود مغفور از فضلِ خدا
حق یَطَھِّر کُم تَطھیراً خطاب　　ساخت اندر شاں آلش در کتاب
نسب احمد نسب حیدر یک بود　　کہ بردر مرا و را بے شک بود
گفت پیغمبر گر اصلاب طہور　　کردہ ام در عالم امکان ظہور
از پدر تا آدمِ خاکی مرا　　پاک ابن پاک داں اے با صفا
اے خدا صلوٰۃ بفرست از کرم　　بر نبی و آل پاکِ محترم

(سید حسنین سائیں)

حضرت شاہ جیلانؒ کی اولاد پاک سے جنوبی ایشیاء میں حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی اوچی قدس سرہ مورث اعلیٰ سادات گیلانیہ وسلسلہ عالیہ قادریہ ہوئے ان کے جانشین مخدوم سید عبدالقادر ثانی ہوئے جن کے کمالات روحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے تابع تھے اس لیے شیخ ثانی کہلائے اور ملتان میں ان کے پڑپوتے حضرت سید موسیٰ پاک شہید سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ الکل ہیں

شجرہ نسب و طریقت

تیسیر الشاغلین میں شجرہ مبارکہ کی ترتیب اِس طرح دی گئی ہے:

قطب الربانی والغوث الصمدانی وحبیبِ الرحمانی وبحر المعانی
الشیخ السموات والارضین عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانیؒ،

www.mujapakshaheed.com

الشیخ الارباب وقطب الاقطاب السید عبدالوہاب الحسنی الجیلانیؒ،
شیخ الاخیار والابرار شیخ محمد الصفی الحسنی الجیلانیؒ،
الشیخ الغواص عمدۃ الخواص شیخ ابی العباس احمد الحسنی الجیلانیؒ (حلبی)
الشیخ الودود المودود ابی علی المسعود الحسنی الجیلانیؒ،
الشیخ المعین المرشد المبین ابی الحسن علی نورالدین الحسنی الجیلانی،
الشیخ النجباء ابی محمد شاہ میرا الحسنی الجیلانیؒ،
الشیخ النقباء شیخ شمس الدین محمد الحسنی الجیلانیؒ حلبی،
الشیخ القرناء الشیخ محمد الحسنی الجیلانیؒ (غوث بندگی اُوچی)،
الشیخ التقی النقی الوفی الصالح المالح المرشد البانی ابی الفتح الشیخ عبدالقادر ثانی
الحسنی الحسینی الجیلانیؒ،
الشیخ المجتھد العالم ابی علی عبدالرزاق الحسنی الجیلانی،
الشیخ العالم العارف المرشد غوث زماں شیخ حامد الحسنی الجیلانیؒ،
الشیخ الوصی الرضی الموفی ضیاء الدین ابوالمفاخر الشیخ موسیٰ الحسنی الجیلانی
(پاک شہید ملتانی ((3

درجہ بالا شجرہ نسب ہی شجرہ طریقت ہے جو کہ اس طرح پڑھا جاتا ہے:

الحمدللہ رب العالمین والعاقبت المتقین والصلواۃ والسلام علی رسولہ سیدنا وسندنا ومولانا محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

حمد ہر حالت میں ہے اس کبریا کے واسطے　　شکر ہر حالت میں واجب ہے خدا کے واسطے
میں کہوں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کیلئے　　کچھ وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کیلئے
یاالٰہی رحم کر تو مصطفٰے کے واسطے　　اہل بیت پاک احمد مجتبیٰ کے واسطے

یاالٰہی رحم کر محشر میں میرے حال　　شافع محشر محمد مصطفٰے کے واسطے
پر
یاالٰہی رحم کر گلزار جنت کر عطا　　صدقے بی بی فاطمہ خیرالنساؓ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر مجھ پر بوقت تشنگی　　ساقی کوثر علی المرتضیٰؓ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر مجھ پر وقت پل صراط　　شاہ حسنؓ ابن رسول پیشوا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر سب بخشدے میرے　　سید الشھدا حسین کربلا کے واسطے
گناہ
یاالٰہی رحم کر تربت میں میرے حال　　حضرت سجادؓ صابر رہنما کے واسطے
پر
یاالٰہی رحم کر حاضر ہوں جب منکر نکیر　　باقرؓ وجعفرؓ امام اولیا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر وقت نزع کلمہ پڑھوں　　جعفرؓ وصادق امام خوش لقا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر الفقر و فخری شان دے　　امام موسیؓ کاظم عالی مرتبہ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر توفیق دے حج کی مجھے　　پاک امام موسیٰؓ رضا نورالہدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر شر شیطاں سے دے پناہ　　خواجہ معروف کرخیؒ مہ لقا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر شوق عبادت ہو سوا　　سری سقطیؒ پاک مقبول خدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر پردہ دُوئی کا دور کر　　جنید بغدادیؒ حبیب کبریا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر فکر و مشاہدہ کر عطا　　شیخ شبلیؒ عاشق ذات خدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر خودسری و تکبر دُور کر　　شیخ عبدالواحدؒ نورالہدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر مجلس عطا کر اولیا　　ابوالفرحطر طوسیؒ عاشق کبریا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر دُنیا و دین گلزار کر　　شیخ علیؓ ہنکاری محبوب العلا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر ذاکر ہو قلب ورُوح میرا　　شیخ ابوسعیدؒ ہادی دوسرا کے واسطے

www.murapakshaheed.com

یا الٰہی رحم کر شوق زیارت کو عطا — غوث الاعظمؒ دستگیر پیشوا کے واسطے
یا الٰہی رحم کر کر قلب کو روشن میرے — سیف الدین عبدالوہابؒ مہ لقا کے واسطے
یا الٰہی رحم کر ہو رُوح واصل اللہ ہو — محمد عبدالسلام صفی الدین سخا کے واسطے
یا الٰہی رحم کر علم حقیقت کر عطا — علم الدین ابوالعباسؒ احمد صفا کے واسطے
یا الٰہی رحم کر اپنی عطا کر معرفت — شیخ مسعودؒ احمدؒ حسنی پارسا کے واسطے
یا الٰہی رحم کر طالب ہو تیرے وصل کا — ضیاء الدینؒ سید علی واصل خدا کے واسطے
یا الٰہی رحم کر جام محبت دے پلا — سراج الدین شاہ میر میراں پیشوا کے واسطے
یا الٰہی رحم کر مجلس محمدؐ میں رہوں — نصر محمدؒ حسنی شمس الدین شاہ کے واسطے
یا الٰہی رحم کر کر ذات میں اپنی فنا — اوچی محمدؒ غوث بندگی اتقیاء کے واسطے
یا الٰہی رحم کر محبوبی رتبہ کر عطا — ثانی عبدالقادر غوث الوریٰ کے واسطے
یا الٰہی رحم کر ناشاد دل کو شاد کر — عبدالرزاق فیض اللہ پیر ہدیٰ کے واسطے
یا الٰہی رحم کر شان فقر ہوں مانگتا — قطب الدین حامد جہاں بخش اسخیا کے واسطے
یا الٰہی رحم کر جمال الدینؒ کے طفیل — ثانی محی الدینؒ محبوب خدا کے واسطے

دل میں دے اپنی محبت بعد ترک ماسوا
خاندان قادری کے اولیاء کے واسطے

(عبدالعزیز مہاجر امرتسری)

طالب دعا: سید سبطین گیلانی

ماخذ:

01 ملفوظات مہریہ اردو ترجمہ ومرتبہ مولوی فیض احمد نور آرٹ پریس راولپنڈی باردوم ملفوظ نمبر ۳۵ صفحہ ۷۴

02 تذکرہ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی موسیٰ پاک شہید چیئر۔ بہاوالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۱۱ء صفحہ ۳۷،۳۸

03 تیسیر الشاغلین از سید موسیٰ پاک شہید گیلانی۔ مطبع صدیقیے، فیروز پور انڈیا 1309ھ

باب دوم

ذکر جمیل حضرت الشیخ سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز

حضرت پیرانِ پیر السیّد شیخ عبدالقادر جیلانی رمضان 471ھ میں بمقام جیلان عالم ارواح سے عالم مشہود میں تشریف لائے۔ موسس سلسلہ عالیہ قادریہ حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ حسنی الحسینی سید ہیں یہ کہ حضرت غوث الثقلینؒ حسنی حسینی گویند والدہ حضرت غوث لاعظم ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ بنت ابو عبداللہ صومعی خط مرافر بود واز خیر صلاح و صومعی از اجلہ مشائخ ورؤساء جیلان بودند و حسینی الجعفر یست از نسب وحسب۔

ای شمع شبستان ابی صالح موسیٰ — یک لحہ زرخسار تو بود آتش موسیٰ
شد صومعہ صومعی از روی تو روشن — تا شعشعہ ز شمع رخت در شب یلدا
نیہان حسنؓ بصفا شد متقاطر — از بحر حسینؓ آمدہ آن گوہر یکتا

(شیخ ابوالمعالی لاہوری)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ابتدائی تعلیم جیلان میں پائی۔ مزید تعلیم بغداد پہنچ کر حضرت شیخ حمادؒ سے حاصل کی اور خرقہ حضرت شیخ ابوسعید مخزومیؒ سے۔ آپ نے سخت مجاہدے اور بھاری ریاضتیں کیں یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم

www.musapakshaheed.com

سے آپ کو محبوبیت کا اعلیٰ درجہ عطا فرمایا۔ آپ کی پُر تاثیر وعظ اور انقلاب آفرین عمل کا اعجاز تھا کہ آپ کے بیعت اور تلقین کے نظام نے وہ ہمہ گیر اور لازوال صورت اختیار کی جو آج تک قائم ہے۔ تاریخ دعوت وعزیمت میں لکھا ہے کہ:

"۵ ویں صدی ھجری جب کہ عالم اسلام سیاسی و فکری ضعف واضمحلال کے پاتال میں اتر چکا تھا۔ ایسے دور میں امام غزالی نے اپنی فکری تحریک سے تشکیک والحاد کے فتنے کا سدباب کیا اور شیخ عبدالقادر جیلانی نے انہیں بے یقینی اور بے عملی کے روگ سے نکالا۔ ۔ آپ کی سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب کی توجہ اور زبان کی تاثیر سے لاکھوں انسانوں کو نئی ایمانی زندگی عطا فرمائی۔ آپ کا وجود اسلام کے لیے ایک بادِ بہاری تھا۔ جس نے دلوں کے قبرستان میں نئی جان ڈال دی اور عالم اسلام میں ایمان وروحانیت کی ایک نئی لہر پیدا کر دی۔" (1)

سلسلہ طریقت

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کو خرقہ شریف حضرت قاضی ابو سعید مبارک بن علی المخزومی سے ملا جن کو شیخ ابوالحسن علی قریشی الهنکاری سے، ان کو شیخ محمد طرطوسی سے، ان کو شیخ ابوالفصل عبدالواحد عبدالعزیز التمیمی سے، ان کو شیخ ابوبکر شبلی سے، ان کو شیخ المشائخ سید الطائفہ جنید بغدادی سے، ان کو شیخ سری سقطی سے، ان کو شیخ معروف کرخی سے، یہاں سے دو واسطہ سے ایک شیخ معروف کرخی نے خرقہ حاصل کیا حضرت امام علی رضا سے انہوں نے امام موسیٰؒ کاظم سے انہوں نے امام جعفر صادق سے انہوں نے امام محمد باقر سے انہوں نے امام علی زین العابدین سے انہوں نے حسنین کریمین سے انہوں نے علی کرم اللہ وجہہ سے اور انہوں نے سرور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام سے جبکہ دوسرا واسطہ یہ ہے کہ حضرت معروف کرخی نے تلقین حاصل کی داؤ طائی سے، انہوں نے حبیب عجمیؒ سے، انہوں نے حسن بصری سے، انہوں نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے اور انہوں نے سرور انبیاءؑ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

یہ آفتاب شریعت وماہتاب طریقت ربیع الثانی 561 ھ کو بغداد شریف میں غروب ہوگیا۔ قدس اللہ اسرار اسلافہم واخلافہم۔

سال وصال دستگیرم برملا

ہادی وطیب سرور اولیاء (561ھ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث ہلویؒ لکھتے ہیں کہ

"جب شیخ عبدالقادرؒ نے وفات پائی تو بہ ہیبت ملاء اعلیٰ کے ہوگئے اور وہ وجود جو تمام عالم میں ہے ان میں منعکس ہوگیا اور پھر ان کے طریقہ میں روحانیت اور زندگی ہوگئی اور رہے گی۔" (2)

حضرت شاہ جیلان کے روحانی تصرف کے ضمن میں ھمعات میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ:

"ایشاں درقبر خود مثل احیاء تصرف می کنند"

اخبار الاخیار میں ہے کہ حضرت مخدوم سید جہانیاں جہاں گشت بخاری اوچی فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ شرف الدین محمود تشتریؒ کو دیکھا اور انہوں نے شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کو دیکھا اور شیخ الشیوخ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زیارت کی اس طرح میں اس شرف سے مشرف ہوا۔ اور رحمت خداوندی کا مستحق ہوا۔

آشنائی با علوم اسلامی میں استاد شہید مرتضی مطہری لکھتے ہیں کہ سلسلہ قادریہ حضرت سید عبدالقادر گیلانی سے منسلک ہے اور آپ حسنی سید ہیں۔ حضرت پیرانِ پیرؒ

www.musapakshaheed.com

کی حسنی نسبت کی عظمتوں کا کیا کہنا خود فرماتے ہیں کہ:

انا الحسنی والمخدع مقامی	واقدامی علی عنق الرجالِ
وعبد القادر المشھور راسمی	وجدی صاحبُ العین الکمالِ

حضرت سیّد سیف الدین عبدالوہاب بن حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی

حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے جانشین حضرت سیّد عبدالوہاب قدوۃ العلما فخر المتکلمین کی کنیت عبداللہ لقب جمال الاسلام تھا۔ آپ کی ولادت باسعادت ماہ شعبان 522ھ میں ہوئی۔ تاج المکلل میں سن ولادت 542ھ لکھا ہے۔ قلاید الجواہر 25 شعبان تصریح کی ہے۔

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ آپ ہر ایک علم میں ید بیضاء رکھتے تھے۔ کرامات ظاہرہ اور مقامات فاخرہ کے ساتھ موصوف تھے۔ حقایق و وقائق کے سمندر کے شناور۔ قدوۃ السالکین حجۃ علے الصاوقین آپکا شان تھا۔ اپنے والد قدس سرہ سے علوم حاصل کئے اور دوسرے مشائخ سے بھی بڑے دور دراز سفر کر کے عرب وعجم میں استفاضہ کیا۔ علم حدیث و فقہ پہلے اپنے قبلہ وکعبہ کو سنائی اور پھر محدث وقت مولانا عبدالاولؒ محمد بن عمرؒ۔ احمد بن حسنؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے بیس سال کی عمر میں تمام علوم میں یکتا ہو کر بغداد شریف واپس تشریف لائے اور اپنے والد شریف کی خدمت میں وعظ گوئی کا اشتیاق ظاہر کیا اور آپ کے سامنے مسندِ وعظ پر قدم رکھا۔ بعد ازاں سیّدنا سید عبدالوہاب علوم باطنی وریاضت کیطرف مشغول ہوئے تھوڑے عرصہ میں انہوں نے وہ یدطولیٰ حاصل کیا کہ معارف کے معراج پر پہنچے اور ولایت میں قائم مقام والد ماجد سمجھے گئے۔

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ حضرت غوث صمدانی کی وفات کے بعد آپ اسی مدرسہ میں جہاں غوث صمدانی درس فرمایا کرتے تھے مسند درس پر بیٹھے اور خلق اللہ کو فیضیاب کیا اور وعظ گوئی میں بھی وہ کمال حاصل کیا کہ جو باید وشاید۔ علامہ ابن رجب نے بھی لکھا ہے کہ آپ اعلے درجہ کے فقیہ وزاہد اور بہت بڑے واعظ تھے۔ قبولیت عامہ آپ کو حاصل تھی ،مظلوم وستم رسیدہ لوگوں کی فریادرسی پر آپ خلیفہ وقت کیطرف سے مامور تھے۔

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ حضرت سیّد عبدالوہاب کے دو صاحبزادگان سیّدنا صفی الدین عبدالسّلام اور ابوالفتح ضیاء الدین سلیمان اور ایک صاحبزادی مسمات عائشہ تھی۔ حضرت سیّدہ عائشہ کی کنیت ام الحسنات تھی کانت صالحہ و لبتہ ذات الکرامتہ۔ آپ کا نکاح سید مبارک بغدادی سے ہوا۔ جو بڑے زاہد اور پارسا تھے اور پھر ان کی اولاد صالحین ہوتی رہی ۔ ابوالفتح ضیاء الدین سلیمان قدس اللہ سرہ العزیز بڑے محدث اور فقیہہ تھے۔ سخاوت اور علم وحلم میں شہرہ آفاق تھے۔ (بہجۃ) ۔ زین العراق ان کا لقب تھا۔ تینوں بھائی بہن آپس میں عینی اخوت کے تھے۔ ان کی والدہ کا نام تاج النساء بنت محمد دینوری تھا۔ حضرت سید وہاب کی وفات لیلۃ الخمیس 25 شوال 593ھ میں ہوئی۔ لیلۃ خمیس کے دن مقبرہ حلبہ بغداد میں یہ آفتاب اسلام چھپ گیا۔ قدس سرہ العزیز۔(3)

شاہِ سیف الدینؒ شہ ہر دوسرا	قاتل کفار با شمشیر دیں
سالِ تولیدش بشیر آمد عیاں	تاج حق فرما وہم مہتاب دیں
گفت سیف الدین میر حق خرد	ارتحالِ آں شہ روئے زمیں

593ھ

(خزینۃ الاصفیاء جلد اول صفحہ ۱۸۳)

حضرت سیّد صفی الدین عبدالسلام گیلانیؒ

حضرت سیّد صفی الدّین ابونصر عبدالسّلام کا لقب جمال الفقہا۔ زین الصلحاء والمحدثین اور صوفی تھا۔ آپ بزمان حضرت غوث صمدانی قدس سرہ پیدا ہوئے تھے۔ شاگرد

www.musapakshaheed.com

بھی انہیں کے تھے پھر اپنے والد سے مستفیض ہوئے۔

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ بغداد کی ایک جماعت آپ سے حدیث بھی روایت کرتی ہے۔آپ محدث تھے دادمحترم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مدرسہ اور مسندارشاد کو زیب زینت فرمایا، مفتی تھے، مدرس تھے۔اہل علم کی بڑی عزت کرتے۔ان کے اقوال و افعال سب شریعت کے تھے۔خلیفہ ظاہر باللہ کو بھی جناب کی شاگردی کا فخر حاصل تھا۔

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ آپ کے دو صاحبزادے مخدوم سیّد احمد اور سیّد حسن اور ایک صاحبزادی مسمات حضرت فاطمہ تھیں۔حضرت سید عبدالسلام نے 3 رجب 611ھ میں وفات پائی اور مقبرہ حلبہ بغداد میں مدفون ہوئے۔قدس سرہ العزیز۔(4)

صوفی الدین چو شد بدارِ قرار — اہلِ جنت شدند ز و خوش حال

رحلتِ پیر گفت نوشاہی — قادر پیر ہادیِ ویں سال (611ھ)

(شریف التواریخ ص 784)

حضرت ابو العباس سیّد احمد گیلانی حلبیؒ

حضرت سیّد احمد کا لقب علم الدین شیخ شیوخ العالم تھا۔558ھ میں تولد ہوئے۔اپنے والد ماجد سے علوم سیکھے۔تکمیل علوم کے بعد جد امجد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مسندِ درس پر زینت بخش ہوئے۔صاحب وقار تھے مخلوق خدا کو تلقین و تربیت سے فیضیاب فرمایا۔بعد ازاں ارض روم میں سکونت پذیر ہوئے۔

بحر السرائر میں لکھا ہے چونکہ ارض روم میں وہاں آب و ہوا مسرت بخش تھی مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی دار الاقامت ہو۔لیکن چاہتے تھے کہ اپنے والد اور جد قدس اللہ اسرار ہما سے بھی اگر اشارہ ہو جاتا تو پھر کوئی خدشہ نہ ہوتا۔دونوں حضرات کی زیارت ہوئی جس میں اجازت کے شرف سے مجاز ہو کر شکر الٰہی کیا اور بے کھٹکا وہاں رہنے لگے۔آپ کی ولایت عظمیٰ وقطبیت کبریٰ کا شہر میں ڈنکا تھا۔جوق در جوق رومی بیعت میں داخل ہونے لگے۔شجرۃ الانوار کے مطابق حلب کہ شہر شام و مملکت روم۔

آپ کو بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہی فرزند عطا فرمایا تھا۔جن کا نام مخدوم سید مسعود مشہور ہے اور انہیں سے یہ سلسلہ وہابیہ گیلانیہ شروع ہو کر مزین عالم ہوُا۔

بحر السرائر میں ہے کہ 25 رجب 630ھ میں اخوانوں و مریدوں پر داغ مفارقت رکھ کر واصل باللہ ہوئے۔قدس سرہ العزیز۔(5)

زدارِ عدم سید احمد، سعید — بفضلِ الٰہی بجنت رسید

چو جستم ز دل سالِ نقلِ بزرگ — نداشد ولی متقی و وحید (630ھ)

(شریف التواریخ ص 791)

حضرت محی الدین سید مسعود گیلانیؒ حلبی

حضرت سیّد مسعود بلند اقبال کی کنیت ابوالبرکات ابوعلی اور لقب محی الدین مشہور ہے آپ نہایت فہیم اور صاحب اوصاف جمیلہ تھے۔

آپ عشق حق میں ہمیشہ مستغرق رہتے جس پر نگاہ رحمت ڈالتے تھے وہ دونوں جہاں کے غم سے نجات حاصل کر لیتا تھا۔آپ مشائخ میں ممتاز تھے۔بحر السرائر میں ہے کہ آپ کے صاحبزادہ مخدوم سید علی وارثِ خاندان ہوئے سید مسعود کی وفات 5 شعبان 660ھ میں ہوئی۔قدس سرہ العزیز۔(6)

زدنیا رفت شاہ مسعود اکبر — بباغِ عدن شد معمور صابر

وصالش مصرع گفتم عجیبہ — حبیب حامد و محبوب شاکر (660ھ)

(شریف التواریخ صفحہ 791)

حضرت ضیاالدین سید علی گیلانیؒ حلبی

www.musapakshaheed.com

حضرت سید علی قدس سرہ کی کنیت ابوالحسن اور لقب ضیاء الدین تھا۔ آپ بڑے عالم، متقی پرہیزگار تھے۔ علماو فضلاء میں اعلیٰ مرتبت تھے۔

آپ نے بہت سے ممالک کی سیر کی۔ جس وقت وعظ کے لئے منبر پر کھڑے ہوتے تو ایسے ایسے حقائق و معارف توحید بیان کرتے جن کے ادراک سے علماء ظاہر کے افہام قاصر رہ جاتے۔

حضرت سید ضیاالدین علی کی ولادت 645ھ ہوئی اور وفات 2 محرم 715ھ میں ہوئی۔ قدس سرہ العزیز (7)

ز دنیا رفت چوں سید علی پیر ‏ ‏ ‏ ‏ بفردوسِ بریں آمد بہ اخلاص
چونوشاہی وصالش جُست از دل ‏ ‏ ‏ ‏ ندا از غیب شد او زاہدِ خاص (715ھ)

(شریف التواریخ صفحہ 806)

حضرت سلطان المشائخ سید شاہ میر گیلانیؒ حلبی

حضرت سیّد شاہ میر نہایت پارسا، جلیل القدر، ذی مراتب اور عالی مناقب تھے۔ آپ کی کنیت ابو محمد لقب سلطان المشائخ اور مخدوم الاولیا تھا۔ ولایت میں صاحب کرامات اور عالی مقامات تھے سیر و سیاحت کا شوق تھا۔

آپ صاحب مدرسہ و خانقاہ تھے۔ علماء آپ سے سند فضیلت حاصل کرنا افتخار سمجھتے تھے آپ کا دسترخوان وسیع تھا۔

تاریخ حلب میں آپ کا اسم گرامی سید شرف الدین حسن شاہ میراں قدس سرہ العزیز آیا ہے۔ آپکے داخل النسب فرزند رشید حضرت سید شمس الدّین نصر ہیں۔ حلب میں آپ کی ولادت 676ھ کو ہوئی اور 8 ذی القعد 766ھ میں اُنکا وصال ہوا۔ حلب میں والد ماجد اور جدامجد کے ساتھ مزار مبارک ہے قدس سرہ العزیز۔ (8)

گشت در جنت چو سید میر پیر ‏ ‏ ‏ ‏ خیر مقدم کردو لے راز و الجلال
سال وصل آں حبیب کبریا ‏ ‏ ‏ ‏ ہادی زاہد بہشتی بود سال (766ھ)

(شریف التواریخ صفحہ 813)

حضرت مخدوم سید محمد شمس الدین نصر گیلانیؒ حلبی

حضرت سید شمس الدین بڑے جلیل القدر صاحب شان و شوکت تھے۔ کنیت ابو محمد ہے۔ سرزمین حلب میں 754ھ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

علوم ظاہری کی تعلیم حاصل کر کے اپنے والد ماجد سے دستار فضیلت باندھی اور خرقہ خلافت اور اجازت حاصل کیا۔

آپ حلب میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ کے کمالات و کرامات کا شہرہ تھا۔ آپ کے دربار میں ہر وقت ہجوم رہتا- آپکے صاحبزادے حضرت محمد غوث بندگی اُوچی قدس اللہ سرّہ العزیز کا تولد بھی وہیں حلب میں ہوُا۔

حضرت سید شمس الدین 834 ہجری میں واصل باللہ ہوئے، خانقاہ مبارک حلب میں مظہر فیوض و مشہور ہے۔ قدس سرہ العزیز۔ (9)

جناب پیر شمس الدین اعظم ‏ ‏ ‏ ‏ بخلدِ پاک شد معمور عمدہ
بسالِ فوت نوشاہی بگفتا ‏ ‏ ‏ ‏ زکاملپاک شمس قادریہ۔(834ھ)

(شریف التواریخ صفحہ 817)

ماخذ:

01 تاریخ دعوت و عزیمت از سید ابوالحسن ندوی ایجوکیشن پریس کراچی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۵۸
02 تفہیمات از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

www.musapakshaheed.com

03 اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی، سفینۃ الاولیاء از داراشکوہ، بحر السرائر از سید
تا 9 سعد اللہ رضوی (قلمی)، شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی (قلمی)، غوث الاعظم از قاضی
برخوردار ملتان، شریف التوریخ جلد اول از علامہ شریف احمد شرافت نوشاہی، تذکرہ شیخ
الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی موسیٰ پاک شہید چیئر، بہاوالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔

حضرت پیران پیر الشیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے جانشین ان کے فرزند سید سیف الدین عبدالوہاب جیلانی ہوئے انہوں نے مسند ارشاد قادریہ اور مدرسہ کو بغداد میں تاحیات زیب زینت فرمایا اور حلبہ بغداد میں مدفون ہوئے ۔ہندوستان کے شہر ناگور میں ایک خودساختہ درگاہ سید عبدالوہاب جیلانی کے نام سے منسوب ہے جس کی داستان داروغ اس طرح ہے کہ اس کا اولین ماخذ میر سید محمد گیلانی کے فرمودات پر مبنی اوراد قادریہ ہے جسے محمد یوسف قادری نے مرتب کیا اور موجود قلمی نسخہ پر سید خواجہ بخش ابن عبدالرشید کی مہر ہے 1136ھ اس میں لکھا ہے کہ:

کہ سینہ بسینہ رسید ت نعمت — کہ سید محمد زصاحب کرامت
کہ فرزند عبدالوہاب اندکلاں — ابو اندمحی الدین قادر جیلانی
کہ درگاہ عالی شہ عبدالوہاب — بناگور جلوہ کند ماہتاب
بجانب سنہ وسال نباشی ملول — بدوے پانصد ز ہجری نزول
(ص ۲۸،) ۵۰۲۲۹ ھ

میر سید محمد گیلانی کہتے ہیں کہ:

"چوں حضرت بندگی جدم شریفتہ شاہ عبدالوہاب سیف الدین اکبرا حضرت پیر دستگیر محی الدین بجانب ہندوستان رخصت نمود و حضرت شاہ مدار بدیع الدینؒ و حضرت خواجہ معین الدینؒ و مخدوم بہاوالدین زکریاؒ ایں نیز ہمراہ بودند- دراں وقت حضرت پیر دستگیرؒ فرمودہ بودند- کہ یا بابا شاہ عبدالوہاب و شاہ مدار در ہندوستان بشیخ کہ تحمید اند: الحال من ثمانزا اجازت میدہم بحکم فرمان حضرت پیر سید محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز حضرت شاہ عبدالوہاب صیف الدین اکبر و حضرت شاہ مدار دعا بزگوار مذکورا در عمل آوردند" (ص ١١٦، ١١٧)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کا سال ولادت 537ھ اور وصال 633ھ ہے- تذکرہ مشائخ شیراز ہند) جون پور) کے مطابق حضرت بدیع الدینؒ شاہ مدار کی پیدائش شام کے شہر حلب میں 715ھ کو ہوئی جبکہ وفات 844ھ مکن پور جون پور انڈیا میں ہوئی ۔تذکرہ شیخ الاسلام بہاوالدین زکریاؒ کے مطابق حضرت بہاوالدین زکریاؒ کا ولادت کا سال 566ھ وفات 661ھ میں ہوئی جبکہ ان حضرات کی حضرت غوث الاعظم السید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) ولادت 470/471ھ وفات 561ھ (کی بارگاہ میں یہ حضرات بغداد میں حاضر تھے جب غوث الاعظم نے اپنے فرزند سید عبدالوہاب کو) ولادت 522 بغداد ھ وفات بغداد 593ھ (کو سفر ہندوستان اختیار کرنے کا حکم دیا جو کہ ناممکن ہے کیونکہ یہ لوگ ہم زماں نہ ہیں اور 502ھ میں سید عبدالوہاب جیلانی کی ناگور میں آمد جیسا کہ اوپر اشعار میں بتایا گیا ہے بالکل غلط ہے اور یہ روایات جھوٹ پر مبنی و ناقص ہیں کہ حضرت سید عبدالوہاب جیلانی ناگور میں مدفون ہیں-

میر سید محمد گیلانی کہتے ہیں کہ:

"مخدوم سید محمد گیلانی ناگوری ابن سید خلیل ابن سید گنج بخش ابن سید محمد رزاق ابن سید عبدالقادر ثانی ابن سید محمد غوث ابن سید شمس الدین ابن سید شاہ میراں ابن سید علی ابن سید مسعود ابن سید احمد ابن سید شاہ شفیع الدین ابن سید شاہ عبدالوہاب ابن سید قطب الاقطاب فرد الاحباب شیخ اہل السموت ولارض محی الحق والشرع والدین سید عبدالقادر جیلانی ابن سید ابی

www.musapakshaheed.com

صالح ابن سید موسیٰ رنگی دوست ابن سید عبداللہ ابن سید موسیٰ الجون ابن سید عبداللہ المحض ابن سید حسن المثنیٰ ابن سید امام حسن ابن ابی ابیض اا لبیاض حضرت شاہ مرداں مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ ابن ابیطالب ابن عبدالمطلب ابن عبدالہاشم ابن عبدالمناف رضی اللہ عنہ (ص۔) "۳

درجہ بالا شجرہ کے مطابق میر سید محمد گیلانی بن سید خلیل بن سید گنج بخش کے نسبت حضرت موسیٰ پاک شہد ملتانی سے خود ساختہ بھتیجا کی ہوجاتی ہے جبکہ حضرت سید موسیٰ پاک شہید جو کہ سلسلہ قادریہ کے شیخ الکل ہیں نے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا شجرہ اپنی تصنیف تیسیر الشاغلین میں اسطرح لکھتے ہیں کہ:

"شیخ محی الدین ابومحمد سید عبدالقادر بن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن عبداللہ بن یحیٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن سید عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی ابنِ ابی طالب کرام اللہ وجہہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (تیسر الشاغلین ،ص:۱۰۱)

اس لیے تو ڈاکٹر زیڈ اے، دیسائی اپنے میگزین انگلش اے پی گرافیاً انڈیکا عربی فارسی سپلیمنٹ 1970 میں لکھتے ہیں اوراد قادریہ کا مضمون ایسا لگتا ہے کہ ناموں کے اعتبار سے توصحیح ہے لیکن اس میں دی ہوئی تاریخیں غیر معتبر ہیں لہذ اشجرے پر نظر ثانی کرنی پڑ یگی میگزین دیسائی میں 16 تا-44 اے پی گرافیا انڈیکا سپلیمنٹ 1970ء

تنبیہ:

اگرچہ حضرات ناگور کی دروگوئی کا اولین ماخذ خود ساختہ اوراد قادریہ ہے جس کا ذکر ڈاکٹر غلام انجم یحییٰ نے اپنی تحقیق "قطب الہند سید عبدالوہاب جیلانی" میں تو عبداللہ تونسوی کے مکتوبات کے حوالے سے کیا ہے مگر بعد کے اس سے اخذ غیر مصدقہ قلمی کتب "محبوب المعانی" اور "عین القلوب العارفین" کو بنیاد بنا کر مقالہ تحریر کیا جو کہ اپنے مضمون اور ماخذ کے اعتبار سے سراسر بے بنیاد اور حقیقت پر مبنی نہ ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے زبدۃ الاثار کے آخر میں حضرت موسیٰ پاک شہید کا شجرہ اوران کی طرف سے کی گئی نصائح اور اداب سلسلہ عالیہ قادریہ بڑی وضاحت سے بیان کی ہیں کہ سید عبدالوہاب جیلانی کی اولاد اوچ، ملتان اور لاہور میں رہتے ہیں جو کہ ڈاکٹر غلام انجم یحییٰ کی تحقیق "قطب الہند سید عبدالوہاب جیلانی" کا مکمل رد ہے اوراد قادریہ میں دیئے گئے سید محمد گیلانی کے شجرہ کو قطعی طور پر ناقص قرار دیتا ہے جس شجرہ کی پاسداری کیلئے ڈاکٹر غلام انجم یحییٰ اس کی اپنے طور پر تصحیح کرر ہے ہیں اور وہ بھی بالکل غلط جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام تر داستان حضرات ناگور کی بقول شجرۃ الانوار یہ ہے کہ

" مجاوران جادروغ دروغ کندونسل ہائی ایشاحتی مزار حضرت سیف الدین عبدالوہاب ساختہ دعوی ولدیت حضرت ایشان دارند"

www.musapakshaheed.com

باب سوم

حیاتِ حضرت مخدوم الکل السید محمد غوث بندگی گیلانی اوچیؒ

جنوبی ایشیا میں سلسلہ عالیہ قادریہ وسادات گیلانیہ کے مورث اعلیٰ مخدوم سید محمد غوث الحسنی الحسینی الجیلانی البغدادی الرومی الخراسانی الیونانی الحلبی الاوچی صاحب عظمت وکرامت وشوکت وجلالت تھے۔اسی طرح جامع علوم معقول ومنقول حاوی فروع واصول مجمع فضائل حسبی ونسبی منبع کمالات وہبی وکسبی تھے۔بحر السرائر میں ان کی عظمتوں کا اظہار اس طرح کیا ہے کہ

"سینہ بحرِ عرفان ولایت گنجینۂ اسرارِ ہدایت سلطان العارفین قدوۃ السالکین قطب اولیاء غوث الاتقیاء بندگی مخدوم المشائخ شیخ محمد غوث حسنی حسینی جیلانی بغدادی الرومی (حلبی) خراسانی الیونانی الاچی کہ ہفت واسطہ آنحضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی البغدادی می رسند۔چنانچہ مذکور شد کہ بدین نمط شیخ محمد غوث بن شیخ شمس الدین محمد بن شیخ شاہ میر بن شیخ علی بن شیخ مسعود بن شیخ احمد بن شیخ الانام ابو نصر صفی الدین عبدالسلام بن شیخ الشیوخ العالم شیخ عبدالوہاب بن قطب الاقطاب صاحبِ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تعالیٰ سید محی الدین ابو محمد شیخ عبدالقادر حسنی حسینی جیلانیؓ صاحبِ عظمت وکرامت وشوکت وجلالت وکشف بودند وسطوتی ظاہر وعظمتی باہر داشت۔ جامع علوم معقول ومنقول وحاوی فضائل حسبی ونسبی ومجمع کمالات کسبی ووہبی بودند"۔(1)

نام والقاب

حضرت مخدوم بندگی کا اسم گرامی "محمد" کنیت "ابوعبداللہ" اور مخدوم، غوث بندگی ومحبوب سبحانیؒ آپ کے القاب ہیں بحر السرائر جو کہ حضرت سید موسیٰ پاک شہید ملتانیؒ کے جامع الاقوال واسرار سے مزین ہے میں لکھا ہے کہ مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی کا لقب سلطان العارفین، قدوۃ السالکین، قطب الاولیا، غوث الاتقیاء تھا۔ جبکہ آپ تخلص قادری فرماتے تھے اور عوام الناس میں حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی حسنی الحسینی حلبی اوچی مشہور ہیں۔آپ حضرت سید شمس الدین محمد اعظم گیلانی حلبی کے فرزند ارجمند، مرید اور خلیفہ اعظم وسجادہ نشین تھے۔

ولادت

حضرت مخدوم بندگی کی ولادت بسعادت 833 ہجری میں حلب میں ہوئی بحر العجمان میں لکھا ہے کہ

" حضرت شاہ محمد غوث صاحب ہمیں حلب میں 833 ہجری میں تولد ہوئے"(2)

تعلیم وسیاحت

حضرت بندگی مخدوم نے اپنے والد مکرم کے زیر نگرانی اپنی تعلیم وتربیت مکمل فرمائی اور انہیں سے اکتساب فیض حاصل کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ قادریہ کی بیعت سے سرفراز ہوئے۔پھر علم وعرفان اور مشاہدہ جمال کیلئے مختلف ممالک کی سیاحت کی

۔بحر العجمان میں لکھا ہے کہ

"ابتدا جوانی میں دور دور ملکوں کی سیر کی کئی مرتبہ بیت اللہ شریف کے حج بھی کئے اور کچھ مدت محلہ کوفت گران لاہور میں بھی آپ نے طوطن اختیار کیا اور نا گور میں بھی رہے وہاں ایک مسجد شریف بنوائی بعد سیر معمورہ عالم یعنی ہند، سندھ، خراسان، ترکستان۔ عرب و عجم پھر حلب میں مراجعت فرما) ہوئے)-"(3)

بحر السرائر میں ہے کہ حضرت مخدوم عرصہ تک روم میں رہے۔ پھر یونان تشریف لیے گئے اور وہاں فیضان وعرفان سے بہرہ یاب کرتے ہوئے، 864ھ میں بعہد سلطان قطب الدین لنگاہ جو کہ ملتان کا والی اور حاکم تھا، ملتان دارالامان میں تشریف لے آئے۔ لکھا ہے کہ

"از ولایتِ روم (حلب) بہ خراسان تشریف بردہ واز آنجا بہ یونان رفتہ واز ولایتِ یونان درسنہ ہشتصد وشصت وچہار سال درزمانِ سلطنتِ سلطان قطب الدین لنگاہ کہ حاکم ووالی ملک بود بہ ملتان شرف قدوم ارزانی داشتہ ببلدۂ اُچہ توطن فرمود۔ یک بار سیز اکثر معمورہ عالم برقلم تجرید ونعت تفرید وبی تعلقی نمود۔ مرتبۂ دوم باخیل وحشم بسیار وتواضع و لواحق بی شمار درین دیار شرفِ اقامت وتوطن ارزانی کردند۔ بادشاۂ وقت درحلقۂ ارادت درآمدہ غایت بندگی و اخلاص را بہ ملازمانِ آنحضرت مرحی داشت۔ دیارِ ملتان واُچہ درآن زمان محطِ رجالِ افاضل وعلماء واکابر بود۔ حضرتش بمقتضائ عزت ذاتی وعلوفطرتی از ہمہ قصب السبق درربود وبرمسندِ امتیاز وانفراد جاداشت۔"(4)

ہندوستان میں پہلی آمد

جب حضرت مخدوم بندگیؒ ملتان پہنچے تو ان کا پر جوش خیر مقدم کیا گیا۔ اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ

"آپ صاحب عظمت وکرامت اور پرشکوہ جلالت تھے ظاہری شان و شوکت اور علوم معقول ومنقول کے ماہر و مالک تھے ظاہری و باطنی نعمتوں کا فیض آپ کی ذات سے جاری تھا اور کسبی ونسبی بزرگیوں کے حامل تھے آپ کا وطن روم میں تھا جہاں سے خراسان آئے اور پھر وہاں سے ملتان آ کر قصبہ اچ میں مقیم ہو گئے۔ ایک مرتبہ پوری دنیا کا سفر بالکل تن تنہا اور بغیر ساز و سامان کے کیا دوسری مرتبہ ہاتھی گھوڑے، شان وشوکت اور بے شمار ملازمین و متعلقین کے ساتھ سفر کرتے ہوئے ملتان میں تشریف فرما ہوئے۔ بادشاہ وقت بھی معتقد ہو کر آپ کا مرید ہو گیا جو آپ کے متعلقین و ملازمین کے ساتھ نہایت فراخ حوصلہ کے ساتھ پیش آتا تھا اس زمانہ میں جبکہ ملتان میں عالم فاضل اور بزرگوں کا کال تھا آپ نے اپنی بلند فطرت اور ذاتی عزت کے ذریعے سب پر فوقیت ظاہر کی اور مسند امتیاز پر انفرادی طور پر جلوہ فرما ہوئے (-"5)

شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"از اولاد سید عبدالمنصور فضل اللہ عبدالسلام صوفی صفی الدین اول کسی کہ در ہندوستان تشریف آورد و سید محمد غوث بن شمس الدین محمد حلبی بن سید شاہ میر بن سید ابوالحسن علی بن ابوعلی سید مسعود بن سید العباس احمد کہ در ہنگامہ ہلاکو خان وتارجی وقتل عام بغداد) صحیح قبل از حملہ ہلاکو خان (از بغداد ہردم رفت و بعد انطفاء آتش ہلاکو خان در حلب کہ شہر شام ومملکت روم است توطن اختیار فرمود سید احمد برادری دیگر داشت ابوسلیمان احمد کہ سلسلہ شیخ سلیم چشتی درطریقہ قادریہ باو میرسد سید صفی الدین صوفی بقول سادات اوچ وملتان وموافق کتب چنانچہ اخبار الاخیار وسفینۃ الاولیاء محمد داراشکوہ بن شہاب الدین شاہ جہاں بادشاہ ابوالمنصور فضل اللہ عبدالسلام) بن

www.musapakshaheed.com

سید صفی الدین عبد الوہاب بن الشیخ سید عبد القادر جیلانی) ہمین است-"(6)

ملتان میں استقبال

تاریخ ملتان میں حضرت مخدوم بندگیؒ کی ملتان آمد کا نقشہ اس طرح پیش کیا گیا ہے:

"سلطان العارفین حضرت مخدوم سید محمد غوثؒ خاندان جیلان کے یہ پہلے بزرگ ہیں جو حلب سے سرزمین پاک میں داخل ہوئے پاک و ہند کے قادریہ سادات کے مورث اعلیٰ آپ ہی ہیں اُن دنوں ملتان قحط سالی کے سبب علماء اور مشائخ سے خالی ہو چکا تھا اور عوام اس صورت حال کو نئے بادشاہ کی نحوست سے تعبیر کرنے لگے تھے سلطان قطب الدین بھی اس انخلاء سے سخت پریشان تھا چنانچہ جب اسے اطلاع ہوئی کہ حضرت غوث الاعظمؒ کی اولاد سے ایک بزرگ تشریف لائے ہیں تو وہ بہت خوش ہوا- ملتان کے عوام میں حضرت مخدوم کے آنے کی دھوم مچ چکی تھی اور ہر کہ و مہ قدم بوس ہونے کیلئے دوڑا چلا جا رہا تھا- بادشاہ بھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شہر میں اقامت اختیار کرنے کی درخواست کی۔حضور اس وقت تن تنہا بعزم سیاحت گھر سے روانہ ہوئے تھے غالباً اس سفر سے ان کا مقصد اشاعت اسلام کیلئے بہترین مرکز کا انتخاب کرنا تھا(-"(7

حضرت مخدوم بندگی نے مختلف شہروں کے سیر فرمائی۔عین التصوف میں لکھا ہے کہ:

"سید السادات منبع الفضل و الکمالات سید محمد الملقب بالغوث ابتداء از روم بخراسان تشریف آوردہ و از انجا بملتان قدم فرمودہ و از ملتان برقدم تجرید سیر اکثر بلاد نمودہ ("(8

لاہور پر نظر عنایت

6

حضرت مخدوم بندگی نے محلہ کوفت گراں لاہور میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی مسند ارشاد کو بھی رونق افروز فرمایا۔شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"چندین بالاہور در محلہ کوفتگران کہ درالوقت بود ماندہ مدنی ("(9

لاہور میں ایک سبق آموز واقعہ رونما ہوا جو کہ بازار اسپان میں داروغہ شہر کی ندامت پر اختتام پذیر ہوا۔عین التصوف میں لکھا ہے کہ:

"صاحب خوارق عادات بودیکے از ان انسیت کہ درایامی کذر مبارکش در بلدہ لہانور افتاد در محلہ کوفت کران اقامت فرمودہ- لباس خرقہ در برد جماعہ چرم پوشان ہمراہ داشت چون قوم مذکور انوار صلاح و اطوار ولایت بر چہرہ شریف اومشاہدہ کردند ہمہ مرید شدند- از انجاعہ شیخے از کابل اسپان آوردہ بود چون برای نذر داروغہ بہ بازار اسپان برداو خرچ زیادہ از دستور از وطلبید مالک اسپان بخدمت سید اظہار ماجرای خود کرد و استدعا نمود کہ ہمراہ شدہ بداروغہ مذکور شفاعت نماید موجب التماس تشریف بردہ شفاعت کرد داروغہ از غرور حکومت کہ درسر داشت گفت ای فقیر ترا چہ می رسد کہ درکار دنیا دخل میکنے - مکر جبری رشوت کرفتہ این امر موجب ملال خاطر شریف بمکن خود آمدہ معتقدان خود فرمود کہ اسباب و اشیاء را درمساجد جمع کنید این محلہ را کہ جای سکونت آن ظالم ہم ہست آتش میکرد معتقدان اطاعت امراو نمودند در وقت معہود آتش در کرفت و آغاز از خانہ آن داروغہ نمود- بعد مشاہدہ اینکرامت آن متکبر باندامت برخاست و بخدمتش برسید و بپائیش افتاد و معذرتہا نمود و توبہ کرد- بعد ازین آتش از اشتعال فرونشست چون اظہار این کرامت سبب اشتہار اوشد۔با قتضاء خاطر شریفش کہ مدام خواہاں احتجاب و اخفا بود از لاہور کوچ فرمودہ طرف خراسان تشریف برد چند مدت آنجا ماندہ (10)"-

www.mutasapakshaheed.com

اثرات

تذکرہ نگار لکھتے ہیں کہ سلسلہ قادریہ کے بزرگ برصغیر میں بالعموم اور لاہور میں بالخصوص دعوت ارشاد میں ستعد اور منہمک رہے اگر چہ میراں حسین ارنجانی، سید اسماعیل بخاری اور سید علی ہجویری برصغیر میں قافلہ کے سالار تھے اور لاہور ان بزرگوں کی وجہ سے رشد و ہدایت کا مرکز بنا لیکن اس کے باوجود بھی یہاں اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی اشد ضرورت تھی ہندوں کی اکثریب کے سبب گمراہی، بداعتقادی اور فسق و فجور کا ماحول بھرپور انداز میں موجود تھا۔سلسلہ قادریہ کے بزرگوں نے ان حالات میں خصوصی خدمات سرانجام دیں سید محمد غوث حلبی لاہور کے محلہ کوفت گراں میں قیام پزیر ہوئے۔یہاں پر آپ نے ایک مسجد تعمیر فرمائی جو کہ لاہور میں سلسلہ قادریہ کی پہلی مسجد تھی۔آپ کے بعد آپ کی اولاد جن میں سید محمد غوث بالا پیر، عبدالقادر ثالث، سید عبدالوہاب اور حضرت شاہ چراغ کی شخصیات نمایاں ہیں نے لاہور کو مرکز بنایا اس میں شک نہیں کہ تمام سلاسل کے چند صوفیاء اس شہر میں تشریف لائے لیکن تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں اکثر بزرگ یہاں سے مختلف اطراف پر تشریف لے گئے صرف سلسلہ قادریہ عالیہ کے بزرگ ہی ہیں جن کی برکت سے یہ شہر مدینۃ الاولیاء کے نام سے معروف ہوا ہے ان قادری بزرگوں کی عظمت و شکوہ کا ایک زمانہ معترف رہا -بادشاہان وقت اور امرائے سلطنت قدم بوسی کیلئے ان آستانوں پر حاضری دینے کو اپنے لئے سعادت اور باعث افتخار جانتے تھے سید محمد غوث قادری الاچی حلبی کے فیضان سے سلسلہ قادریہ کو بڑا فروغ عطا ہوا"۔(11)

حضرت مخدوم بندگی اوچ کا یہ فیضان کرم تھا کہ حضرت مخدوم بندگی کے جانشین فرزند مخدوم عبدالقادر ثانی بکثرت لاہور تشریف لاتے اور علم و عرفان کے محفل پر رونق فرماتے۔اسی طرح آپ کے پوتے مخدوم محمد غوث بالا پیر اور مخدوم سید حامد گنج بخش بھی لاہور پر خصوصی عنایت فرماتے۔حضرت مخدوم ثانی کے پڑپوتے حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی ملتانی کے صاحبزادے سید عیسیٰ گیلانی اور ان کے پوتوں نواب سید موسیٰ پاک دین گیلانی اور سید جمال اللہ گیلانی نے بھی صوبہ لاہور میں تفویض شدہ انتظامی امور باحسن سرانجام دیئے۔سید چراغ لاہوری نے سلوک و تصوف پر نمایاں خدمات انجام دیں اور ان کے پوتے سید مجتبیٰ کی کتاب عین التصوف ہے۔

حضرت بندگی مخدوم کے صاحبزادے سید عبداللہ ربانی کی اولاد سے سید اسماعیل محدث گیلانی لاہوری صاحبِ "شفا الصدور" لاہور میں علم و عرفان کو فروغ دیا نیز سید عبدالقادر شاہ گدائی گیلانی تکیہ عملی والا نزد خالد بن ولید ہال پنجاب یونیورسٹی لاہور جن کے کتب "کشف الاسرار بزرگ، کشف الاسرار خورد اور رسالہ اسرارِ الکتمانی" ہیں نے لاہور میں علم و عرفان کی تدریس اور فروغ میں قابل قدر حصہ لیا۔اسی خانوادے کے کتب خانے میں سلسلہ عالیہ قادریہ کا نصاب تیسیر الشاغلین جو کہ ہدایت المریدین و ارشاد السالکین کیلئے نسخہ کیمیا ہے جسے حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی ملتانی نے تحریر کیا ہے کا مستند مخطوطہ بھی محفوظ ہے جس پر حضرت اسماعیل محدث گیلانی لاہوری کے صاحبزادے اور پوتے کی مہر "عبداللہ جیلانے گل گلزارِ میراں شاہ ۱۱۸۰ھ" ثبت ہے۔یہ نسخہ اسی خانوادہ کے سید بشیر گیلانی کے پاس کالا باغ میں محفوظ ہے بلکہ اس کا اردو ترجمہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ عربی کے پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک نے کیا ہے جو کہ شائع ہو چکا ہے اسی خانودا ے کے سید ہاشم اور سید علی اصغر گیلانی مولف شجرۃ الانوار نے بھی لاہور میں علم و عرفان کو فروغ دیا۔

اسی طرح حضرت مخدوم بندگی کے ایک اور صاحبزادے حضرت سید مبارک حقانی جن سے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ منسلک ہوتا ہے کے پوتے سید نظام الدین گیلانی نے لاہور میں سلسلہ قادریہ کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا اور اسی خانوادے کے سید نظام

www.mustapakshaheed.com

الدین بودیا نوالہ اور پیر سید جانن امام لاہوری ,میانی صاحب ,صاحبان ولایت تھے۔

ناگور پر فیضان کرم

حضرت مخدوم غوث بندگیؒ ناگور بھی تشریف لائے اور یہاں پر تبلیغ دین کیلئے مسجد تعمیر فرمائی۔شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"درناگور سکونت ساختہ چنانکہ تا حال مسجدی از بنا ان حضرت ہست ومجاوران جا دروغ دروغ کند ونسل ہائی ایشا حتی مزار حضرت سیف الدین عبدالوہاب ساختہ دعوی ولدیت حضرت ایشان دارند"(12)

حضرت مخدوم بندگی اوچی کے جانشین مخدوم سید عبدالقادر ثانی اور ان کے صاحبزادوں سید عبدالرزاق اور سید زین العابدین نے بھی ناگور میں علم وعرفان کی محافل پر رونق فرماتے رہے۔نواب محمد خاں حاکم ناگور انہی کے حلقہ ارادت سے منسلک تھا۔

حلب کو واپسی

ہندوستان سے واپسی پر شجرۃ الانوار کے مطابق حلب کہ شہر شام ومملکت روم میں ایک روز حضرت مخدوم بندگی نے دورانِ گفتگو والد گرامی سے عرض کی کہ فقیر کا دل یہ چاہتا ہے کہ اقلیم ہند میں کسی جگہ سکونت اختیار کرلوں انہوں نے فرمایا کہ "میری وفات کے بعد تمہیں اختیار ہے جہاں جی چاہے رہنا" لکھا ہے کہ

" درخدمت والا شریف یعنی حضرت شمس الدین محمد درحلب عرض کردند کہ دل بالطرف سید بسیار مائل است اگر حکم شود دران اویات توطن کنم حضرت والد در جواب فرمودند کہ چندی بمانید کہ عمر ما سپری شدہ ست مدتی بموجب ارشاد والد بزرگوار در حلب ماندند(-"(13)

بشارت غوثیہ

جب حضرت مخدوم بندگی بغداد شریف پہنچے تو آپ کو بشارت ہوئی کہ سفر ہند اختیار کریں بحر العجمان میں لکھا ہے کہ 6

"حضرت مخدوم بندگی محمد غوث قدس سرہ ایک دفعہ بغداد شریف سے عالم تجرید میں بہ طرف ہندوستان و پنجاب سیر فرماتے ہوئے مع الخیر بعد سیر واپس رونق بخش آستان مبارک جد امجد خود حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ہوئے وہاں سے بہ سرفرازی مخدوم بندگی محمد غوثؒ کو حکم ہوا کہ فرزند آپ کا مکان سکونت ملک عجم میں ہے جہاں ناقہ آپ کی بیٹھ جاوے اور پھر نہ اٹھے نیز علم عصائے آپ کا زمین سے نہ نکلے یقین جاننا کہ مکان سکونت آپ کا وہی ہے وہاں مسکن بنانا کہ حق تعالیٰ نور ارشاد میرے کا آپ کی صلب سے عجم میں منور کریگا(-"(14)

حضرت شاہ جیلان قدس سرہ نے حضرت مخدوم بندگی کے سفر کو مبارک فرمایا ۔شجرہ مخدوم سید محمد سادس اوچی میں لکھا ہے کہ :

"سید محمد مذکور ملقب بغوث علیہ الرحمۃ اول چون عزم سفر کرد از طرف جد بزرگوار خود ارشاد شد کہ رفتن سفر مبارک باد("(15)

ملتان میں دوبارہ آمد

حضرت مخدوم بندگی بشارت غوثیہ کے تحت حلب سے ملتان واوچ تشریف لائے اور آپ کی ذات والا صفات مورث اعلیٰ سادات وسلسلہ قادریہ جنوبی ایشیاء ہے- شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"بعد وصال والد حضرت ایشان بطرف اوچ وملتان ازراہ خراسان آمدند وہفتاد ایرانی سواران کمر از خدام در بندگی بودند واز علوم ظاہری وباطنی خطی وافر داشتہ ومولانا جامی اکثر عریضہ اشعار خود بخدمت شریفس میفرستاد وشاہ عصر سلطان حسین میرازیکی از حلقہ بگوشان آنجناب بودہ-"

اوچ میں سکونت

www.musapakshaheed.com

حضرت مخدوم بندگی نے مستقل سکونت کیلئے اوچ کو پسند فرمایا- شجرہ مخدوم
سید محمد سادس اوچی میں لکھا ہے کہ

"جای مکان من موجب ارشاد جد بزرگوار ہمین زمین است پس
درمکان مذکور) اوچ (سکونت درزیدند"

جس کی تفصیل میں بحرالعجمان میں لکھا ہے کہ:

"حضرت ممدوح الوصف بہ تعمیل ارشاد جد بزرگوار خود دوسری دفعہ معہ خیل و حشم روانہ ہوکر اول ملتان میں رونق بخش ہوئے کرامات وخوارق عادات خود کہ ملاحظات سے سکنائے ووالی ملتان کوراہ ہدایات دکھلا کر متجسس مکان مسکونہ مامورہ خود ہوئے جو بامر الہی دریائے گھارا کے کنارہ پر واقع قریب سابقہ اوچ بخاریان اتفاق شب گزارہ کا فرمایا علی الصباح پھر تیار ہوئے اور ناقہ کو اٹھانا چاہا مگر وہ نہ اٹھیں اور عصائے حضرت کی میخ بھی زمین سے نہ نکلی بغراسد معلوم کیا کہ مکان مامورہ سکونت موجب ارشاد جد بزرگوار یہی ہے پس وہی کنارہ دریا پر متصل اوچ سابقہ، شہر اوچ شریف گیلانیہ کی بنیاد ڈالی اور وہاں کنارہ دریا پر جو مسواک فرمایا اور چوب زمین میں گاڑی وہی مسواک درخت ارا) جال (سبز بن گیا جو اس وقت تک موجود ہے بعد خشک ہوجانے دریا کے اسی کنارہ پر خانقاہ مبارک تعمیر ہوئی اور شہر کی بنیاد بھی ڈالی گئی- بائمائے غیب 887 ہجری) اختلاف :859ھ، 861ھ یا 864ھ (میں بمقام دل آرام اوچ سکونت اختیار کر کے باہدایت خلق مشغول ہوگئے لاکھوں آدمیوں نے فیض پایا سلطان حسین مرزا حاکم سندھ وسلطان سکندر لودھی بادشاہ دہلی آپ کے خاص مرید اور معتقدوں سے تھے آپ سے بہت خوارق وکرامات ظاہر ہوئے (-"16)

کیونکہ تاریخ ملتان میں لکھا ہے کہ 6

"اوچ میں دو خانوادے روحانیت کے عظیم مرکز خیال کئے جاتے تھے ایک بخاری خاندان تھا جو سہروردی مسلک کا علمبردار اور جنوبی ایشیاء میں اسلام کی تبلیغ کا ممتاز ادارہ رہ چکا تھا- سید السادات جلال الدین بخاری، مخدوم جہانیاںؒ، سید احمد کبیرؒ، سید راجن قتالؒ اور سید جلال سلہیؒ اسلام کے بہت بڑے داعی تھے انہوں نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بھولے بھٹکے انسانوں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا تھا مگر اب وہ شمعیں جن کی تابنا کیوں نے مشرق بعید کے ملکوں کو منور کر رکھا تھا خاموش ہوچکی تھیں- چونکہ قدرت کو یہی منظور تھا کہ یہ خطہ برابر مہبط انوار بنا رہے اور اس کی ضیا پاشیوں میں کسی قسم کی کمی نہ آنے پائے کارکنان قضا وقدر نے سادات کرام کے ایک اور معزز محترم خانوادے کو اس خطے کی روحانی تربیت کیلئے بھیج دیا، وہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہ کا خاندان تھا -مخدوم سید محمد غوث بندگی علیہ الرحمۃ اس مکرم ومحترم خاندان کے پہلے بزرگ تھے جو حلب سے بغرض اشاعت اسلام ملتان تشریف لائے- آپ کا نسب سات واسطوں سے حضرت سیدنا غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہ سے اور بائیس واسطوں سے سیدنا ہاشم سے مل جاتا ہے(-"17)

مدح مخدوم حضرت محمد غوث بندگیؒ

آنکہ از حلب آمد از سفر بعید
اوچ راداد عزت وعظمت مزید
غوث بندگی نام اوبود اے فقیر
عابد و زاہد ز پشت دستگیر

www.musapakshaheed.com

جامع کرم وکرامت صاحب علم وعمل
عابد وزاہد سخی محبوب حق عزو جل
اقتدارلودھیاں بود آن زماں
معتقدگردند شاں خورد و کلاں
خاندانِمہرزاں شد بہرہ ور
سندھراداد عزت آں عالی گہر
مادعا خواہیم از پر و ردگار
تا ابدایں آستاں قائم بدار
اوچوی برآستاں ہا اولیاء
مدح خواں مے زیبد و طالب دعاء
(جدیدتاریخ اوچ شریف)

سلسلہ عالیہ قادریہ

برصغیر میں قادریہ مسند ارشاد کے روح رواں حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی حسنی حسینی جیلانی حلبی الاچی ہیں- آپ کے وجود مسعود سے سلسلہ قادریہ ہندوستان میں پھیلا- خزینتہ الاصفیاء میں لکھا ہے کہ

"سید محمد غوث گیلانی الحسنی الحبی الاُچی قدس سرہ از اعاظم مشائخ واکابر سادات حسنی است ودرستی نسب وصحت حسب آیتی بود وجانشین وخلیفہ صادق واولاد پاک حضرت غوثیہ اعظمیہ قدس سرہ است ونسب آبائی کرام وی بدیں اسامی گرامی بحضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ باسرارہ السامی میرسد -- واز وجود معدان جودوی باب فیض خاندان قادریہ بروی اہل ہندوستان بکشاد (18)"-

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کا شجرہ نسب ہی حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی تک سلسلہ طریقت بھی ہے- یہی وجہ ہے کہ آپ تخلص قادری فرماتے ہوئے دیوان قادری کی ترجیعات کے اختتام پر حضرت شیخ عبدالقار جیلانی قدس سرہ کے گلستانِ عرفان میں نغمہ سرا ہیں

ما بلبل بوستان قدسیم
شہباز سفید دست انسیم

حضرت مخدوم بندگیؒ کا سلسلہ طریقت اس طرح ہے:

کریما کرم فرما لطف کن برحال زار ما
طفیل مصطفی مشکل کشا وسبطین الشھدا
بنام عابد و باقر وجعفر، موسیٰ کاظم
زروے حضرت موسیٰ رضا حلال مشکلہا
پئے معروف وسقطی واز جنید وحضرت شبلی
فضل فرما پئے ابوالفضل، ابوالفرح شاہا
بحق بو الحسن ، شیخ ابو سعید مخزومی
بنام غوث اعظم شیخ محی الدین ارحمنا
مدداز حضرت عبدالوہاب سیف الدین یارب
پئے عبد السلام واحمد ومسعود کن یارا
زروے نورالدین، شہ میر، شمس الدین گیلانی
ترحم از محمد غوث وثانی عبد قادر را

www.musapakshaheed.com

کرم کن بر کرم آیا اللہ

(لمحاتِ کرم)

یہاں "سبطین الشھد ا" لکھا گیا ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبد القا در جیلانی اپنے خاص وظیفہ میں لکھتے ہیں کہ :

"وعن السبطین الشھد ین الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما"

(تیسیر الشاغلین/ہدایت المریدین صفحہ 162)

درس گاہ

اوچ شریف میں حضرت مخدوم بندگی نے سلسلہ عالیہ قادریہ کو ایسا زیب وزینت کیا کہ اس کی ضیاء پاشیوں سے پورا برصغیر مستنیر ہو گیا- خطہ پاک اوچ میں لکھا ہے :

"نویں صدی ہجری میں ایک علمی ادارے کی بنیاد رکھی گئی اس درس گاہ کے بانی خانوادہ گیلانیہ کے فرد فرید محمد غوث حلبی تھے، ان کی افاضات علمی اور روحانی سے بھی ایک عالم فیض یاب ہوا- خانقاہ گیلانیہ کے اثر نفوذ کا دائرہ کچھ کم وسیع نہ تھا، برصغیر ہندو پاک کے اکثر بزرگان طریقہ قادریہ اسی آستانہ سے فیضاب ہوئے اور اس ظلمت کدہ میں اسلام کی مشعل فروزاں کئے رہے(-"(19)

مباحثہ علمی

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ عصر نے کسی مسئلہ کے لئے مجلس مباحثہ منعقد کرائی۔ مجلس مباحثہ میں حضرت مخدوم بندگی نے ایسی فصاحت و بلاغت سے استدلال قائم کئے کہ سب دنگ ہو گئے اور آپ کی عظمت وشان کے متصرف ہو کر کہہ اٹھے کہ این معاملہ بعینہ نسبت وارثت است، لکھا ہے کہ:

"نقل است از شیخ الشیوخ عبدالقادر ثانی واخوہ وسید حسن ابتدائی آنحضرت وقتی در مجلسِ بادشاہِ عصر مباحثۂ علم بود و درمیانِ علماء بود۔ درآن مجلس مخدوم المشائخ قطب العالم شیخ محمد غوث قدس سرہ نیز تشریف داشتند ۔ جمیع علماء بر الزام شیخ اتفاق نمود مقدمہ علم درمیان کردند۔ مخدوم فرمودہ کہ جوابش فردا تشفی خواہد شد۔ چون مخدوم بمنزل خود آمدہ شب در خواب آن متوجہ و متفکر بودند و ہیچ وجہ برروئ او نمی کشود کہ مستلزم الزام خصم باشد۔ درین میان شیخ بخواب رفت مابین النوم و یقظہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ دیدند کہ میفر ماید فرزند جوابی کہ در ذہین نیاآید چرا وعدۂ آنکس فردا نماید۔ دہانِ خود را بکشا، ہم چنان کرد، لعابِ مبارک از دہانِ خود برآوردہ و بدہانِ مخدوم العالم انداخت و فرمود برو جوابِ آن بگو خد متش بوعدہ در مجلس حاضر شد بعد مرتب انقضائ شدن مجلس حضرتش در جواب آن وجہین فرمودند بعد از آن وجہی دیگر پس از آن وجہی دیگر۔ بہ چند وجوہ جواب آن مقدمہ فرمودو بہ ہر وجہی را دلیلی نمود کہ باعثِ حیرتِ حاضران شد۔ این معاملہ بعینہ نسبت وارثت است ۔("(20)

برصغیر پر انسان دوستی وروشن خیالی کے اثرات

حضرت مخدوم بندگیؒ نے روایات اور قدامت پسندی میں جکڑے ہوئے معاشرہ میں روشن خیالی اور فراغ دلی کی علمی وادبی اور روحانی وثقافتی روایات کو فروغ دیا اور نویں صدی ہجری میں انتظامی وسیاسی عدم استحکام اور مذہبی وروحانی انتشار میں فکر ونظر میں انسان دوستی کے رویوں کو فروغ دیا"۔ برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء" میں لکھا ہے کہ :

"برصغیر کی مسلم روحانی تاریخ میں یہ حادثہ بہت دلچسپ ہے کہ جس زمانے میں نقشبندی مکتبہ فکر کے حوالے سے راسخ الاعتقادی کے احیاء کی جدوجہد کا آغاز ہوا، اسی زمانے میں راسخ الاعتقاد تصوف کا اہم ترین مکتبہ فکر قادریہ راسخ الاعتقادی کے خلاف صوفیانہ بغاوت کا مظہر بن گیا۔ یہ مکتبہ فکر ایشیائی سینوں کا مقبول ترین صوفیانہ سلسلہ ہے ہند میں اس کا رواج سید محمد غوث سے ہوا جو حلب میں پیدا ہوئے تھے اور سیر وسیاحت کرتے

ہوئے ۱۴۸۲ء میں اوچ شریف میں آ کر قیام پزیر ہوگئے تھے ان کے بارے میں روایت ہے کہ وہ باطنی علوم کے علاوہ علوم ظاہری سے بھی بہرور تھے برصغیر میں قادری سلسلے کو زیادہ فروغ مغلیہ دور میں شاہ نعمت اللہ اور مخدوم محمد جیلانی کی کاوشوں سے حاصل ہوا تھا-"(21)

اس وقت کے حالات کی عکاسی حضرت مخدوم بندگیؒ کے اس شعر سے ہوتی ہے کہ:

گفت ای قادری مسکین خوار است بهند وستان
در مند بنادان پرورده چرا باشم

حضرت مخدوم بندگی نے سلسلہ عالیہ قادریہ سے برصغیر میں نئی تابناکیاں عطا کیں ۔رودکوثر میں لکھا ہے کہ

"زمان وسطی کے ہندوستان میں مرکزی حکومت کی کمزوری کا آخری زمانہ مذہبی انتشار کا زمانہ بھی تھا لیکن سیاسی استحکام اور علوم اسلامی کی اشاعت کے ساتھ حالات سدھر گئے اس اصلاح حالت میں ایک نئے صوفیانہ سلسلہ سے بھی مدد ملی جس نے شمالی ہندوستان بالخصوص پنجاب اور سندھ میں بڑا اقتدار حاصل کیا اور جس کا اثر آج کسی دوسرے خانوادے کے اثر سے کم نہیں- یہ سلسلہ پیران پیر سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے شروع ہوا جو ۱۱۶۵ء کو بغداد میں واصل بحق ہوئے اور انہی کے نام پر یہ سلسلہ قادریہ کہلاتا ہے ۔اس وقت ہندوستان میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کا زور کم ہوگیا تھا (-"(22)

اور یہ کہ

" صحیح طور پر جس بزرگ نے ہندوستان میں اس سلسلے کا آغاز کیا وہ حضرت مخدوم محمد گیلانی قدس سرہ تھے"

پھر جب ملتان اور اوچ سلسلہ عالیہ قادریہ کے مرکز ومحور بن جاتے ہیں تو حضرت مخدوم بندگیؒ فرماتے ہیں کہ:

کامران شاہی شہا گیلانی شوریدہ را
خوش ہمیدارش کہ روزی جند ملتان میرود

اثرات

سلسلہ عالیہ قادریہ کی احیائے دین کی یہ تحریک شریعت کے دائرہ کار میں تھی اور یہ فیضان کرم حضرت مخدوم بندگی کا تھا کہ ان کے پڑپوتے حضرت موسیٰ پاک شہید ملتانی نے اکبری عہد میں جس کی بھرپور ترجمانی کی ۔برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء میں لکھا ہے کہ

"صوفیانہ آزاد خیالی کے ماحول میں پرورش پانے کی بنا پر فتح پور سیکری کے فکری و ثقافتی ماحول میں خود کو جذب کرنا شیخ عبدالحق کیلئے دشوار نہیں تھا-تاہم نتائج اس کے برعکس نکلے-فیضی، ابوالفضل اور اکبر اس قدر آگے نکل چکے تھے کہ شیخ ان کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے-وہ اس قدر آگے بڑھنے کو خطرے سے خالی تصور نہیں کرتے تھے-لہذا انہوں نے نفسیاتی طور پر پیچھے ہٹنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ ردعمل پر اتر آئے ان کے اس رویے کو شیخ موسیٰ گیلانی کی رہنمائی اور رفاقت سے مزید تقویت پہنچی - شیخ موسیٰ گیلانی اکبری دربار میں منصب دار ہونے کے باوجود راسخ العقیدہ اور قدامت پسند تھے-۱۵۷۷ء میں شیخ عبدالحق نے انہیں اپنا روحانی رہنما تسلیم کرلیا(-"(23)

سلسلہ عالیہ قادریہ کا یہ روحانی تصرف حضرت موسیٰ پاک شہید کے حلقہ ارادت

www.musapakshaheed.com

سے ہندوستان، ایران، توران، افغانستان، بلخ و بخارہ تک وسیع تھا۔(24) یہ سب فیض حضرت مخدوم بندگی کی مسند ارشاد قادریہ اوچ شریف کا تھا۔تاریخ اوچ اختر میں لکھا ہے کہ

"حضرت بندگی محمد غوث بڑے عالم صاحب مقامات رفیع تھے آپ کی طفیل تبلیغ اسلام اور تمکن دین اس ملک میں بزور روحانیت ہوئی۔سلسلہ عالیہ قادریہ کو آپ کے طفیل فروغ ہوا۔آپ کے اشعار مشہور ہیں اور بڑے ذوق کا موجب ہیں۔"(25)

بشارت فتح

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ سلطان حسین لنگاہ حاکم ملتان کو جب باربک خان اور تاتارخان حاکم پنجاب کے ملتان پر حملہ آور ہونے کی اطلاع ملی تو سخت مضطرب ہوا فوراً حضرت مخدوم محمد غوث بندگیؒ کی خدمت میں دُعا کی درخواست کی۔آپ نے فتح مبین کی بشارت دی کہ غمگین مباش کہ فردا انشاءاللہ تعالیٰ فتح میراست، جس سے سلطان لنگاہ فتح مند ہوا۔لکھا ہے کہ

"نقل است از شیخ العالم مخدوم ثانی وسید حسن کہ سلطان بہلول افغان بادشاہ دہلی رفاقتِ فرزندِ خود کہ باربک شاہ نام بود امرایان وخوانین خود را قریب نود ہزار سوار با فیل بسیار برسرِ سلطان حسین لنگاہ کہ بادشاہِ دربارِ ملتان بود فرستاد۔ درآن وقت جمعیت لشکر لنگاہ دہ ہزار سوار وبیست ہزار پیادہ بود۔ازشنیدنِ خبر کثرتِ افواجِ پادشاہ دہلی وی را حالتی غریب واضطرابی عجیب دست داد۔ازین کہ وی را نسبت ارادت و بندگی بخدمت شیخ بود واگر وقتی مہام صعب ومشکلی از امورِ دنیوی بروی روی می داد درخدمتِ شیخ می آمد واستشارہ این معنی بخدمتِ حضرت شیخ می نمود۔درین مرتبہ نیز برائ استفسار این معنی بخدمتش اظہار نمود۔بعد مطارحہ بنا بر ضرور قرار بر جنگ یافتہ سلطان حسین بادشاہ از قلعہ ملتان برآمدہ در جنگ گاہ منزل گرفتہ افواج دہلی کوچ بکوچ پیش آمدہ تا آنکہ مفاصلہ پنج وشش گروہ را مجملی واقع شد۔درشب آن روز کہ جنگ خواہد شد۔حضرت شیخ واقع دید مشعر بر بشارت فتح کس خود را پیشِ بادشاہ فرستاد کہ غمگین مباش کہ فردا انشاءاللہ تعالیٰ فتح میراست بادشاہ برسیدنِ این بشارت پیادہ درخدمتِ شیخ آمدہ استفسار صورتِ حال معروض نمود۔حضرتش فرمود کہ بہمین وقت حضرت غوث الثقلینؓ بندہ را بجمالِ خود مشرف ساختہ وفرمودند کہ شما محمل شوید باعنان اسپان آن لشکر خواہیم گردانید۔بادشاہ را ازین بشارت یک قوت ویقین دست داد وصباحی کہ جنگ شد یعنی چنان شد کہ بشارت بود۔افواجِ افغنان بقدرت قادر بہ این کمال محاربہ و مقاتلہ شدید رخ بہزمیت آوردند۔فتح عظیم میر شد بادشاہ لنگاہ از سر نسبت اعتقاد و بندگی درخدمتِ شیخ زیارت شد۔"(26)

صلح

بادشاہ ہند سکندر لودھی اور حاکم ملتان حسین لنگاہ کے درمیان حضرت مخدوم بندگی قدس سرہ کے حلقہ ارادت میں ہونے کے سبب معاہدہ امن طے پا گیا جس کے تحت دریائے راوی حد فاصل مقرر ہوا یوں سکندر لودھی کے عہد کے بارے میں طبقات اکبری میں لکھا ہے کہ:

"درعہد فرخندہ علم رواج یافت"

دوسری طرف حسین لنگاہ بھی ملتان کی آزادی، خومختاری اور خوشحالی کیلئے سرگرم ہوا اور علم کے فروغ کیلئے ملتان میں یونیورسٹی قائم کی اور ساتھ ہی ملتان کے دفاع کو مدنظر رکھتے ہوئے بلوچوں کو مختلف جاگیریں عطا کیں۔(27)

دیوان قادری کی غزل۔۱۱۲ کے شعر۔۵ میں حضرت مخدوم بندگیؒ نے سلطان سکندر لودھی کے بھائی شہزادہ فتح خان کا ذکر اس طرح کرتے ہیں:

می بشادی رخ شہزادہ اعظم فتح خان

www.musapakshaheed.com

نوش کن ساقی ونو شان سخت جانا ن میرو د

عقد مبارک

قلمی بیاضوں میں تحریر ملتی ہے کہ جب آپ ابتداً ملتان و اوچ شریف میں تشریف لائے تو اس وقت تک آپ نے شادی نہیں کی تھی آپ اس انتظار میں تھے کہ میری شادی کسی نجیب الطرفین سید کے گھر ہونی چاہیے- اوچ شریف میں اس وقت سید صفی الدین حقانیؒ گاذرونی کے تیرہویں سجادے حضرت سید ابوالفتح کا دور تھا اس وقت ان کی صاحبزادی مسمات غلام فاطمہ جوان تھیں - اس اثناء میں ایک رات آپ کو خواب میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوالفتح گاذرونی صحیح نسب سید ہیں ان کی صاحبزادی کے ساتھ آپ کا نکاح مناسب ہے-ادہر اسی رات خواب کے عالم میں سید ابوالفتح گاذرونی کو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سید محمد غوث صحیح نسب سید ہیں اپنی صاحبزادی کا نکاح سید محمد غوث کے ساتھ کر دیں۔صبح کو اٹھتے ہی دونوں صاحبان ایک دوسرے کو ملنے کیلئے روانہ ہوئے راستہ میں دونوں صاحبان کی ملاقات ہوئی اور دونوں صاحبان نے ایک دوسرے کے ساتھ دلی محبت کا مظاہرہ فرمایا اور رات کے دیکھے خواب بیان کئے - اسی دوران سید ابوالفتح گاذرونی نے اپنی صاحبزادی بی بی غلام فاطمہ کا نکاح حضرت سید محمد غوث حلبی کے ساتھ کر دیا جبکہ شجرہ مخدوم سید محمد سادس اوچی میں لکھا ہے کہ :

"در آن شب حضرت قطب الاقطاب فرد اولاحباب شیخ السموات و الارضین محبوب رب العالمین شیخ عبدالقادر قدس اللہ سرہ بسید شیخ صفی الدین درخواب باجذبہ فرمود کہ تو ایں فرزند مرا نشناختی"(28)

بحر العمان میں لکھا ہے کہ "حضرت بندگی صاحبؒ کے دوحرم تھے ایک بی بی فاطمہ بنت سید ابوالفتح گاذرونی اور آنحضرت کی دوسری بی بی سلطان قطب الدین لنگاہ کی دختر تھیں نہ کہ جہاں خان بن شاہ ولی کلان عرف لنگاہ کی-" (29) 6

شجرۃ الانوار میں یہ روایت بھی ہے کہ حاکم ملتان قطب الدین لنگاہ نے خواب میں دیکھا کہ غوث الاعظم تشریف لائے اور فرمایا کہ اے قطب الدین اپنی بیٹی میرے بیٹے سید محمد غوث کے نکاح میں دیکر سعادت حاصل کر سلطان نے یہ پیغام سن کر اپنی بیٹی کا نکاح حضرت سید محمد غوث کے ساتھ کر دیا- شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"دراں زماں درملتان سلطان قطب الدین سپر نگاہ سریر ارائی سلطنت بودہ و یک سرداری از لنگاہان دراجہ بودہ و باہمین قطب الدین بودہ کہ درشب حضرت غوث الثقلین در خواب دید کہ میفر مائید دختر خود را نیاز سید محمد فرزند من ساز چوں از خواب بیدار شد زن خود را آ گاہ نمود زنش در جواب گفت کہ خواب خیال است شوہر اورا گفت کہ ایں خواب خیال نیست پیر ما غوث الثقلین فرمودہ است کہ سید محمد فرزند ابوصالح فرزند من است مرا یقین شدہ است اوگفت اگر ترا یقین شدہ است کس خود را بعرب کہ مسکن ایشاں است فرستادہ است تحقیق بکن اگر تحقیق است سعادت من وتو و سعادت دختر است آن سرور کسان خود را بجانب فرستاد و چون فرستادگان صحت نسب شریف کردہ امدند دختر خود را نیاز جناب نمودہ عقد بستند نام این بی بی دیس کسا ئیں ("-(30)

اولاد امجاد

بحر السرئر کے مطابق حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کی بیوی دختر سلطان قطب الدین لنگاہ سے کوئی اولاد نہ تھی۔دوسری بیوی دختر سید ابوالفتح حسینی تھیں جو حضرت سیّد صفی الدین گا ذرونی بانی اوچ کے خاندان سے تھیں نام نامی اس معصومہ کا حضرت فاطمہ تھا۔ حضرت بی بی صاحبہ کے حصہ میں جو زمین معین ہوئی وہ اُچ گیلانیاں کے نام سے مشہور ہے۔اس سیّدہ کے بطن مبارک سے حضرت مخدوم کے چار فرزند سید عبدالقادر ثانی،

www.musapakshaheed.com

سیدعبداللہ ربانی، سیدمبارک حقانی اورسید حسن نورانی ہوئے۔شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ:

"فقیر دراچہ از مخدوم صاحب و دیگر موتقدان معلوم کردیم کہ بی بی دیس کسائیں لاولداست ازہمیں بی بی فاطمہ چہار پسر متولد شدند اول سید عبدالقادر ثانی دوم عبداللہ ربانی سوم سید مبارک حقانی چہارم سید محمد نورانی و سید محمد) نورانی (لاولداست و مزار مبارکش در اندرون روضہ منورہ حضرت دراچہ است و سید ابوالفتح قطعہ زمینی بجہا رضیہ خودرا دادہ بودند در ہمین زمین بناء اچہ حضرت سید محمد غوث فرمود مشہور عالم شد بأچہ گیلان تشرف فرمودند۔"(31)

نامور خلفاء وارادت مند

شیخ سید محمد قادری، شیخ غلام محمد قادری، شیخ اعلاو قادری، سیدمیر بغدادی، مولانا عبدالقادر فقیر قادری، سلطان سکندر لودہی بادشاہ ہند، سلطان قطب الدین لنگاہ وشاہ حسین لنگاہ حاکمان ملتان، حسین مرزا حاکم سندھ۔(32)

تصنیفات عالیہ

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی شعر گوئی میں بھی کمال رکھتے تھے۔ آپ کے درج ذیل شاعری مجموعہ ہیں:

مفتاح الاخلاص

تیسیر الشاغلین کے مطابق آپ ''مفتاح الاخلاص'' کے ناظم ہیں۔حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی اپنے جدِاعلیٰ کی شان میں تحریر فرماتے ہیں کہ

" کتاب مفتاح الاخلاص کے مولف اور ناظم ہمارے شیخ اور مخدوم اور جدّ شیخ محمد قادری ہیں انہوں نے کئی سو حکایات خلاصۃ المغاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر سے لیکر جو تکملہ ہے کتاب روضۃ الریاحین فی مکایۃ الصالحین کا اور جو تالیف ہے امام الحرمین شیخ عبداللہ یافعی کی بغیر کسی کمی بیشی یا فرق کے نظم کی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔(" تیسیر الشاغلین ()(33)

دیوان قادری

اخبار الاخیار کے مطابق آپ نے غوث پاک کی منقبت میں نظمیں لکھیں، آپ کا ایک دیوان بھی ہے، آپ کا تخلص قادری تھا اور بڑے ذوق سے ترجیعات کہتے تھے۔ (34)

مجموعات

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی سے درجہ ذیل مجموعات بھی منسوب ہیں جو کہ سادات دیپالپور کے تبرکات کی زینت ہیں۔یہ سونے اور چاندی کے پانی اور ورق سے مزین اور کافی ضعیف ہیں:

- صلوٰۃ وسلام
- اسمائے غوثیہ((35)

وفات

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی نے 923 ہجری میں وفات پائی۔اُچ شریف کی خاک پاک میں مدفون ہوئے۔قدس سرہ العزیز۔بحر السرائر میں لکھا ہے کہ

"عمر شریف ایشان نود سال بود و زمان سلطان حسین لنگاہ ہفتم شہر رجب وقت نیم روز از دنیا برفت۔"(36)

جبکہ بحر العجمان میں لکھا ہے کہ

"حضرت ۸۳۳ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۸۸۷ ہجری ماہ رمضان شریف اس جگہ اوچ گیلانیہ میں تشریف لائے۔عمر شریف ۹۰ سال کی بادشاہ حسین کے زمانہ میں تھی، ساتویں رجب بوقت دوپہر موسم گرما 923 ہجری میں وفات پائی۔"(37)

www.musapakshaheed.com

خانقاہ محبوب سبحانی اُچ شریف قادریہ سلسلہ کی عظیم المرتبت زیارت گاہ خلق ہے۔ مفتی غلام سرور تاریخ وفاتش راچنین سرودہ است:

بفردوسِ برین چون کرد رحلت | محمد غوث پیر سید دین
محمد شاہ میران قطب الاقطاب | بگو تاریخ او باطرز رنگین ((38
923ھ

اوچ گیلانی کی قلمی بیاض میں ایک بیت میں "شاہ قادری پیر "و" شیخ پاک "833ھ حضرت مخدوم غوث بندگی کی ولادت، "باخیر آمد"859ھ اوچ شریف میں آمد اور "بزرگ دستگیر "933ھ سال وصال ظاہر کیا گیا ہے

شاہ قادری پیر   شیخ پاک   باخیر آمد   بزرگ دستگیر
833ھ   833ھ   859ھ   933ھ
تولد و ورود ووفات ازین بیت پیدا گردد   (39)

ماخذ:

01 بحرالسرائر از سید سعد اللہ رضوی) قلمی)

03,02 بحرالعجمان از سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور ۱۹۳۶ھ صفحہ ۱۷۸،۱۷۹۔استفادہ:
مکتوب مخدوم الملک مخدوم شیخ سید حامد محمد گنج بخش سابع القادری الحسنی الحسینی الجیلانی،
اوچ شریف گیلانیہ -اخذ شجرہ و کرسی نامہ از مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی مرتبہ فقیر محمد ادریس
(بشکریہ راجہ نور نظامی)

4 بحرالسرائر) قلمی (از سید سعد اللہ رضوی, پبلک لائبریری, باغ لانگے خان ملتان

5 اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ممتاز اکیڈمی لاہور صفحہ ۵۰۱

6 شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی) قلمی)

7 تاریخ ملتان جلد دوم از مولانا نور احمد فریدی۔قصر ادب رائیٹرز کالونی ملتان 1972ء

صفحہ ۱۳، ۱۴

6

8 عین التصوف قلمی از سید مجتبیٰ گیلانی کتب خانہ عجائب گھر لاہور

9 شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی) قلمی)

10 عین التصوف قلمی از سید مجتبیٰ گیلانی

11 مضمون" سید عبدالرزاق الگیلانی المعروف شاہ چراغ لاہوریؒ" از تحقیق ڈاکٹر طاہر رضا بخاری، کتاب" مجھے ہے حکم اذاں" گیلانی ٹرسٹ انٹرنیشنل، امیر آباد ملتان جون ۲۰۱۰ء صفحہ ۵۱، ۵۲

12 شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی) قلمی-

13 شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی قلمی

14 بحرالعجمان از سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور ۱۳۳۶ھ صفحہ ۱۷۹

15 شجرہ وکرسی نامہ قلمی از مخدوم سید محمد گیلانی اوچی مرتبہ فقیر محمد ادریس

16 بحرالعجمان از سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور ۱۳۳۶ھ صفحہ ۱۷۹

17 تاریخ ملتان جلد دوم از مولانا نور احمد فریدی قصر ادب رائیٹرز کالونی ملتان صفحہ ۱۰

18 خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶

19 خطہ پاک اوچ از مسعود حسن شہاب اردو اکیڈمی بھاولپور ۲۰۰۹ء صفحہ ۱۶۷، ۱۶۸

20 بحرالسرائر از سعد اللہ رضوی (مخطوطہ)-ڈاکٹر رضیہ سلطانہ تحقیق وتعلیق بعنوان تذکرہ سادات گیلانی اوچ، ملتان کر رہی ہیں

21 برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء از قاضی جاوید، شعبہ فلسفہ، دانشگاہ پنجاب، نگارشات لاہور ۱۹۸۶ صفحہ ۱۶۶

22 رود کوثر از شیخ محمد اکرام ادارہ ثقافت اسلامیہ کمبائن پرنٹر لاہور ۱۹۹۲ء صفحہ ۶۳

23 برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء از قاضی جاوید، شعبہ فلسفہ، دانشگاہ پنجاب، نگارشات لاہور ۱۹۸۶ صفحہ

www.musapakshaheed.com

24 ملتان ذیشان از منشی عبدالرحمان خان عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ چہلیک ملتان ۱۹۸۵ء صفحہ ۱۹۹

25 تاریخ اوچ اختر بحوالہ سفر نامہ اوچ از علامہ شریف احمد نوشاہی اردو اکیڈمی بھاولپور صفحہ ۲۳

26 بحر السرائر از سعد اللہ رضوی (مخطوطہ)-

27 تذکرہ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی از محمد سبطین رضا گیلانی ۔ سید افتخار علی گیلانی موسیٰ پاک شہید چیئر بہاوالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۱۱ء صفحہ ۶۵، ۶۶/ تاریخ ملتان فریدی-II

28 شجرہ وکرسی نامہ قلمی از مخدوم سید محمد گیلانی اوچی مرتبہ فقیر محمد ادریس/ جدید تاریخ اوچ شریف از علامہ دین محمد عباسی ادارہ معارف اولیاء اوچ شریف صفحہ 228،227

29 بحر العجمان از سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور ۱۳۲۶ھ صفحہ ۱۸۰، حاشیہ صفحہ ۱۸۱

31,30 شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی) قلمی)

32 شریف التواریخ جلد اول از علامہ شریف احمد شرافت نوشاہی ساہن پال شریف گجرات صفحہ ۸۵۰، ۸۵۲

33 تیسیر الشاغلین از شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی

34 اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ممتاز اکیڈمی لاہور صفحہ ۵۰

35 سیرت وسوانح حیات سید عبدارزاق گیلانی المعروف شاہ چراغ لاہوری از سید سید علی ثانی جیلانی ادارہ صورت ہادی شیخو شریف اوکاڑہ 2014ء ص 29
(بشکریہ مخدوم سید قاسم علی گیلانی دیپالپور، سید علی ثانی گیلانی شیخو شریف)

36 بحر السرائر از سید سعد اللہ رضوی) قلمی)

37 بحر العجمان سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور ۱۳۲۶ھ صفحہ ۱۸۰

38 خزینۃ الاصفیاء/ تذکرہ شعرائی پنجاب صفحہ ۲۹۰ 6

39 شجرہ وکرسی نامہ از مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی مرتبہ فقیر محمد ادریس نیز حاشیہ وتصحیح- (بشکریہ گیلانی لائبریری اوچ شریف)

باب چہارم

ذکر حضرت شیخ سید صفی الدین حقانی گاذرونی اوچی قدس سرہ

جنوبی ایشیاء میں اوچ شریف کو یہ شرف سعادت حاصل ہے کہ یہاں چوتھی صدی ہجری میں علم وعرفان کی جلوہ تابانیوں کا ایسا آغاز ہوا کہ دسویں صدی ہجری میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کہہ اٹھے کہ:

"اوچ کے خطہ اور جنگل میں وہ کیفیت و حالت ہے جو کسی دوسری جگہ نصیب نہیں ہوتی یہی وہ سرزمین ہے جو وادی فراق و دیوانگی کی راہ دکھاتی ہے اب بحالت موجودہ اگرچہ قدیم آبادی کے کھنڈرات اور نشانات تک باقی نہیں رہے البتہ بزرگوں کی قبریں موجود ہیں اب اوچ ایک چھوٹا سا گاوں ہے تاہم اب بھی اس آبادی میں پہنچ کر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس کو زبان وقلم بیان نہیں کر سکتے پہلے تو خوب کیفیتیں اور لذتیں آتیں ہونگی (-"(1

یہ شرف سعادت وقیادت حضرت سید صفی الدین حقانی گاذرونی قدس سرہ

www.musapakshaheed.com

کے چوتھی صدی ہجری میں اوچ شریف آمد سے شروع ہوا جن کے مرشد حضرت سید ابو اسحاق گازرونی قدس سرہ نے ان کو خلعت وخلافت سے عطا کرتے ہوئے اونٹ پر سوار کیا اور فرمایا کہ:

"جدھر یہ اونٹ جائے تم اسی سمت رخ کئے چلتے رہو اور جہاں جا کر یہ اونٹ بیٹھ جائے وہاں سکونت اختیار کر لینا"(2)

اس حکم کی بجا آوری میں اوچ میں پہنچ کر حضرت صفی الدین گازرونیؒ نے تبلیغ دین کیلئے اقامتی دارلعلوم کی بنیاد رکھی - اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ مشہور یہ ہے کہ شہر اوچ کی بنیاد حضرت سید صفی الدین گازرونی نے رکھی-

حضرت صفی الدین گازرونیؒ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے سرزمین اوچ شریف کو مرکز تبلیغ اسلام بنایا تھا آپ سادات گازرون میں سے نقوی سید ہیں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید محمد تھا- آپ کی والدہ بی بی شہر بانو تھی-خرقہ خلافت کے لحاظ سے آپکا سلسلہ طریقت شیخ ابو اسحاق گازرونی کے توسط سے حضرت اویس قرنیؒ کی ذات سے منسلک ہوتا ہے-

تذکرہ صوفیائے پنجاب میں لکھا ہے کہ:

"جس طرح سندھ کے صوفیائے کرام میں سب سے زیادہ قدامت شیخ ابو تراب المشہور حاجی ترابیؒ کو حاصل ہے اسی طرح پنجاب میں سب سے پہلے صوفی اور درویش سید صفی الدین گازرونی ہیں ان کی پیدائش ہجری ۳۱۵ھ یا ۹۶۲ء میں گازرون جو کہ فارس کا ایک علاقہ ہے اور وفات اُچ میں ہوئی ۳۹۸ھ یا ۱۰۰۷ء ہے(-"(3)

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی قدس سرہ کی اولاد امجاد کا ننھیال حضرت مخدوم شیخ سید صفی الدین حقانی گازرونی کا خانوادہ ہے اور اسی وجہ سے یہ حسنی و حسینی حسب ونسب کے حامل ہیں -اوچ گیلانیہ کی روحانی عظمتیں اس سے مربوط بھی ہیں -شجرہ مخدوم سید محمد میں لکھا ہے کہ

"درشہر مذکور یکی سید گازرونی صاحب عصمت و دولت و خداوند کشف و کرامت نام شیخ صفی الدین پیر حاجات متمکن بود ("(4)

خانوادہ گازرونی کی عصمت وشرافت کا یہ عالم تھا کہ:

"دختری گازرونی از خانہ خود بیرون آمدہ بود آواز خر بگوش رسیدہ واواز ہیبت آن جان بحق تسلیم نمودہ ("(5)

ایک قلمی بیاض جو کہ فارسی زبان میں خاندان سادات نقوی اوچ شریف پر لکھی گئی ہے کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سید صفی الدین حقانی قبل تمام مشائخ عظام اور بزرگان دین متقدین اولیائے کرام اوچ شریف سے ہیں- آپ کا حلقہ ارادت و خلافت حضرت شیخ ابو اسحاق گازرونی سے منسلک ہے اور ان سے آپ کو خطاب پیر حاجات و مستجاب الدعوات کا ملا- جب آپ کے پیر نے آپ کو ہند کے سفر پر رخصت فرمایا تو چار تبرکات سے نوازا اور فرمایا کہ)١) ناقہ آپ کی سواری کیلئے ہے اور یہ سوائے وطن مسعود آپ کے اور کسی جگہ پشت نہ دیگی))٢ عصا چوبی ہاتھ میں رکھئے آپ کے کام آئیگا))٣ خرقہ خواجہ اویس قرنیؒ جس کافر کی نظر پڑیگی اسلام قبول کریگا اور))٤ رکاب آہنی زین اسپ سوائے آپ کی اولاد کے کوئی پاوں نہ ڈال سکے گا-چنانچہ شہر بشہر گزر کیا اور آپ کے دیدار انوار سے ہزاروں کفار مشرف با اسلام ہوئے حتے کہ اس مقام معہود یعنی اوچ میں رات کو قیام کیا تو ناقہ نہ اٹھی-آپ نے اسی سرزمین اوچ پر حجرہ، مسجد، مدرسہ تعمیر کرائے جہاں پانصد صوفی درویش تعلیم حاصل کرتے تھے جہاں پر محبتوں کا درس تعلیم وتربیت کیلئے

دیا جاتا تھا۔

ناتوانی بدل راحت رساں
کہ دل مومن محل ظہور حق است

آپ کا وصال بعہد سلطان شہاب الدین غوری ہوا۔ آپ نے اپنے مقبرہ کی بنیاد اپنی حیات ہی میں اپنی انگشت مبارک سے زمین پر لکیر کھینچ کر ڈال دی تھی۔ پھر جب دریا لکیر کشیدہ آپ کے مزار تک پہنچ گیا تو شیخ شمس الدین گاذرونی سجادہ نشین نے شیخ عبدالقادر ثانی گیلانی کے اصرار پر مصلحتاً صندوق کا نکالنا اور بشرط قائمی روضہ دوبارہ وہیں دفن کرنا قرار پایا۔ نعش مبارک کی پیشانی پر کافور وعنبر نمودار تھا، رخسار پر سفید بال ضوفشاں تھے اور تدفین ثانی کی گئی۔

اس قلمی بیاض میں سن وصال کے اختلاف سے قطع نظر اوچ کی روحانی ثقافت اور مختلف خانوادوں کا تذکرہ نمایاں ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سید صفی الدین حقانی گاذرونیؒ کی خانقاہ اوچ شریف مرکز علم وعرفان تھی اور یہاں حضرت بہاوالدین زکریا ملتانی بابا فرید الدین مسعود گنج شکر، سید جلال الدین بخاری اور سید محمد عثمان مروندی لعل شہباز قلندر بھی زیارت کیلئے تشریف لائے۔ اس تاریخی اہمیت کے پیش نظر اس بیاض کے یہ اوراق یہاں پر پہلی بار اصل متن فارسی میں شامل اشاعت ہیں۔ قلمی بیاض میں لکھا ہے کہ

درحالات شیخ صفی الدین پیرحاجات حقانی گاذرونی اوچیؒ واولاد امجاد آنحضرتؒ

عہد: واضح باد بناء شہر اوچ درجائی حال درعہد راجہ آنند پال والی پنجاب کہ اورا نگپال نیز گویند در ۳۷۰ ہجری واقع گردید وسلطان ناصر الدین سبکتگین غزنوی کہ در ۳۶۷ ہجری بادشاہ شد وبا راجہ آنند پال مذکور مقابلہ سخت نمود وفتح یاب گشت ودر ۳۸۷ھ وفات یافت و بعد ازاں سلطان محمود غزنوی بادشاہ گشت وحضرت شیخ صفی الدین پیرحاجات حقانی گاذرونی اوچی از متقدمین اولیاء اوچ متبرکہ است وقبل از ہمہ بزرگان دین از شہر گاذرون واقع ملک فارس در ۳۹۸ ہجری صحیح ۴۲۱ ہجری در اوچ شریف تشریف آوردو بہدایت خلق مشغول گشت

شجرہ نسب: شجرہ نسب آنحضرتؒ بدین طریق بحضرت علی مرتضیٰؓ میرسد حضرت شیخ صفی الدین حقانی بن سید محمد بن سید علی بن سید ابوالقاسم بن سید ابو محمد بن سید جعفر بن سید علی بن سید حمزہ بن سید ہارون بن سید عقیل بن سید اسماعیل بن سید علی اصغر بن سید جعفر ثانی بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن حضرت علی مرتضیٰؓ۔

سلسلہ ارادت: سلسلہ ارادت وخلافت آنحضرتؒ بدین طریق بچند واسطہ بحضرت خواجہ اویس قرنیؓ میرسد حضرت شیخ صفی الدین حقانی مرید وخلیفہ حضرت شیخ ابواسحاق گاذرونی وی خلیفہ شیخ علی حسین اکار فیروز آبادی وخلیفہ شیخ عبداللہ خفیف شیرازی وی خلیفہ شیخ ناصر الدین ابوجعفر حدادوی خلیفہ شیخ ابوعمر اصطرخی واسطی وی خلیفہ شیخ ابوتراب نخشبی وی خلیفہ شیخ شفیق بلخی وی خلیفہ سلطان ابراہیم ادہم بلخی وی خلیفہ شیخ موسیٰ بن زید ارعی وی خلیفہ شیخ عیسیٰ نجیبانی وی خلیفہ حضرت خواجہ اویس قرنیؓ وی خلیفہ حضرت علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

روحانی سلطنت: وقتی حضرت شیخ ابواسحاق گاذرونی مذکور بالا بدرگاہ باری درتفرع وزاری بود کہ ہاتف آواز داد کہ ای سلطان ابواسحاق بخواہ ازمن ہرچہ میخواہی کہ از تو خواستن وازمن دادن است پس حضرت شیخ باستظہار برخواست وگفت کہ ای بارخدایا میدانم کہ این بندہ را از درگاہ خود ناامید نمیگردانی لیکن میخواہم کہ ملک فارس وکرمان ہردو بمن بخشی پس ہاتف آواز داد ای سلطان ابواسحاق ملک فارس بتو بخشیدم اما کرمان قبل ازین بشاہ شجاع کرمانی بخشیدم۔ بخشش من بازگردنی نیست۔ لیکن عوض کرمان ترا سہ ۳ چیز بخشیدم

www.multanpakshaheed.com

یکی	طبل کہ بردر تو چون بادشاہان می بازند- و
دوم	نشان کہ در ہر لشکر کہ نشان تو باشد فتح بر آن گردد- و
سوئم	سکہ گاذرون بنام تو کردم-

خطاب پیرحاجات: حضرت شیخ در آن حالت جذبہ حضرت شیخ حاضر آمد و نظر حضرت شیخ بر صفی الدین حقانی افتاد و مطلب وامر فرمود کہ ای صفی الدین دو رکعت نماز نفل بگزار کہ خدا تعالیٰ ترا برگزیدہ کرد و خطاب تو پیرحاجات نمود و مستجاب الدعوات گردانید و فرزندان تو کہ تابع شرع شریف باشند تا قیامت مستجاب الدعوات باشند کہ الولد سر ابیہ واقع است-

دست شفقت: روزی حضرت شیخ ابواسحاق گاذرونی نزد حضرت بی بی شہربانو ہمشیرہ خود نشستہ بود و دست مبارک خود بر سر شیخ صفی الدین حقانی ہمشیرہ زادہ خود آورد و اشک از چشم بارید و شیخ حسن برادر شیخ ابواسحاق پرسید کہ ای برادر باعث گریہ چیست شیخ فرمود کہ ای حسن فرزند شہربانو از مادر دور خواہد شد-

وفات والدہ: چون بی بی شہربانو وفات یافت شیخ صفی الدین حقانی در عمر شانزدہ سال بود از غایت فراق والدہ ماجدہ خود در گریہ شد حضرت شیخ ابواسحاق فرمود کہ ای پیرحاجات گریہ مکن و غمگین مباش کہ تو برگزیدہ درگاہ سبحانی و مقبول دو جہانی-

بیعت وتبرکات: پس شیخ ابواسحاق صفی الدین حقانی را مرید دست بیعت خود کرد و بدین نعمت وتبرکات کہ ایک خرقہ خلافت کہ آن بعد از وفات حضرت سرور کائنات ﷺ بذریعہ حضرت علیٰ مرتضیٰؓ بحضرت خواجہ اویس قرنیؓ رسیدہ و از آنحضرت دست بدست از مشائخ عظام بحضرت شیخ ابواسحاق رسیدہ بود-

دوم:	مادہ شتر کہ چون ناقہ صالح علیہ السلام بجز طی کردن مسافت در راہ نمی نشست الا مقام معہود
سوئم:	عصا کہ مثل عصا موسیٰ علیہ السلام در خلانیدن زمین سرسبز میگشت 6
چہارم:	دو رکاب آہنی کہ بجز مالک رکاب دیگر کسے پا نتواند نہاد سرفراز ساخت-

سفر ہند: جانب ہند رخصت نمود پس حضرت شیخ صفی الدین حقانی بعد عطا نعمت وخرقہ خلافت وحصول تبرکات در ہند رسیدند و در ہر شہر و مقام کہ قیام فرمودند کفار از دیدار پر انوار آنحضرتؒ بشرف اسلام و دین محمدی ﷺ مشرف شدند-

آمد اوچ: بدین اطوار فیض آثار باین سرزمین و تودہ خاک ستودہ آفاق اوچ کہ گرد نواح خود مرغزار خوب ہوا مرغوب داشت در عہد سلطان محمود غزنوی مذکور بوقت شب ورد مسعود خود کردند و ہمہ شب مادہ شتر بنشت و عصا شیخ ابواسحاق پیر دستگیر خود کہ در زمین خلانیدند سرسبز گشت پس در آن مقام قیام کردند و بعد نماز فجر بخدام فرمودند کہ کیفیت این سرزمین معلوم کنید پس چند سواران بدریافت رفتند و مردی بعمر بدآوردند و بخدمت شیخ حاضر کردند، شیخ ازو پرسید کہ این کدام زمین است و چہ قوم میماند مرد بعمر گفت کہ این تودہ بلندرو ہیر بہار یعنی آتشکدہ گویند و قوم ویس میماند و از این جا سہ فرسنگ شہر است کہ راجہ این دیار در وسکونت دارد-

دعوت اسلام: پس آنحضرتؒ سواری دانا برائی دعوت اسلام طرف راجہ روانہ کرد پس راجہ بخدمت حضرت شیخ حاضر آمد و بشرف اسلام مشرف گشت و تمام زمین بخدمت حضرت شیخ گزرانید و از زمرہ مریدان شیخ گشت۔ شیخ ازو پرسید کہ این زمین بلندرا از ان زمان دارید چہ میکویند گفت اوچ شیخ فرمود مبارک آمد نام اوچ از اں روز اوچ متبرکہ مشہور و معروف گشت-

دارالعلوم: پس حضرت شیخ عمارت مسجد و خانقاہ و مدرسہ وغیرہ بنیاد کردند و در مدرسہ و خانقاہ پنج صد طلباء و متعلمان رو تعلیم میدادند و ہر یکی الوان نعمت صبح و شام مرسید روزی از دست یکی طالب العلم مجنک چینی) زمرد (بشکست و او غمگین گشت و حضرت شیخ بفراست دریافت وفرمود

www.musapakshaheed.com

که در خانقاه ندا کنید که امروز هر یکی طالب العلم صحنک چینی (زمرد) خود بشکند پس همچنان کردند و یکی درویش بخدمت حضرت شیخ سوال کرد و سبب شکستن پنج صد صحنک چینی (زمرد) قیمتی چیست شیخ فرمود که از یکی طالب العلم صحنک چینی (زمرد) شکسته شد و باید و بشکستن پنج صد صحنک چینی (زمرد) دلی شکسته درست گردد و چه سهل است که بدنیا خسیس دلی شریف بدست اید و چه دشوار که در بار از قیامت هیچ مال دنیا و این چنین رواج نه باشد که دل بداست اید-

وفات شیخ ابواسحاق: وسلطان محمود غزنوی در عهد شیخ در ۴۲۱ هجری انتقال نمود و نیز حضرت شیخ ابواسحاق گاذرونی در زمان برکت عنوان حضرت شیخ در ماه ذی القعده ۴۲۶ هجری وفات یافت وسلسله گاذرونی از آنحضرت جاری شد-

حد بندی خانقاه: حضرت شیخ صفی الدین حقانی در حین حیات خود بناء روضه مقدسه خود نمود و بانگشت مبارک خود خط دراز کشید و بکند یدن زمین جائی قبر خود امر فرمود و یکی درویش در خدمت حضرت شیخ عرض کرد که سبب خطه کشیند چیست شیخ فرمود که بعد من دریا خواهد آمد و بر زمین خطه منع دریا کشیدم که از اینجا تجاوز نکند -

عقد مبارک: حضرت شیخ صفی الدین حقانی یکی مستور در عقد خود آورد مسمات بی بی تیمور خاتون بنت سلطان شهاب الدین محمد غوری از و شیخ فخر الدین زربخش تولد شد وسلطان شهاب الدین محمد غوری در ۵۵۸ هجری انتقال کرد-

وفات: حضرت شیخ صفی الدین پیر حاجات حقانی گاذرونی اوچی در ۵۶۱ هجری عهد سلطان شهاب الدین محمد غوری وفات یافت و بی بی تیمور خاتون زوجه حضرت شیخ صفی الدین حقانی در عهد اری پہتو راج که لشکر کفار از دہلی بر شہر اوچ تاخت و تاراج کرد از خوف بے پردگی خود از بارگاه خدا پناه نمود سر بسجده نهاده جان بحق تسلیم کرد و در زمین در آمد-

سجاده نشین

شیخ فخر الدین: حضرت شیخ فخر الدین زربخش بن حضرت شیخ صفی الدین حقانیؒ بعد وفات پدر بزرگوار خود سجاده نشین گشت روزی حضرت شیخ فخر الدین در مکه مبارکه درویش را دید که در بازار برائے موی تراشی خود بهر حجام سوال میکرد و کیسے از باعث تهی دستی آن قبول نمیکرد پس حضرت شیخ حجامی را فرمود که این درویش را موی تراشے کن و چون حجام موء تراشے نمود حضرت شیخ بر آن حجام دست مبارک خود افشاند از سرخ بارید و فرمود که ایں بردار و از درویش اجرت طلب مکن پس از آن روز بلقب زربخش اشتهار یافت-

رکاب: چون دور سلطنت سلطان شهاب الدین محمد غوری و سلطان قطب الدین ایبک باختتام رسید و سلطان شمس الدین التمش بر تخت دہلی نشست پس هر دو رکاب آهنی مذکور بالا بوی رسیدند و چون بزین اسپ او بستند سلطان خواست که پا در رکاب نهد و سوار شود پس مردی از غیب ظاهر شد فروتافت وصورت آن مرد در دل سلطان نقش گشت پس حقیقت هر دو رکاب از خدمت گاران واقف حال آن پرسید ایشان بیان کردند که چون در عهد اری پہتو راج کفار از دہلی بر شہر اوچ تاخت و تاراج کردند پس در آنوقت این هر دو رکاب سعادت مآب همراه خود بردند و پیش راجه گذرایند ند و چوں بحکم رو بزین اسپ او بستند راجه خواست که پا در رکاب نهد پس دست از غیب بر سینه او رسید بر آن قادر نشد و بر زمین افتاد پس حکم نهادن دولت خانه خود کرد-

عقیدتِ سلطان التمش: پس سلطان خطه شوق ملاقات و ماجرا رکاب سه ۳ بار در خدمت حضرت شیخ فخر الدین نوشت پس حضرت شیخ در آنجا تشریف بردند و بسلطان ملاقات کردند و چون سلطان صورت هیبت حضرت شیخ بشناخت گفت همان مرد است که مرا بر کاب سوار شدن اسپ فروتافته بود پس ب آدب تمام خدمت شیخ بجا آورد و تعظیم کرد و آن هر دو رکاب بخدمت شیخ بسپرد-

www.musapakshaheed.com

شیخ معین الدین: درعقب خود یک فرزند گذاشت حضرت شیخ معین الدین و بعد وفات حضرت شیخ فخر الدین زربخش حضرت شیخ معین الدین سجادہ نشین پدر بزرگوار خود گشت دور زمان آنحضرتؒ بحکم ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان شمس الدین التمش سہ ۳ فرسنگ جانب مشرق اوچ یک جوئی کلان وعمیق کہ نام سلطان واہ مشہور است کندیدند و ہر چند کہ کوشش کردند آب درو نیامد و جاری نمیشد پس سلطان جانب حضرت شیخ معین الدین برائی جاری شدن آب التماس نوشت حضرت شیخ موجب التماس سلطان سوار شد و بر سر آن جوئی رفت و دست بدعا برداشت وفرمود کہ آب دنیال می آید پس بقدرت اللہ وکرامت حضرت شیخ آب جاری شد

شیخ صفی الدین صغیر: وچوں حضرت معین الدین وفات یافت - پس حضرت شیخ صفی الدین صغیر بن حضرت شیخ معین الدین سجادہ نشین گشت -

آمد چہار یار: درعہد خلافت و سجادہ نشین حضرت شیخ صفی الدین صغیر، حضرت شیخ بہاوالدین زکریا ملتانی وحضرت لعل شہباز قلندر سیوانی سندھی وحضرت شیخ فرید الدین گنج شکر اجودھنی و حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری اوچی در اوچ متبرکہ آمدند و برخانقاہ حضرت شیخ صفی الدین پیر حاجات حقانی گاذرونی اوچی قیام کردند وبعد از زیارت روضہ پیر حاجات بحضرت شیخ صفی الدین صغیر مصافحہ نمودند وشب گزرانیدند -

ولایت اوچ: چون در روز از خانقاہ برآمدند شیخ جمال الدین بشرف قدم بوسی حضرت شیخ بہاوالدین زکریا ملتانی مشرف شد حضرت شیخ فرمود چہ نام داری گفت جمال پس شیخ بحضرت لعل شہباز قلندر وحضرت شیخ فرید الدین گنج شکر وحضرت سید جلال الدین سرخ بخاری یاران خود فرمود کہ حضرت شیخ پیر حاجات حقانی آین جوان را چراغ وروغن وفتیلہ موجود کردہ وحال روشنی میخواہد وقت است کہ روشن شود وشاہر یکہ عزیزان بیک لفظ بنوازید یکی گفت جمال درویشے دیگر گفت جمال خنداں روئی ودیگر گفت جمال سلطان درویشانی و حضرت شیخ بہاوالدین زکریا فرمود جمال شیخ ولایتی پس حضرت شیخ صفی الدین صغیر فرمود کہ خوب نکردی کہ شیخ ولایتی نمودی شیخ بہاوالدین فرمود کہ تقدیر برین بود کہ ایں سخن از ما واقع شد وسخن گفتہ وتیر از کمان جستہ باز نیاید وحضرت شیخ صفی الدین صغیر فرمود کہ ولایت از ما برفت وبر جمال نخواہد ماند وآخر الامر ولایت اوچ بنام حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری اوچی اشتہار یافت -

شیخ شمس الدین: پس موافق پیشگوئی آمد دریا حضرت شیخ صفی الدین پیر حاجات حقانی گاذرونی اوچی درعہد خلافت وسجادہ نشینی شیخ شمس الدین بن شیخ ابوالفتح بن شیخ عبداللہ بن شیخ عبدالقادر بن شیخ عبدالمہدی بن شیخ عبدالہادی بن شیخ عبدالکریم بن شیخ عبداللطیف بن شیخ عبدالمجید بن شیخ عبدالواحد بن شیخ عبدالجبار بن شیخ عبدالوہاب بن شیخ صدر الدین بن شیخ صفی الدین صغیر بن شیخ معین الدین بن شیخ فخر الدین زربخش سید غیاث الدین بن شیخ صفی الدین پیر حاجات حقانی گاذرونی اوچی دریا قریب اوچ رسید

آمد دریا: پس حضرت شیخ عبدالقادر ثانی بن حضرت شیخ محمد غوث بندگی صاحب جیلانی اوچی کہ در ۹۲۳ ہجری سجادہ نشین اوچ جیلانی گشت و در ۹۴۰ ہجری وفات یافت - بحضرت شیخ شمس الدین سجادہ نشین گاذرونی مذکور عرض کرد کہ بہتر آنست کہ صندوق مخدوم پیر حاجات را از روضہ برآورید کہ دریا قریب رسید وعمارت روضہ بلند است مبادا افتادہ گردد پس تعمیر آن دشوار شود وحضرت شیخ شمس الدین فرمود کہ حضرت مخدوم پیر حاجات در حین حیات خود بناء روضہ مقدسہ خود نمود وبانگشت مبارک خود خطہ دراز کشید وفرمود کہ بعد من دریا خواہد آمد وبرزمین خطہ منع دریا کشیدم کہ ازین حد تجاوز نکند وحال روضہ مقدس را ہیچ ضرر ونقصان نیست وچوں دریا نزدیک حد خطہ در آمد - شیخ عبدالقادر ثانی گفت کہ

مصلحت وقت آنست کہ صندوق حضرت پیر حاجات را برون آریم کہ خطر بسیار است اگر روضہ متبرکہ سلامت ماند باز دفن کنیم-

تدفین ثانی: پس شیخ شمس الدین برین مشورت راضی شدند و صندوق پیر حاجات را برون آوردند و در آن حال خالی دیدند پس ہر دو حضرات ازیں واقعہ متعجب شدند پس شیخ عبدالقادر ثانی دوگانہ ادا کرد و بجناب پیر حاجات با عجز وزاری التماس نمود کہ برائے خدا آنچہ کردم در گزار و حجاب کہ درمیان ما واقع است بردار بحرمت سید الابرار ﷺ پس دعا باجابت رسید ونعش مبارک حضرت پیر حاجات درصندوق پدید آمد و ہر ہمہ شکرانہ حق یگانہ کردند و چون کفن از روئی مبارک پیر حاجات باز ساختند کافور وعنبر بر پیشانی نورانی حضرت پیر حاجات مشاہدہ نمودند وقدری موی سفید ریش مبارک حضرت بودند پس صندوق حضرت باز دفن کردند -بعد ازاں جای فرود آمدن بی بی تیمور خاتون زوجہ حضرت پیر حاجات حقانی کندیدند ونعش مبارک بی بی مرحومہ در بوریا پیچیدہ یافتند پس تمام مستورات زیارت نعش مبارک نمودند و آن بوریا را تبرکا پارہ پارہ کردہ گرفتند پس نعش مبارک درصندوق نہادہ دفن نمودند-

شیخ عبدالقادر ثانی: حضرت شیخ عبدالقادر ثانی بن حضرت شیخ محمد غوث بندگی صاحب جیلانی اوچی ہمشیرہ زادہ شیخ شمس الدین بن شیخ ابوالفتح سجادہ نشین گاذرونی اوچی بود وشیخ ابوالفتح مرد متبرک وصاحب کرامت وعالی مقام بود و در دعوت اسماء الٰہی ید بیضاء و در تسخیر جن واحصار آرواح تصرف تمام داشت-

اولاد امجاد: حال اولاد حضرت شیخ صفی الدین حقانی در ہتیجی علاقہ اوچ متبرکہ وعلاقہ کہرورو داجل وبہاگ ناری سندھ وغیرہ سکونت دارد فقط ((6

خانقاہ حضرت سلطان ابواسحاق گاذرونیؒ-شیراز،ایران

حضرت شیخ ابواسحاق گاذرونی بن شیر یار اپنے زمانے کے بڑے اجل شیخ تھے-شیخ ابوعلی حسین بن محمد فیروز آبادی سے علم تصوف حاصل کیا-علم حدیث میں بڑا درجہ رکھتے تھے-مکہ میں شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ کی زیارت کی اور ان سے حدیث کی روایت کرتے تھے - حضرت مخدوم سید جہانیاں جہانگشت بخاری اوچیؒ (۷۰۷-۷۸۵ھ) نے گاذروان میں حضرت شیخ ابواسحاق گاذرونی کے مزار پر حاضری دی ان کی خانقاہ میں جید عالم اور دانش مند معلم تھے-بعد تفسیر حدیث پڑھاتے تھے اور بعض حکمت ومنطق اور معانی وادب کا درس دیتے تھے -ایک سو طالبان حق خلوت نشین تھے جو ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور مخلوق یہاں سے بہت مستفید ہوتی تھی (-7)

خانقاہ شیخ صفی الدین حقانی گاذرونیؒ اوچ شریف

مدینۃ السادات اوچ شریف میں اولین درگاہ حضرت مخدوم صفی الدین گاذرونیؒ قدس سرہ کی ہے-علامہ نوشاہی لکھتے ہیں کہ

"اوچ میں یہ سب سے پہلی خانقاہ ہے جو اس وقت تک قائم ہے شیخ صفی الدین حقانی گاذرونیؒ سلطان ابواسحاق کے مرید اور خواہرزادہ تھے بغداد سے یہاں آکر مقیم ہوئے ان کی خانقاہ اگرچہ اوچ بخاری کے شمالی جانب واقع ہے مگر اس کو میاں شاہ محمد خاں صاحب مدارالمہام اوچ گیلانی نے ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ میں مرمت کرایا ہے یہ خانقاہ اوچ بخاری کے محلہ خوجہ میں واقع ہے-

آپ کی ولادت گاذرون میں ۳۵۳ھ/ ۹۶۴ میں ہوئی تھی اور اوچ میں ۳۷۰ھ/ ۹۸۰ میں پہنچے تھے اور ۳۹۸ھ/ ۱۰۰۸ میں انتقال فرمایا-

آپ کے محل شریف میں چالیس قبریں ہیں دروازہ بائیں طرف ہے اس پر یہ کتبہ تحریر ہے-

www.musapakshaheed.com

هوالغفور

۳۲۹ ۱ہجری النبوی

"بعونہ تعالیٰ صاحب المزار حضرت سید صفی الدین حقانی قدس اللہ سرہ العزیز بزمانہ راجہ انگپال نام ر ۰ ۷ ۳ ہجری المعلے والمقدس دریں بقعہ اوچ متبرکہ تشریف آوردہ ممتکن گرویدو دریںجا مدفن گزیدو درعہد حضرت شیخ المشائخ مخدوم شیخ محمد حامد گنج بخش صاحب سابع سجادہ نشین اوچ شریف گیلانی بنائے تعمیر جدید ایں خانقاہ مبارک باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختار کار در ۱۳۲۹ ہجری باختتام رسید("8)

خانقاہ حضرت صفی الدین حقانی نقوی گاذرونی اوچ شریف کے محلہ خوجہ میں زیارۃ گاہ خلق خدا ہے لوگ یہاں پر اولاد کی خیر و برکت کیلئے پنگوڑے نظر کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ پنگوڑے والی سرکار کے نام سے بھی مشہور ہیں - آپ کی اولاد قریب ہی دوھرکوٹ میں رہائش پزیر ہے-

افسوس اب یہاں پر علم وعرفان کی تدریس بھی خانقاہ کی شکستہ حالی سے منعکس ہے مگر یہاں آ کر بے مثل روحانی سکون ملتا ہے-

ہست عبدالقادر والا جناب ازدو جائے آفتاب وآفتاب
مادرِ ایں سیّدِ والا گہُر بنت ابوالفتح ہست شاہِ بحر و بر
جدّ آں سیّد صفی الدین بود گاذرونی بانی اوچیں بود
شد مدینہ ثانی اوچ ازمقدمش قُبہّ پُر نور گرُدید ازدمش
(سید حسنین سائیں)

ماخذ:

6

2,1 اخبارالاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی دارالاشاعت کراچی ۱۹۶۸ء
3 تذکرہ صوفیائے پنجاب از اعجاز الحق قدسی ، سلیمان اکیڈمی، ۳۰ نیو کراچی ۱۹۶۲ء (بحوالہ خزینتہ جلالیہ وتاریخ سندھ شرر)
5،4 شجرہ وکرسی نامہ قلمی از مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی مرتبہ فقیر محمد ادریس
6 قلمی بیاض مرتبہ وتحریر کنند: خلیفہ فخر الدین - بشکریہ خلیفہ شمیم عباس شجرہ نویس سادات اوچ شریف
7 الدار المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم/ حضرت جہانیاں جہاں گشت مولف پروفیسر محمد ایوب قادری ، ایجوکیشن پریس، پاکستان چوک کراچی ۱۹۸۳ء صفحہ ۵۲، ۹۲
8 سفرنامہ اوچ از شریف احمد شرافت نوشاہی ، اردو اکیڈمی بھاولپور صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱

باب پنجم

حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی گیلانیؒ بن مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچی

سجادہ نشین وفرزند رشید حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی دربا محبوب سبحانی اوچ شریف، حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی حسنی حسینی جیلانی صاحب کرامات ظاہرہ وحالات باہرہ تھے۔ مقامات علیا ومناقب سنیا سے موصوف کمال و جمال تھے۔ جب حضرت مخدوم ثانی نے اوچ شریف کی قادریہ محبوب سبحانی سجادہ مشیخت ومقام تربیت کی مسند پر اجلاس فرمایا تو استماع تغنی وقعود نمود سے بالکل اجتناب فرمایا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ غوث صمدانی محی الدین عبدالقادر جیلانی کا کوئی ثانی نہیں ہو سکتا لیکن چونکہ وارث حقیقی حضرت غوث الثقلین ہوئے اور کمالات میں پورا تتبع آنجناب کیا لہٰذا آپ کو شیخ عبدالقادر ثانی ومخدوم ثانی کے اعزاز سے یاد کیا جاتا ہے۔

نقل ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ نے ان کے تقدس و اتقاء کو پیش نظر کر کے اپنے دربار میں طلب کیا اور لکھا کہ اگر ایک دفعہ ہماری مجلس میں حضور فائض النور جلوہ گر ہوں تو عین سعادت اور محض کرم ہوگا اور پھر کسی کو یہ یارا نہ ہوگا کہ آپ کے مقابلہ میں دعویٰ مشیخیت و بزرگی کر سکے اور جسقدر تاخیرات و تقصیرات ظہور میں آئی ہیں معاف فرما کر متوجہ فرمائیں۔آپ نے اس کے جواب میں یہ قطعہ لکھا:

بہ ہیچ باب ازین باب روئے گشتن نیست
ہر آنچہ بر سرِ ما می رود مبارکباد۔
کسیکہ خلعتِ سلطانِ عشق پوشیداست
بہ حلّہ ہائے بہشتی کجا شود دلشاد۔

(ہم اس دروازے کو چھوڑ کر اور کسی دروازے پر نہیں جا سکتے، اس کے صلہ میں ہمیں جو کچھ برداشت کرنا پڑے گا اسے خندہ پیشانی سے قبول کریں گے۔ جس نے عشق کی بادشاہی کا لباس پہن لیا ہوا اس کا ان بہترین لباسوں سے دل مسرور نہیں ہوتا۔)

حضرت محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ یہ جواب شابہ اس جواب کے ہے جو حضرت غوث صمدانی نے شاہ سنجر کو دیا تھا۔

حضرت مخدوم ثانی ایک روز بیابانِ اوچ میں شکار کر رہے تھے کہ ایک تیتر عجیب و غریب آواز سے نالہ وفریاد کر رہا تھا، اس وقت ایک درویش اس طرف سے گزرا۔ کہنے لگا سبحان اللہ ایک دن ایسا آئے گا کہ یہ نوجوان بھی محبتِ حق میں اس تیتر کی طرح نالہ وفریاد کرے گا۔ اس درویش کی یہ بات آپ کے دل میں تیر کی طرح اُتر گئی۔ اُسی وقت ترکِ علائق کر کے دنیا و اہل دنیا سے فارغ ہو گئے۔

ایک دفعہ نمازِ صبح ادا کرنے کے لیے بیدار ہوئے، وضو کیا اور اہل خانہ کو آواز دی، بیدار ہو جاؤ اور آ کر سعادتِ کونین حاصل کر لو لیکن اہل خانہ کے پہنچتے پہنچتے یہ دولت ختم ہو گئی۔ جب بعض افرادِ خانہ حاضر ہوئے تو فرمایا کہ ابھی ابھی حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم نے بحالتِ بیداری اپنے جمالِ کمال سے مشرف فرمایا ہے۔ میں نے چاہا تمہیں بھی یہ دولتِ دیدار نصیب ہو مگر افسوس تم لوگوں نے آتے آتے دیر کر دی اور اس متاعِ بے بہا سے محروم رہ گئے۔

ایک دفعہ ملتان میں وبائے ہیضہ پھوٹ پڑی۔ آپ جہاں وضو فرمایا کرتے تھے وہاں سبزہ اُگ آیا تھا۔ لوگ وہ سبزہ طاعون والے کو کھلاتے، اسے بحکمِ ایزدی شفا ہو جاتی۔ جب وہ سبزہ ختم ہو گیا تو لوگوں نے اس جگہ کی مٹی بیماروں کو دینی شروع کی۔ حق تعالیٰ نے اس مٹی میں بھی وُہ خاصیّت پیدا کر دی کہ اس سے ہر مرض والے کو شفا ہو جاتی۔

ایک مرتبہ ملتان اور اُوچ میں لوگوں کو دردِ پہلو کا مرض لاحق ہو گیا۔ اطبّا اس مرض کے علاج سے عاجز آ گئے۔ ایک رات آپ کے ایک مرید غیاث الدین لنگاہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو خواب میں دیکھا کہ حضورِ اقدس نے اسے لکڑی کا ایک ٹکڑا (جاروب) عطا کر کے فرمایا ہے کہ لکڑی کے اس "نے" کو میرے فرزند عبدالقادرؒ کو دے دو اور کہو کہ ہر مریض پر لکڑی کا یہ ٹکڑا رکھ کر دس بار سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کر دیا کرو، اللہ تعالیٰ ہر مرض سے شفا دے گا۔ بحر العجمان میں لکھا ہے کہ اس سے استفادہ کرنے والوں میں شیخ راجو بخاری بھی تھے۔

حضرت مخدوم ثانی نے ملتان میں اٹھنے والے ملحدانہ بھرانچی فتنے کا شیخ حسام الدین متقی کی درخواست پر خصوصی طور پر ملتان تشریف لائے اور اس فتنے کا تدارک کیا۔

لنگاہ حکومت کے بعد ملتان کے حاکم لنگر خان جو حضرت مخدوم ثانیؒ سے دلی عقیدت رکھتا تھا اور میر جہاں خان لنگاہ بحیثیت لنگاہ ملتان پر اپنا حق فائق سمجھتا تھا،

www.musapakshaheed.com

حضرت مخدوم ثانی کا مرید تھا کے درمیان حضرت مخدوم ثانی نے صلح کرادی تھی تا کہ ملتان میں امن وامان رہے اور لنگر خان حضرت کی معیت میں بمعہ لشکر کے شدید بارش میں خیریت سے لاہور پہنچ گیا تا کہ ملتان کی حکومت بابر کے حوالے کی جائے۔

ملا خیر الدین آخری ایام میں حضرت مخدوم ثانی کی خدمت میں مالی امداد کیلئے حاضر ہوا تو آپ نے اسے حاکم ناگور نواب محمد خاں کی طرف جانے کیلئے کہا اور نشانی کے طور پر فرمایا کہ انہوں نے نواب کو خواب غفلت سے بیدار کر کے رہنمائی کی تھی جس کے تحت اسے قلعہ ناگور پر کامیابی ہوئی نواب نے یہ نشانی سن کر ملا خیر الدین کی دل کھول کر مدد کی۔

تیسیر الشاغلین کے مطابق حضرت مخدوم ثانیؒ کی تالیف اورادِ قادریہ ہے جو کہ مرتبہ سید محمود بغدادی ہے اور حضرت مخدوم ثانیؒ اور ان کے جانشین پوتے حضرت حامد جہاں بخش نے اس کے حاشیہ پر نوٹ لکھے ہیں۔

نامور خلفاء وارادت مند

شیخ ابراہیم خلیلؒ، نواب محمد خان حاکم ناگور، درویش سردار غیاث الدین لنگاہ میر چاکر خان اعظم رند۔لشکر خان حاکم ملتان) شریف التواریخ جلد اول صفحہ ۸۳۹)

اولاد

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی کے سات صاحبزادہ تھے۔مخدوم سید عبدالرزاق، سید فتوح الملک، سید جلال، سید حسن، سید جعفر، سید حسین اور سید زین العابدین۔سیّد فتوح الملک، وسیّد جلال وسیّد حسن کی والدہ ماجدہ دختر سیّد محمد بخاری از اولاد امجاد حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری اُچی قدس سرہ سے تھیں۔

وفات:

حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی 18 ربیع الاول 940ھ عالم جاودانی سے رخصت ہوئے اور والد بزرگ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔قدس سرہ العزیز۔(1)6

عبدالقادر ولی گیلانی	آنکہ ثانی نباشد سنی ثانی
سال تولید او عجب روشن	گشت مہر منیر نورانی
رحلت شد عیان سخی کرم	نیز سر دار شاہ حقانی
940ھ	940ھ

حضرت مخدوم سیّد عبدالرّزاق گیلانی

حضرت سیّد عبدالرزاق قدس سرہ حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی کے بڑے صاحبزادہ تھے۔جلیل القدر اور صاحب ذی وقار تھے۔۔حضرت کو خوبصورتی میں یوسفی حصہ ملا ہُوا تھا۔بڑے زاہد، متقی، پارسا تھے، ارباب دنیا سے بے نیازی شیوہ تھا۔عالی ہمتی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔فضائل ومناقب آپکے بکثرت ہیں۔بعض مقتضیات کے باعث ناگور تشریف لے گئے۔حاکم ناگور نے اس غنیمت کبریٰ کے قدوم میمنت لزوم کو اپنی خوش قسمتی جان کر ارادت کی سلک میں منسلک ہُوا۔جاگیر زرخیز عطا کی کہ خرچ خانقاہ وفقرا کا مصرف ہو۔بحر السرائر اور اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ ایک دن مجلس آراستہ تھی فرمانے لگے کہ والد ماجد مخدوم ثانی نے مجھے یاد فرمایا ہے اور تاکیداً اپنے حضور میں طلب کیا ہے۔دیکھیے کیا اسرار وقوع میں آتے ہیں۔دوسرے دن پھر فرمایا کہ رات کو دروازہ پر آکر آواز دی کہ جلد آیئے۔آپ حسب الفرمان حضرت مخدوم ثانی روانہ ہوئے اُوچ پہنچ کر عقدہ کھلا کہ حضرت مخدوم ثانی بوقت ارتحال وصیت کر گئے تھے کہ صاحبزادہ عبدالرزاق چونکہ ناگور میں ہیں جس وقت یہاں پہنچیں، تو یہ خرقہ بھی ان کو پہنانا اور اجازت خلافت ونعمت مشیخیت بھی انہی کے سپرد کرنا۔چنانچہ حسب الوصیت تعمیل کی گئی۔مدت تک فیض پاشی کرتے رہے۔اور اُن کی ذات بابرکات سے عجائب وغرائب کرامت نمودار ہوتے رہے۔حضرت مخدوم سیّد

www.musapakshaheed.com

عبدالرزاق کے تین فرزند تھے۔سید مخدوم شیخ حامد۔سید غلام علی۔سیّد شریف۔ آخر کار 5 جمادی الآخر 942ھ میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے واصل باللہ ہوئے۔ مزار مبارک اوچ میں زیارت گاہ ہے۔قدس سرہ العزیز۔(2)

عبدالرزاق شاہ ولا جان　　رفت چوں از جہان باغ جنان
رحلش کن رقم امین مشتان　　نیز مخدوم قطب عالم خوان
942ھ　　942ھ

حضرت مخدوم سیّد حامد جہان بخش گیلانی

حضرت مخدُوم سیّد حامد بن مخدوم سید عبدالرزاق قدس اللہ اسرار ہما، حضرت غوث صمدانی محی الدّین جیلانی قدس سرہ کے خلیفہ مطلق وصاحب سجادہ برحق تھے۔بزرگ علیشان، رفیع المکان، مظہر جلال کبریا، صاحب تصرف وحال کرامت، عظمت جلالت سے موصوف تھے۔سلیمانی جاہ جلال تھا۔ دین و دنیا کے بادشاہ عالیجاہ تھے۔ جس طرح صاحب کرامات جلیلہ وخوارقات سنیہ تھے۔اسی طرح متاع دینوی جس قسم کا کرہ وارو جود میں آسکے سب موجود تھا لیکن باایں ہمہ ایسے وسیع القلب سخی تھے کہ مالک نصاب نامی جو کہ وجوب زکوٰۃ کے لئے شرط ہے ہرگز نہ ہو سکے۔اسلئے ان کا لقب گنج بخش و جہاں بخش مشہور ہے۔اپنے جدامجد حضرت مخدوم ثانی کے مرید تھے۔ آپ کے مناقب ومناصب و فضائل کثرت ہیں۔قبولیت عامہ رکھتے تھے۔ قطب الوقت، فردالاحباب وتراقطاب سے ملقب تھے۔آپ کی کنیت ابوالفیض وابوموسیٰ اور لقب جہان بخش اور گنج بخش ہے۔جس مرید کو خلافت کے عطیہ سے ممتاز فرماتے تو یہ بھی فرمادیتے کہ تجھے دونوں جہانوں کی سلطنت کا مالک کردیا۔بحر السرائر میں لکھا ہے کہ:

"درکتاب ''معارفِ جہانگیری'' تصنیف خود حضرت لاؤبالی شیخ المعالی قدس سرہ آوردہ است کہ حضرت شیخ حامدؒ جہان بخش گویند چنانچہ حضرت شیخ داؤد درافرمودہ اند کہ ای داؤد ترا مالکِ ہر دو جہان کردم۔ازفرمودۂ ایشان شیخ داؤد جہانگیر شد۔

۔ زہی حضرت شیخ حامد جہان بخش　کہ داؤد از لطفِ او شد جہانگیر"

تاریخ ملتان II، میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم حامد سیر وسیاحت کے دلدادہ تھے۔ اُچ میں بہت کم رہتے تھے۔مقامات داؤدی کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کئی بار لاہور جاتے ہوئے ست گھرہ سے گزرے۔ملتان تو ویسے بھی سیاست اور روحانیت کا مرکز تھا اور لاہور، دہلی کے راستے میں بھی تھا یہاں حضرت مخدوم اکثر وبیشتر تشریف لاتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ ملتان می فروشیم کسے خریدار ہست؟ کاغلبہ احوال میں کہا گیا یہ جملہ آپ کی زبان مبارک سے نکلا اور میاں جادہ نے چاکر خان رند کے بیٹے میر میران کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔حضرت مخدوم نے فرمایا تو نے ستے داموں ملتان خرید لیا ہے اور پھر ملتان کا حاکم بنا۔

حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش تکلف پسند نہ تھے۔ایکدن کا ذکر ہے کہ شب خوابی کے لباس میں تہجد سے فراغت حاصل کی تو اسی وقت خواجہ جہان یکے از وزائے عالی تبار بمعہ خلعت فاخرہ حاضر ہوُا کہ بادشاہ وقت زیارت و دعا طلبی کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔مکان کی مناسب آراستگی کر کے یہ خلعت زیب بدن فرمالیں۔حضرت مخدوم نے جواب دیا کہ بادشاہ مجازی کی ہمنشینی کے لئے وہ لباس جو معبود حقیقی کی عبادت سے مزین ہو چکا ہے نہیں بدلا جاسکتا۔اسی لباس میں بادشاہ سے ملے اور فرمایا کہ مجھے ان لوگوں پر حیرت اور تعجب آتا ہے کہ وہ مخلوق کے لئے اس طرح کے کارنامہ پیش کرتے ہیں کہ وہ مخلوق کے سامنے بااعتبار ثابت ہوں۔لیکن کار باخلاق است باخلق چہ کار۔

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ ابھی سوری خاندان کافی طاقت میں تھا کہ ایک مرتبہ

www.musapakshaheed.com

حضرت مخدوم حامد کا رُشد و ہدایت کا اجلاس گرم تھا کہ دفعتہ گھوڑوں کی کربناک آوازیں بلند ہوئیں ۔حضرت نے پوچھا یہ شور کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ سرکاری کارندے گھوڑوں کو داغ لگا رہے ہیں ۔حضرت کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا اور اسی عالم اضطراب میں فرمایا کہ:

’’بارگاہ الٰہی میں گھوڑوں کی فریاد قبول ہو گئی ہے۔فرمان جاری ہوا ہے کہ افغانوں سے ہندوستان کی سلطنت ضبط کر لی جائے۔‘‘

آپ صاحب کرامات مشہور تھے ہمایوں کو جب شیر شاہ نے شکست دی اور ہندوستان چھوڑا دیا تو اُس نے شاہ طھماسپ والئ ایران کے پاس جا کر امداد طلب کی اور ہندوستان واپسی پر ہمایوں کو یہ خیال ہوا کہ جب تک کسی کامل مکمل کی لب جنبانی نہ ہوگی، مشکل کشائی نہ ہے لہٰذا حضرت مخدوم حامد کی خدمت میں وعاطلبی کے لئے حاضر ہو کر التماس کیا۔آپ نے ایک دستار اسکے سر پر اسوقت بندھایا۔جسکے سات پیچ ہوئے۔فرمایا کہ سات پشت تک تو سلطنت تیرے خاندان میں رہے گی۔چنانچہ جاتے ہی فتح ہوئی اور سات پشت تک سلطنت چلتی رہی۔

ارشادات

حضرت مخدوم شیخ حامد فرماتے تھے کہ:

’’سالک اعمال ظاہر را بہ شریعت نماید اما وصول بحق کار باطن است و آں بگفت وشنید راست نمی آید‘‘

فقہا کے قول الغنا ینبت النفاق پر تعجب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ:

غنا اور نفاق مین کیا نسبت! جو شخص اپنی ہستی سے بے خبر ہو جاتا ہے اسے نفاق وسماع میں کیا تمیز ہو سکتی ہے؟ ہاں اگر اس گروہ کے ساتھ مخصوص ہو جو ریا کار اور تابعِ شہوات ہیں تو اور بات ہے۔‘‘

اولاد

آپ کے دو فرزند ہوئے حضرت مخدوم سید نظام الدین عبدالقادر گیلانی ثالث[6] اُوچیؒ اور حضرت مخدوم سید جمال الدین موسیٰ پاک شہید ملتانیؒ۔

خلفا و ارادتمند

حضرت مخدوم حامد کی شہرت ہند سے بلخ تک پہنچ چکی تھی آپ کے مریدوں کی تعداد جو بلا وسیلہ فیضیاب اور جو خلفائے حضرت سے بہرہ اندوز ہوئے ایک لاکھ تک ہوتی ہے۔آپ کے خلفا تمام اہل کمال تھے۔ان میں حضرت سید داؤد کرمانی جن کا مزار شیر گڑھ میں ہے اور حضرت شیر شاہ مشہدی جن کا روضہ ملتان کی غربی طرف ۹ میل پر زیارت گاہ خلق ہے ،میاں جادہ اور میر میراں حاکم ملتان شامل ہیں۔

حضرت مخدوم حامدؒ کے ارادت مندوں کی ہاں درج ذیل بیان خرقہ مقبول ہے:

بیان خرقہ

ز حضرت مصطفیٰ چون یافت ارشاد   علی حیدر از و بصری شدہ باد
ز شیخ بصرہ عجمی یافت گنج   از داود وطائی شد گھر سنج
از و معروف شد معروف کرخی   سری معمور یعنے شیخ سقطی
تمیمی کوست عبد الواحد انور   از و بوالفرح طرطو سے منور
از و بوالحسن ہنکاری عطا یافت   مبارک بوسعید از وی صفا یافت
مبارک را مبارک قطب دارین   محی الدین کہ بود او غوث الثقلین
رکاب اولیا در زیر پا بش   بہ نسبت جملہ برتر بود جا بش
زمحی الدین سیف الدین عطا شد   ابو نصر از پدر خود اولیا شد
از وشد سید صوفی بحر اسرار   مطالب سید احمد ز وست کلزار
عطا ہا سید مسعود از پدر یافت   بر سید علی ہمچون ذکا یافت

www.musapakshaheed.com

از وشد شاہ میراز حق مجد وز دشد سید شمس الدین محمد
از وسید محمد اولیا بود کہ از وی ثانی عبدالقادر آمود
از ومعمور حق عبدالرزاق است از ولمعان حامد برافاق است
ز حامد تا بحضرت غوث الثقلین شہ سجادہ ہر یک قرۃ العین
از وشد شاہ شاہان شاہ داؤد کہ حضرت بوالمعالی از وی آمود

وفات

آخر عمر میں طبیعت پر خشیتِ الٰہی کا غلبہ ہو گیا تھا۔ بڑا گریہ کرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بے نیازی پر نظر پڑتی ہے تو تمام طاعات وعبادات بے وزن معلوم ہونے لگتی ہیں۔ کیا معلوم کہ انجام کیا ہوگا۔

رحلت کے قریب گریہ وقلق بڑھ گیا تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں بے اختیار پُر آب ہو جاتی تھیں۔ حضرت مخدوم حامد نے ۱۹ ذی قعدہ 978ھ بعد غروبِ آفتاب جان جان آفرین کے سپرد کی۔ قدس سرہ العزیز۔(3)

شیخ حامد گنج بخش دو جہاں شد بملکِ خلد زایں فانی سرا
شیخ محبوب است سال وصل او نیز حامد شاہ سید مقتداء(978ھ)

حضرت سید محمد غوث بالا پیر بن سید زین العابدین بن مخدوم سید عبدالقادر ثانی ست گھرہ

حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی کے ایک اور صاحبزادے سید زین العابدین اپنے والد کے سامنے فوت ہوئے۔ شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ ناگور میں شہادت پائی۔ عین التصورف کے مطابق 938ھ میں آپ نے وصال فرمایا، لکھا ہے کہ

"غفران پناہ شیخ سید زین العابدین علی بن شیخ عبدالقادر درمرید مذکور خود است صاحب حالات عالیہ وکرامات سینہ درعصر خود ممتاز محرم راز بی نیاز بود درحیات والد شریف خود برای سیر دہلی تشریف بردہ دراثنای راہ بقطاع الطریق لائی حمایت مہم قافلہ حبہ اللہ مقاتلہ نمود درجہ شہادت یافت 938ھ بدن پاکشما میہ نشد۔ مکر پرچھا ہی خون آلودہ ہمراہیاں بایافتند"۔

حضرت سید زین العابدین کے ایک صاحبزادہ مخدوم سید محمد غوث بالا پیر تھے جو بغایت درجہ حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی کے پیارے تھے۔ عین التصوف میں لکھا ہے کہ

"غفران پناہ سید شیخ محمد غوث بن سید زین العابدین مذکور مرید جد خود مخدوم شیخ عبدالقادر ثانی است در ابتداء حال بعلوم ظاہر اشتقال تمام داشت و بمرتبہ کمال آن رسیدو بعدازاں تحصیل علوم باطن از اذ گار و اشغال و دعوات مشغول شدہ از اہل عصر خود سبقت بردہ"

عین التصوف کے مطابق" شیخ محمد غوث مرحوم درآخر عمر از اچہ بصد کہرہ توطن فرمودہ"۔ ساری زندگی ریاضت وعبادت میں گزاری اور 959ھ میں وصال فرمایا۔ بمقام ست گھرہ (اوکاڑہ) مدفون ہوئے مزار پُر انوار وہیں زیارت گاہ ہے۔ قدس سرہ العزیز۔

شد چوں در خلد بریں منزل گزیں آں محمد غوث پیر دستگیر
داں وصالش میر مہدی مستقیم نیز صادق شاہ بالا پیر، پیر

959ھ

عین التصوف پھر اس کے بعد اس حوالے سے کتب میں کہ" عمون ایشان کہ از پدر ایشان درعمر زیادہ بود" کی وراثت وسجادگی کی روایات کی تلخیاں ہیں- غالباً وجہ وہی ہوسکتی ہے جس کا یہ خانوادہ برملا اظہار کرتا ہے کہ:

"دادا مخدوم ثانی کی وصیت کے مطابق ست گھرہ ہی میں تمام نشانیاں پائیں تو وہی مستقل قیام فرما کر مجاہدات وعبادت وریاضات میں مشغول ہو گئے-

www.musapakshaheed.com

وہی ست گھرہ کے نواحی "پیلو" کے جنگل میں رحلت ہوئی اور اسی جگہ بہ سنت نبوی ﷺ تدفین ہوئی"۔

(حیات الامیر جلد دوم صفحہ 52)

اسی لیے تو عین التصوف میں یہ لکھا گیا ہے کہ

ای شہر صدکہرہ ز تو ثانی مدینہ
بغداد دُوُچہ ماست ہمیں جانگینہ

حضرت بالا پیر کی اولاد میں سے سیّد عبدالقادر ولی عصر تھے اور تجارت کرتے تھے۔ سیّد اللہ بخش اخلاق حمیدہ وصفات برگزید تھے بنگالہ (یا بنگلہ) میں وصال فرمایا۔

حضرت غوث بالا پیر کی اولاد میں سے حضرت سید عبدالرزاق الملقب بہ شاہ چراغ نے اپنے والد سید عبدلواہاب اور دادا سید عبدالقادر ثالث کی طرح لاہور میں سلسلہ قادریہ کی مسند ارشاد کو زیب زینت کیا۔ جب آپ پیدا ہوئے تو دادا نے فرمایا تھا کہ

"درخانہ ماچراغ روشن شد"

حضرت شاہ چراغ لاہوری نے عین التصوف کے مطابق 22 ذوالقعد 1068ھ میں وفات پائی۔ آپ کا مقبرہ ہائی کورٹ کی عمارت کے پہلو میں زیارت گاہ ہے۔ قدس سرہ العزیز۔

آپ کے پوتے سید مجتبیٰ بن سید مصطفیٰ بن سید شاہ چراغ لاہوری سے "عین التصوف" کے نام سے رسالہ منسوب ہے اور فضلی تخلص فرماتے تھے:

فضلی اسرا سرمیگوید
فضل فاضل بہر کجا جوید

حضرت بالا پیر کی اولاد دیپال پور، شیخو شریف، ست گھرہ، سادات محلہ لنگر سرائے ومحلہ گیلانی لاہور اور راولپنڈی میں بھی رُشد وہدایت میں مصروف ہے۔

شجرہ مبارک

یہ شجرہ طریقیت از سید حسنین سائیں بانی مسند ارشاد قادریہ شیخو شریف نے سید عبداللہ سخی سیدن بانی مسند ارشاد قادریہ دیپالپور کے وصال پر لکھا جو کافی مقبول ہے:

ا یکہ از فیض قدم مکنون اسرار آمدی — با چنان اسمائی حسنیٰ خود باظہار آمدی
نقطہ احمد شدی از تو حسین غائت ظہور — در محیط فیض عالم ختم پر کار آمدی
بہر حل عقیدہ معنی زسر جوش کرم — صورت مشکل کشا مولائی مختار آمدی
از پئے ہر تشنہ لب خود ساقی کوثر حسن حسین — خاص از جام شہادت مست سرشار آمدی
تا شدہ سجادہ روئے زمین زین العباد — از یقین بیشک شفیع ہر گنہگار آمدی
خود بعالم اولین و آخرین باقر قدری — از کمال علم در عالم گہر بار آمدی
صبح صادق دار از نور ولایت جلوہ گر — در لباس جعفر عالم را ضمانتدار آمدی
گاہ خود کاظم شدی موصوف باحلم کمال — گاہ موسیٰ رضا خود محو بیداری آمدی
از کمال معرفت معروف در عالم شدی — خاص سری ابوالحسن در کشف اسرار آمدی
بر سر خون کرم کشتی بوالقاسم جنید — باز خود شبلی شدہ از بہر ایثار آمدی
از وقار خویش کردی نام عبدالعزیز — بوالفضل واحد شدہ ظاہر بانوار آمدی
در یقین بوالفرح گاہ بوالحسن گاہ بوسعید — باز آں شان در عالم بید بیداری آمدی
از تجلی خاص خود محبوب سبحانی شدی — بر سریر قرب سلطان جہاندار آمدی
در جہان قادر شدی از قدرت تقدیر پاک — حاضر و ناظر بہر مظہر مددگار آمدی
کردی از قطع سوا شد خاص سیف الدین لقب — بونصر از فیض فضل اللہ نمودار آمدی
از صفائی وقت خود درا نام صوفی کردہ — صاف از اوصاف احمد آئینہ دار آمدی
خود مسعود گاہے عین نور الدین علی — گاہ جمال الدین شدہ با حسن رخسار آمدی
از مطالعہ فیض کردی مثل شمس الدین طلوع — غوث جن وانس عالم را نگاہ دار آمدی

کر دی از قدرت بعہد قادر ثانی ظہور   از پئے فیض دوبارہ خود بتکرار آمدی

در عروج عالم بالا قصای کمال   غوث بالا پیر قطب عرش سیار آمدی

عین نور واحدیت باہم تفضّل فیض   سید عبدالقادر ثالث با انوار آمدی

از کمال موہبت کر دی لقب عبدالوہات   با زِ زین العابدین خود زین ابرار آمدی

در شبستان ولایت جلوہ گر مانند شمع   شہ چراغ فیض سمائی بہر کردار آمدی

گاہ بکسوت مصطفیٰ گاہ خلعت محمود باز   در لباس مجتبیٰ ظا با دوار آمدی

مقتدائی اہل عرفان در لقب حیدر امام   با صفات حیدری و شان کرار آمدی

باہم خلق حسن اوصاف و با طوار حسن   در حسن بخش از تجمل حسن سالار آمدی

صد ہزاران جلوہ ہا کر دی پئے از شاد فیض   آخر اندر عین عبداللہ مختار آمدی

مشتہر کر دی بعالم نام خود سیدن سخی   دستگیر ہر ضعیف زار و بیمار آمدی

اقتباس نور عرفان رابعین مہر شاہ   در ہوائے شوق چوں ذرہ طلبگار آمدی

بہر استدائے رحمت بر امید مغفرت   در ندائے بخش اندر عرض گفتار آمدی

مرحبا بلبل مشتاق باغ قادری   آمدی خوش آمدی از بخت بیدار آمدی

(سید حسنین سائیں)

صاحب کوثر حضرت سرکار ختمی مر بتت ﷺ ہیں یہاں ساقی کوثر حسنؓ حسینؓ لکھا گیا ہے جیسا کہ شبرؓ وشبیرؓ" سی حرفی" میں لکھا گیا ہے:

م ۔معروف کرخی دانا   انکے مرشد ہیں علی موسیٰ رضا

ن ۔ ناصر ہیں کاظم وجعفر   باقر وعابد و شبیر و شبر

(سید حسنین سائیں)

ایک اور واسطہ سے کہ حضرت معروف کرخی نے تلقین حضرت داود طائی سے حاصل کیا اور شجرہ طریقیت اس طرح ہے:

جانشین مصطفیٰ کا واسطہ   شمع بزم اولیاء کا واسطہ

بہرِ شاہانِ امم عالی جناب   شبر وشبیر جن کا ہے خطاب 6

بہرِ خواجہ حسن بصری یا خدا   کر مجھے اسلاف کا ورثہ عطا

کہتے ہیں شیخ حبیب عجمی جسے   اس کی نسبت سے مجھے عرفان دے

بہرِ شاہ معدن لطف وکرم   خواجہ داود طائی محترم

اور علی موسیٰ رضا کا واسطہ   پیشوائے اولیاء کا واسطہ

رازدان معرفت کا واسطہ   خواجہ معروف کرخی شاہ کا

(سید افضال حسین گیلانی)

جبکہ سید عبدالقادر گیلانی راولپنڈی کے ہاں یہ شجرہ طریقت سید عبداللہ ربانی کی نسبت سے اس طرح پڑھا جاتا ہے:

شاہ محمد غوثؓ صاحب تاجدار اوچ شریف   ساقی عرفان عبداللہ کے واسطے

سید زین العابدینؓ نگینہ نگور شریف   شاہ محمد غوثؓ صاحب ستگھرا کے واسطے

تبرکات

"صلوٰۃ وسلام" اور "اسماء غوثیہ" کے مجموعہ جو کہ مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچی سے منسوب ہیں بھی سادات گیلانی دیپالپور کے پاس بطور تبرکات موجود ہیں۔((4

تاریخ ملتان میں لکھا ہے کہ میر چاکر خان اور ست گھرہ کے دوسرے سینکڑوں بلوچ مخدوم سید محمد غوث بالا پیر کے مرید تھے۔انہیں میر چاکر خان ست گھرہ لے گئے تھے۔لیکن جو بلوچ کوٹ چاکر، اُچ اور ملتان کے گردو پیش آباد تھے، یہ سب مخدوم سید حامد جہاں بخش گیلانی بن مخدوم سید عبدالرزاق گیلانی بن مخدوم سید عبدالقادر ثانی کے مرید تھے۔شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ:

"بندگی مخدوم سید حامد بخش کلاں صاب سجادہ برحق وخلیفہ مطلق

www.musapakshaheed.com

حضرت غوث الثقلین او بزرگ و عالیشان و رفیع المکان ہمتی عالیداشت... وعقب مخدوم حامد گنج بخش کلاں بن سید عبدالرزاق دو پسر سہ دختر معقب سید عبدالقادر و شیخ موسیٰ شہید"۔

حضرت مخدوم سید نظام الدین عبدالقادر ثالث گیلانی اوچیؒ

حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثالث گیلانی کی اولاد امجاد اوچ شریف میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی مسند ارشاد کو پر رونق کئے ہوئے ہیں۔ شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"وعقب سید عبدالقادر بن مخدوم سید حامد گنج بخش چہار پسر سید شہاب الدین سید محمد، سید شمس الدین محمد و عبدالرزاق"

خطہ پاک اوچ میں لکھا ہے کہ

" تاریخی طور پر ثابت ہے کہ جب نواب (صادق محمد خاں اول) کے حریف نور محمد کلہوڑہ نے پے در پے حملوں کے ذریعے انہیں شکار پور سے نقل مکانی پر مجبور کر دیا تو آپ خانپور کے قلعہ میں فرد کش ہوئے مگر دشمن نے یہاں بھی ان کو تنگ کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ اپ کو خانپور بھی چھوڑنا پڑا۔ اس پریشان حالی کے عالم میں اوچ کے گیلانی سجادہ نشن (مخدوم شیخ عبدالقادر خامس) کی دعوت پر آپ اوچ پہنچے اور چونکہ اوچ کی روحانی عظمت ہر بادشاہ کے دل میں تھی اس لئے سجادہ نشین کی سفارش کام آئی اور انہیں ایک وسیع جاگیر (چودری، گورنر ملتان نواب حیات اللہ) دے دی گئی۔ نواب صاحب نے اس علاقہ میں ایک شہر کی بنیاد رکھی جس کا نام الہ آباد رکھا گیا۔ 11591ھ /1746ء میں نواب صادق محمد خان عباسی اول ایک معرکہ میں زخمی ہو کر مارے گئے اور ان کی جگہ ان کے لڑکے امیر محمد بہاول خان اول اس علاقہ کے جاگیردار بنے۔ 1162ھ /1748ء میں امیر بہاول خان اول نے دریائے ستلج سے تین میل کے فاصلے پر ایک شہر بسایا، جس کا نام اپنے نام پر بہاول پور رکھا۔ یہی شہر بعد میں اس ریاست کا دارالحکومت بنا۔"

امیر محمد بہاول خان ثانی (1772ء تا 1809ء) کو 1780ء میں مغل شہنشاہ شاہ عالم ثانی نے ''رُکن الدولہ نصرت جنگ،'' حافظ الملک'' جیسے خطاب سے نوازا اور 1802ء میں شاہ کابل شاہ محمود کی طرف سے مخلص الدولہ کا خطاب اور سکہ سازی کا اختیار دیا گیا۔ نواب نے اُوچ کے گیلانی سجادہ نشین مخدوم حامد گنج بخش رابع کے خلاف لشکر کشی کی اور 1800ء میں اُچ کا الحاق ریاست بہاولپور سے کر دیا اور یہ شعر زبان زد خلائق ہوا:

بہار سرکش و گل بے وفا، لالہ دو رنگ
دریں چمن باچہ امید آشیانہ کنیم

1857 ء کی جنگ آزادی کے سانحہ کے اثرات کے تحت اوچ گیلانیہ کے مسند نشین مخدوم سید محمد شمس الدین سادس گیلانی بہاولپور کی سرزمین کے پہلے اردو شاعر داد سخن دیتے ہوئے نظر آتے ہیں، انہیں بہاولپور کا ولی دکنی کہا جاتا ہے۔ آپ فارسی اور سرائیکی کے بھی قادر کلام شاعر تھے" ارمغان اوچ " کے نام سے آپ کا دیوان شائع ہو چکا ہے:

چلی جو باد خزاں گل پہ، دیکھو بلبل نے
زبان ہے ایک، کئے ہیں فغاں ہزار شروع

اور یہ کہ

کر لطف سجن گل لانویں ہا
میری کریں ہا جھوک آباد سائیں

فارسی میں حضرت مخدوم سید محمد شیخ شمس الدین سادس گیلانی اوچی کی ایک

www.musapakshaheed.com

بیاض" منظومہ المراد" ہے جس کا حوالہ شجرہ وکرسی نامہ مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی میں بھی ہے جو کہ یہاں پہلی دفعہ بشکریہ ڈاکٹر عارف نوشاہی منظر شہود پر آ رہی ہے اس کی تلاش علامہ شریف احمد شرافت نوشاہی نے کی ہے ۔حضرت مخدوم اپنا تصارف "منظومہ المراد" میں اس طرح کراتے ہیں کہ

"این ہیچمدان احقر عباد الصمد سید محمد کہ بسبب مصلی نشینی
جناب قادریہ عالیہ العلیا معروف بحامد محمد شمس الدین راجی عفو
رب العالمین است.. حضرت ابوی صاحب خلد مکن علیہ الرحمۃ
والغفران حضرت مخدوم صاحب قبلہ کا ہی مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش خامس"۔

حضرت مخدوم نے "منظومہ المراد" میں درج ذیل عنوانات کے تحت اشعار قلمبند کئے ہیں:

چند مناجات بدرگاہ پروردگار وبحضور سید الابرار وبجناب اصحاب کبار
واسد اللہ قاتل الکفار وبخدمت ایمہ اطہار وبہ پشگاہ غوث اعظم
وجد بزرگوار وبمعرض والد ماجد علیہ الرحمۃ من الغفار بزمان پارسی
از زبان این گنہگار بی اختیار برصفحہ اوراق اسطار شدند....
بموجب مراد آن مراد المراد این غزلیات چند کہ مرسوم است
بمنظومہ المراد کہ ہم تاریخ است وہمدران اسم ابراد"۔

سید مراد خویش ازان نازنین یافت
چو تاریخ او بگفت کہ منظومہ مراد 1287ھ

مناجات کی ابتداء اس شعر سے ہوتی ہے:

الٰہی شد بعصیان روزگارم — کنون از کردہ خود شرمسارم

اور وسیلہ مصطفوی ﷺ پیش کرتے ہیں کہ 6

از ین بیماریم یارب شفا دہ — طفیل مصطفیٰ زین غم برارم

مولود شریف کیا خوب بیان کیا ہے کہ

صبا بیثرب قدم زسر کن زمن درود وسلام برخوان
صلوۃ وافر بروضہ آں رسول شیر الانام برخوان

حضرت مخدوم اپنا تخلص سیدؔ رکھتے ہیں اور اپنے عقیدہ کا اظہار برملا کرتے ہیں کہ:

ندارم جز جناب تو کسی فریادرس دیگر
برس فریاد بہر سید الابرار یا اللہ
بحق حضرت صدیق ہم فاروق وہم عثمان
طفیل شیر یزدان حیدر کرار یا اللہ
بحق حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا
بحسنین شہید سید اطہار یا اللہ
بحق جملہ احباب واصحاب رسول اللہ
بحق پیشوایان اولی الابصار یا اللہ
توئی شافی توئی کافی توئی وافی بہر حالم
بکن دور از دل سیدؔ ہمہ آزار یا اللہ

مناقب جناب علی مرتضیٰؓ میں جھوم جھوم کر کہتے ہیں کہ:

الغیاث ای پیشوائی مقبلان
الغیاث ای سید خیبر کشا

اہلبیت اطہار سے عقیدت ومحبت میں سرشار ہوکر فرماتے ہیں کہ:

دو کل زباغ رسول سرور عالم ہادی حسن حسنیت

www.musapakshaheed.com

شگفتہ انداز نہال حیدر امام ہادی حسن حسنیت

اور

دو شہ جگر گوشہ مصطفی دان خلاصہ دلبند شاہمر دان
دو روح خاتون جان رضوان امام ہادی حسن حسنیت

نیز

بزین عابد امام باقر بشاہ جعفر رضا و کاظم
تقی نقی عسکری و مھدی بیابدر درد لم دوا کن

حضرت شاہ جیلان کے حضور نذرانہ عقیدت اس طرح پیش کرتے ہیں کہ:

ای نور چشم مصطفی یا غوث اعظم الغیاث
وی قرۃ عین مرتضیٰ یا غوث اعظم الغیاث
در مرض سیدؔ مبتلا خواند ترا صبح و مسا
دستم بدہ بہر خدا یا غوث اعظم الغیاث

حضرت مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی نے تصنیف و تالیف میں خصوصی دلچسپی لی جس میں شجرہ و کرسی نامہ و خرقہ و سلسلہ قادریہ بمریدان بھی شامل ہیں۔

"خرقہ" کے ضمن میں مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی فرماتے ہیں کہ

"وانا البتھا من ید شیخی ابی شیخ حامد محمد گنج بخش خامس وھو فی الرویا من ید سید موسیٰ پاک شہید و سید شمس الدین خامس ایضا فی الرویا من شیخ عبدالقادر ثانی"

مناجات بجناب حضرت محمد غوث بندگی میں فرماتے ہیں کہ:

ای بادشاہ جیلی یا غوث بندگی
محبوب حق جیلی یا غوث بندگی ((5 6

حضرت مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی نے حضرت شیخ الکل سید موسی پاک شہید ملتانی کی تصنیف منیف تیسیر الشاغلین کا ترجمہ مفاد گیلانیہ کے عنوان سے بھی کیا۔

حضرت شیخ الکل مخدوم سیّد محمد جمال الدین موسیٰ پاک شہید ملتانیؒ

حضرت موسیٰ پاک شہید کی اولاد امجاد ملتان کے گیلانی سادات ہیں اور ملتان میں حضرت موسیٰ پاک شہید کی مسند ارشاد سلسلہ عالیہ قادریہ صدیوں سے رونق افروز چلی آ رہی ہے۔ شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"وعقب حضرت شیخ موسیٰ پاک شہید بن حامد گنج بخش بن عبدالرزاق بن سید عبدالقادر ثانی صاحب دستار از چہار پسر یک دختر سادات گیلانیاں ملتان و مندوبی ملک بجنوبی بیرون حصار لاہور از نسل ایشاں اند دبرین"

اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم حامدؒ نے اپنی حیات ہی میں سید جمال الدین موسیٰ کو اپنا جانشین نامزد فرمایا کہ وہ" در خُلق و خَلق وارث نبوی است ﷺ ہیں۔

تیسیر الشاغلین

حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی نے ہدایت المریدین ارشاد السالکین کیلئے تیسیر الشاغلین تصنیف کی جسے قادریہ سلسلہ کے نصاب کی حیثیت حاصل ہے۔

تبرکاً تیسیر الشاغلین کے چند اقتباسات جس کا ترجمہ "مفاد گیلانیہ" کے تحت مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی نے کیا ہے یہاں پہلی بار شامل اشاعت ہیں:

حضرت موسیٰ پاک شہید بارگاہ الٰہی میں التجا کرتے ہیں کہ

"مالکا بادشاہا اوسوقت مین جو پاؤن بستر مرگ پر فراز کرین اور ہاتھ

www.musapakshaheed.com

تصرفات دنیوي سے کوتاہ کرین توبہ کلمہ طیب جان پرورکو ہماری زبانون پراور تمام مسلمین کی زبانون پرجاری رکھہ"

محب صادق کا ہر وقت حضوری میں رہنا ہی سعادت ہے لہذا فرماترے ہیں کہ:

"محب صادق ہر وقت کہ فرصت سعادت ملاقات اورامکان دولت مناجات کي ساتہہ محبوب اپنے کي اوي اورحضوراوسکی مین تفرعات اورتعلقات اورانساع زمین بوسي اورخدمت اوسکي حاصل کري تو بہت آمانے اورنہایت کامرانی اپنے سمجھي"

محبت واتباع رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وسلہ محبت الٰہی ہے فرماتے ہیں کہ:

"حضرت رسالتہ پناہ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم ہے محبوب الہ ھي اور ہے وسیلہ حضرت بادشاہ تعالیٰ وتقدس اورمحبت الٰهي صدق محبت حضرت رسالت پناہ کرنا بھی صلی اعلیہ والہ وسلم"

اسی لیے توشریعت پرعمل ہی راہ ہدایت ہے۔فرماتے ہیں کہ:

"آں سرور عالمیان علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ بصورت جسمانیۃ نظر ظاہر پنہاں سے غائب اور پنہان ہیں لیکن بصیفت روحانیت نظر اہل بصیرت میں مکشوف اورعیاں ھي کہ صورت شریعت آنحضرت قالب روحانیت اوسکا ہي صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم"

حضرت موسیٰ پاک شہید متوسلین کودرویش کہہ کرمخاطب کرتے ہیں اور انھیں حضوری اورمحبت کا درس دیتے ہیں: 6

"پس جانا چاہیکہ حفظ ادب ہے ثمرہ محبت کا بھی اور ہے تخم محبت"

سن درویشا بھل نہ جاویں   دم دم ویہڑے جھاتی پاویں
یارتاں تیرے نیڑے کول   موسیٰ پاک دے بول انمول
ذات حقیقی حسن کمال   غیر دانام نشان محال
صفتوں پھَل پھُل خار ببول   موسیٰ پاک دے بول انمول
موسیٰ راز حقیقی کھولے   نبی جیوندا اکھیوں اولے
اٹھ بندیا ہن کر پر چول   موسیٰ پاک دے بول انمول
عبدالقادر دا گن گویا   موسیٰ پاک شہید ہویا
قادری بوہا دیندا کھول   موسیٰ پاک دے بول انمول
میں نماناں بے وس میراں   سمجھ نہ سگدا ابولی پیراں
بول بول وچ لکھاں بول   موسیٰ پاک دے بول انمول

(ڈاکٹرشہزادقیصر)

جامع اقوال

حضرت موسیٰ پاک شہید کی تصنیف" جامع اقوال" کا بھی بحرالعجمان اورشریف التواریخ میں حوالہ ملتا ہے ۔اس ضمن میں بحرالسرائر میں درجہ ذیل خوبصورت اشارہ پایا جاتا ہے کہ:

"از ابتداء ذکر مخدوم الاولیاء قطب العالم شیخ محمد غوث الی غایت ذکر سلطان الشہید بندگی غوث الاسلام ابی المحاسن شیخ موسیٰ شہید قدس سرہ بحسبی کہ در جامع الاقوال و الاسرار حضرت شیخ موسیٰ شہید ثبت کردہ اند بہمان عبادت درقید تحریر در آمد للہ الحمد علی ذلک" (ص۔۱۹۶)۔

زبدۃ الاثار میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی آنحضرت شاہ جیلان قدس سرہ کی

www.musapakshaheed.com

اوچ وملتان ولاہور میں سکونت پزیر اولاد امجاد کے ضمن میں لکھتے ہوئے اپنے مرشد حضرت موسی پاک شہد کی عظمتوں کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ :

"شرفاء گیلان کہ در دیار اوچ وملتان ولاہور ساکن انداولاد واخفا واسجاد ایشانندو از اولاد حضرت شیخ سیف الدین عبدالوہاب اندوخلیفہ راستین وصاحب عزوتمکین شیخ جامع کمالات صوری و منوی سمی کلیم اللہ شیخ موسی بن شیخ حامد گیلانی بود وکاتب حروف)عبدالحق (باشارت غیبی وحکم لاریبی وباذن واجازت وامروالدخود کہ ازنستبان ایں درگاہ و حاضران کاہ بکاہ وحلقہ بگوشان صحبت این سلسلہ شریفہ بودمرید ومحب ومخلص ایشان است و ایشان بامر سلطان زمان وبادشاہ وقت درسلک امرانتظام یافتہ بتقدیر الہی دراقرب اوقات از دست بعضے مریدان زماں خھد لبادت وچشیدہ از عالم رفتند ودر ملتان مدفون گشتند وایں فقیر رباعے درمدح ایشان مطابق واقع گفتہ است

ای دیدہ بیاں جمال منظور ببیں
آن جبہ وآن جمال وآن نور ببیں
در وادی ایمن محبت بگذر
ہم موسی وہم درخت ہم طور ببیں
رحمت اللہ علیہ اجمعین"

(زبدۃ الاثارص)۳۰-۲۹ (4)

نامور خلفاء وارادت مند

حضرت شیخ الکل سید موسی پاک شہید گیلانی ملتانی کے فرزند رشید مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی گیلانی دربار پیران پیر ملتان، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، میاں شیر کرم علی قادری بانی مبانی سیال شریف ، سید شیر علی شاہ مشہدی شیر شاہ ملتان، شیخ رشید احمد جون پوری مصنف درسی نصاب رشیدیہ -

6

سیئں
بھالو اساں ول لطفوں دید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید
اوچ کوں وانگ کنعان بنڑایو
مثل یوسف اے شان ڈیکھایو
میم مصر ملتان سجھایو
حق شہید بے شک شہید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید
سیئں
بھالو اساں ول لطفوں دید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید
روسی، ترکی، ایرانی
ہندی، سندھی، افغانی
خاص خلیفہ ہو ملتانی
ہر جا وسن تہاڈے مرید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید
سیئں
بھالو اساں ول لطفوں دید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید

(خلیفہ ملتانی)

www.musapakshaheed.com

گیلانی مخادیم کا مرتبہ

ملتان کو سلسلہ عالیہ قادریہ کا گیلانی مخادیم نے مرکز ومحور بنا دیا- پیر حسام الدین راشدی لکھتے ہیں کہ:

" گیلانی مخادیم کا مرتبہ اتنا بلند تھا کہ انہوں نے ملتان کو ایک دفعہ پھر سجدہ گاہ ملائک بنا دیا تھا محدث دہلویؒ سا عالم باعمل، مفسر، محدث اور فقیہ کئی سالوں تک ان کی خدمت میں رہ کر فقر و ولایت کی منزلیں طے کرتا رہا-اسے ملتان سے اتنی عقیدت اور محبت ہوگئی تھی کہ اسے "مدینہ خورد" سے موسوم کرتا تھا سہروردیوں کی طرح قادریہ خانوادہ کے ان جلیل القدر فرزندوں کو بھی ملتان کی باطنی حکومت کے ساتھ ساتھ ظاہری اقتدار تفویض ہوا چنانچہ جہانگیر کے زمانے میں نواب یحییٰ سخی (حضرت موسیٰ پاک شہید کے فرزند) اور شاہجہاں کے عہد میں نواب موسیٰ گیلانی (حضرت موسیٰ پاک شہید کے پوتے) یک بعد دیگرے صوبہ ملتان کے گورنر رہے اور انتہائی نیک نامی سے حکومت کی اول الذکر کے جود وسخا اور موخر الذکر کی نمک حلالی اور صدق مقالی سے ملتان کی تاریخیں مزین ہیں-"(صفحہ ۴ تاریخ ملتان فریدی-II)

-ملتان چہ عجب کہ دل پذیرا فتادہ است
چو منزل پیر دستگیر افتادہ است
دہلی است اگر چہ مکہ خوردو لے
ملتان چوں مدینہ صغیر افتادہ است
(شیخ عبد الحق محدث دہلوی)

تاریخ ملتان میں لکھا ہے کہ

"نواب مظفر خان کے دور میں اگرچہ چشتی اور اویسی مشائخؒ ملتان میں کثرت سے آ گئے تھے اور علم وعمل میں ان کا پایہ بہت بلند تھا لیکن جیلانی مخادیم کی روحانیت ان سب پر غالب رہی"-(ص 229)

مخدوم سید غلام مصطفی شاہ گیلانی نے" سادات گیلانی ملتان" جو کہ سید زین العابدین گیلانی نے مرتب کی کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ناچیز راقم الحروف نے اس پر تحقیق وتعلیق کا کام کیا ہے-مخدوم غلام مصطفی گیلانی شعر بھی کہتے تھے اور اپنے جدامجد سید موسیٰ پاک شہید کا تعارف اس طرح کراتے ہیں کہ:

تم آل نبی اولاد علی اور غوث جہاں کے نائب ہو
ملتان کے ہو ماہ انور یا موسیٰ پاک جمال الدین

اور حضرت موسیٰ پاک شہید کے اوصاف کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ:

مقبول خدا محبوب جہاں ملا جام شہادت ورثہ میں
اے سبط نبی کے لخت جگر یا موسیٰ پاک جمال الدین

اور پھر مورث اعلیٰ حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچ سے نسبت اس طرح بیان کرتے ہی کہ

صدا ورد رہے یہ نام تیرا بن نام تیرے نہ ہو کام میرا
اے بندگی پیر کے نور نظر یا موسیٰ پاک جمال الدین

تحریک پاکستان میں گیلانی خانوادہ نے بڑے جوش وجذبے سے حصہ لیا اور ملتان کی مذہبی وروحانی, علمی وتدریسی اور سیاسی وسماجی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کی اور سرسید ملتان کہلائے(6)-ڈاکٹر پروفیسر عاصی کرنالی نے کیا خوب کہا ہے:

یہ درسگاہیں یہ کالج یہ فیض عام تیرا

www.musapakshaheed.com

رہے گا زندہ ہزاروں دلوں میں نام تیرا

نیز

ہے فیض خطہ ملتان پر آج بھی جاری عطا کا ابر کرم کی ہوا ہیں موسیٰ پاک

ماخذ:

1 سے 6 اخبار الاخیار، خزینۃ الاصفیاء، بحر السرائر، شجرۃ الانوار، غوث الاعظم از قاضی برخوردار ملتانی، عین التصوف قلمی، سیرت و سوانح داتا شاہ چراغ لاہوری، تاریخ ملتان فریدی-II، خطہ پاک اوچ، مفاد گیلانیہ منظومہ المراد قلمی، شجرہ و کرسی نامہ از مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی، سفر نامہ اوچ نوشاہی، زبدۃ الاثار، انوار قمریہ، خواجہ عبداللہ خویشگی از اقبال مجددی، تذکرہ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانیؒ، موسیٰ پاک شہید چیئر، بہاوالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

باب ششم

حضرت سید عبداللہ ربانیؒ بن مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچی

حضرت سید عبداللہ ربانی جامع علوم معقول ومنقول، حاوی مسائل فروع واصول تھے، صاحب علم وعمل، اہل توکل، ولایت میں مقام بلند اور مرتبہ ارجمند رکھتے تھے- تعلیم وتربیت اپنے والد گرامی ہی کے سائیہ عاطفت میں پائی تھی ۔اس جلالت علمی کے ساتھ زہد و ورع اور عبادت و ریاضت میں یکتائے روزگار تھے ۔دنیا واہل دنیا سے بے نیاز اور اپنے عہد کے مشائخ میں ممتاز تھے ۔حضرت جامی نے آپ کی خدمت میں قصاید بھی پیش کئے-

978ھ میں بہ عہد اکبر بادشاہ وفات پائی- قبر اوچ شریف مقبرہ قادریہ کے اندر ہی قدس سرہ العزیز-

زدنیا رفت در خلد معلیٰ چو شیخ پاک عبداللہ معصوم
وصال پاک او از دل عیاں شد اما دیں عبداللہ مخدوم

978ھ

حضرت عبداللہ ربانی کی اولاد میں سے کئی بزرگ صاحبان علم وعرفان گزرے ہیں- سید علی اصغر گیلانیؒ فاضل مورخ بزرگ محتشم تھے، کتاب شجرۃ الانوار بزرگان گیلانیہ کے حالات میں لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ:

☆ سید اسماعیل بن سید عبداللہ ربانی ہزار بیگہ زمین درموضع فیروز پور از بادشاہ بطریق نیز یافت بودند بآن سبب درلاہور تشریف آوردند چون آبادی شہر ہر روز افزوں بودو ہر کہ از خاندان بزرگ می آید معززی شد

☆ بندگی سید قاسم بن سید صوفی علی کہ متوکل محض بودو قطب عہد خود صاحب خوارق مشہورہ-

☆ سید اسماعیل بن سید قاسم بن سید صوفی علی علامہ دمدقق محقق فہامہ محدث وقت و یگانہ روزگار در مدینہ منورہ از سید محمود بن سید علی حسینی کردی شیخانی کہ از مشاہیر اولیاء خلیفہ حضرت محبوب سبحانی بودزادبہ جناب غوث الصمدانی بدست او بوددرس حدیث و اجازت آن حاصل نمودہ شہرہ کمالات حضرت سید اسماعیل محدث گیلانی ب آفاق رسیدہ سلطان وقت وعلماء عصر حاضر بکوشش بودند-

☆ سید عبداللہ بن حاجی سید اسماعیل محدث از مشائخ ترین لاہور بودہ بر مسند مشخیت متمکن-

☆ سید عمر بن حاجی سید محمد ہاشم کہ عالم روزگار خود بودعزلت دوست ومجتہد خدایا دردر علم نسب رسالہ تالیف فرمودہ-

☆ عبدالقادر المشہور شاہ گدائی از تالیفات ایشان کشف الاسرار خوردو

www.musapakshaheed.com

کشف الاسرار بزرگ است((1

حضرت سید عبداللہ ربانی کی اولادِ میں سے حاجی سید فیض میر شاہ کوہاٹ ، سید صفدر علی، سید بدرالدین اور صوفی علی گیلانی کچہری بازار پشاور، سید قاسم علی حاجی پیر مکھڈ ، سید حیدر علی لکھنو، سید عبدالقادر شاہ گدائی تکیہ املی والہ لاہور، سید علی اصغر گیلانی صاحبِ شجرۃ الانوار بریلی ، سادات پھلڑوان ، سید مبارک علی گیلانی ست گھرہ اور بہاول پور کے مضافات میں بھی رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

درج ذیل شجرہ مبارک حضرت سید عبداللہ ربانی کے خانوادہ میں مقبول ہے:

شجرہ مبارک

الٰہی بحق رسول انام   جناب محمد علیہ السلام
بحق ولی علی مرتضیٰ   وحی پیغمبر ولی خدا
بحق جگر بند خیر الورای   کہ نام فاطمہ ولقب خیر النساء
الٰہی بحق حسنؓ اور حسینؓ   بہ سجادؓ و باقرؓ شہ

مشرقین

بحق شہ جعفر نیک نام   بہ موسیٰؓ و کاظمؓ علیہ السلام
بحق رضا و محمد تقی   علیؓ ونقی و حسن عسکریؓ
بحق امام کہ مہدیؓ ہے نام   جہاں منتظر جن کا ہے صبح و شام
بحق ہمہ ذریات نبی   جگر بند و فرزند مولیٰ علیؓ
بحق ہمہ اانبیاء و اولیاء   جہاں مقتدی اور وہ مقتدیٰ
بحق بناء خاص بیت الحرم   کہ کعبۃ اللہ بھی ہے جس کا نام
بحق صائف کتاب خدا   جو نازل ہوئے بہر انبیاء

بحق ملک اور فرشتے جو ہیں   شب و روز یادالٰہی6کہیں
بحق صحابہ خیر الانام   محبت میں تیری رہے جو مدام
بحق شہدان کرب و بلا   راضی جو رہے بر رضائے خدا
بحق ہمہ امت مصطفیٰ   مطیع و محبان سر خدا
بحق مشائخ کہ ہیں قادری   جنہیں خاص عرفاں کی دولت ملی
بحق مہ خواجہ حسنؒ جن کا نام   خطاب ان کا بصری شہ ملک شام
بحق شہنشاہ خواجہ حبیب   مریضان عصیاں کے جو ہیں طبیب
بحق کہ داود طائی ولی   ولی خدا پارسا متقی
بحق کہ معروف کرخی پیر   ہے افتادگان کا وہی دستگیر
بحق شہ سری سقطی ولی   رموز خفی جن پہ تھے سب جلی
بحق جنید شاہ نیک نام   رہا شہر بغداد جن کا مقام
بحق ولی شیخ شبلی خطاب   سپہر ولائیت کا تھا آفتاب
بحق عگی عبدالواحد جناب   کرم جن کا تھا عام مثل صحاب
بحق ولی شیخ ابوالفرح جو   زیست بسر نام لینے سے ہو
بحق شہنشاہ دین ابوالحسن   ولائیت کے گلزار کے نسترن
بحق جناب شاہ ابوسعید   سعادت تھی جن کی زیارت کی دید
بحق شہنشاہ دین غوث پاک   بنے اولیاء جن کے قدموں کی خاک
دی جس نے دین محمد کو جلا   لقب محی الدین جس کو تو نے دیا
قدم جس کا گردن پہ ولیوں کے ہے وہی خاص محبوب سبحان ہے
بحق ولی سید عبدالوہاب سیف الدین   سر نفس پر جن کے تیغیں چلیں
بحق ولی شیخ صوفی عبدالسلام   تھا ورد زباں جس کے تیرا ہی نام
بحق ولی سید احمد جناب   مشائخ میں تھا جن کا صوفی خطاب
بحق ولی سید مسعود شاہ   سیادت پہ جن کی سعادت گواہ

www.musapakshaheed.com

بحق ولی شیخ سید علیؒ — بھرا جس کے دل میں تھا علم نبی
بحق ولی حضرت شاہ میر — گدا جن کے در کے تھے شاہ و وزیر
بحق ولی سید شمس الدین — فدا جن کے چہرے پہ مہر جبیں
بحق ولی سید محمد جناب — ہے عبداللہ وغوث اوچی خطاب
ہوا ہند میں جب وہ رونق فزا — در کفر پر دین کا جھنڈا اگڑا
بحق ولی سید عبداللہؒ نام — حدیث نبی جن کا تھا ہر کلام
بحق ولی حضرت اسماعیلؒ — ذبیح رہے عشق رب جلیل
بحق ولی سید بدرالدین — مہ و مہر سے جن کی روشن جبیں
بحق شہ دین صوفی علی — وہ باغ نبی کی شگفتہ کلی
بحق ولی ہاشم پاک دین — طواف حرم سے منور جبیں
بحق جناب شاہ دادگر — کہ نام مبارک ہے سید عمر
بحق ولی حضرت شاہ گدا — نام عبدالقادر و ولی خدا
بحق علی اصغرؒ پیشوا — جگر بند محبوب رب العلا
بحق ولی سید حیدر علی — پیغمبر کے پیارے خدا کے ولی
بحق ولی سید متقیؒ — محمد تقی ابن افضل علی
بحق ولی سید احمد حسینؒ — ولی خاص اولاد حسنؓ اور حسینؓ
کامل اکمل منور پیشانی — خدا کے پیارے علی کی نشانی
بحق ولی شاہ مبارک علیؒ — گل گلشن باغ سید فتح علی
بحق ولی سائیں راز علی — سرخم کھڑے جن کے در پر ولی
بحق ولی میاں محمد علی — زگلزار وحدت شگفتہ کلی(2)

اور قصیدہ روحی میں لکھا ہے کہ

مینوں آپ اللہ فرمایا — منگ محبوبا جو مدھ بھایا
اعظم میرے ہین خزانے — ڈھٹے ہوئے تیرے نانے
جو چاہیں سو بخشاں تینوں — 6
سچا قول الٰہی دا (3)

ماخذ:

01 شجرۃ الانوار قلمی از سید علی اصغر گیلانی-(بشکریہ کرنل سید علی رضا گیلانی, اوکاڑہ)

3,2 قصیدہ روحی وشجرہ مبارک پیشوائی سلسلہ عالیہ غوثیہ قادریہ حسب الارشاد سید علی رضا الگیلانی القادری مرتبہ سائیں لعل حسین قادری

باب ہفتم

حضرت سید مبارک حقانی بن مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچی

حضرت سید مبارک حقانی سلطان المقبولین، رئیس السالکین، امام المتقین، سراج المتعبدین، شاہباز ملک ولایت، آفتاب فلک ہدایت، مخزن العلوم والانواز مصدر الفیوض والاسرار، غوثیت مآب، قطبیت انتساب، سید القوم صاحب ترک و تجرید تھے، حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانیؒ کے فرزند ثالث اور مرید وخلیفہ تھے- آپ کا اسم گرامی مبارک، لقب حقانی، سید السادات تھا

آپ کی ولادت باسعادت اوچ شریف میں ہوئی، جب سن تمیز کو پہنچے تو اپنے والد بزرگوارؒ سے ہی تعلیم شروع کی، تھوڑے ہی عرصہ میں علوم متداولہ حاصل کئے اور معقول ومنقول میں کمال دسترس پیدا کی آپ نے بعیت طریقت اپنے والد

www.musapakshaheed.com

اکرم حضرت شیخ المشائخ مخدوم سید ابوعبداللہ محمد غوث گیلانی حلبی اوچیؒ کے ہاتھ مبارک پر کی، اور خرقہ خلافت وارشاد حاصل کیا اپنے والد بزرگوارؒ کی توجہ سے آپ کے مزاج حق امتزاج پر سکر و جزبہ غالب ہوگیا اس لئے اکثر استغراقی حالت میں رہتے تھے- آپ اسی حالت سکریہ کے غلبہ سے اوچ شریف سے نکلے، اور بعالم تجریدلکھی جنگل میں جا بیٹھے کئی برسوں تک آدم زاد کی صحبت سے اجتناب رکھا اور گوشہ تنہائی میں یادالٰہی کرتے رہے- پھر آپ وہاں سے سیر وسیاحت فرماتے ہوئے خوشاب کے قریب ایسے جنگل میں پہنچے جس کے نواح میں بارہ بارہ کوس تک آبادی کا نشان نہ تھا مجردانہ وہاں ڈیرا ڈال دیا جب آ کی خبر موہبت اثر دور دور تک پھیل گئی تو شیخ معروف چشتیؒ خوشاب سے چل کر آپ کی زیارت کو جنگل میں آئے سامنے آتے ہی حضور کی توجہ سے ان کی حالت دگرگوں ہوگئی اور اسی وقت قدموں میں گر پڑے تین روز کے بعد ہوش آئی تو بیعت ہوئے آپ نے ان کو سامنے بیٹھا کر جلالی نظر سے دیکھا تو ان کے بند بند ایک دوسرے سے جدا ہوگئے دیر کے بعد جمالی اثر ڈالا تو اصلی حالت پر آئے پھر آپ نے فرمایا اے فرزند درویش کو شاہ کہلانا اس وقت لازم ہے جب اس مرتبہ پر پہنچ جاوے آ گئے تم شیخ معروف تھے اب ہم نے تم کو شاہ معروف کردیا ہے- نیز آپ نے بشارت دی کہ تم سے ایک خانوادہ جدید پیدا ہوگا جس کو لوگ خاندان نوشاہی کہیں گے آپ نے یہ مواعظ ونصائح فرما کر شاہ معروف کو رخصت کیا اور خود لاہور پہنچ کر وہاں سکونت اختیار کی اور مدت العمر وہیں رہے-

حضرت مخدوم سید مبارک حقانی گیلانیؒ کی وفات 956ھ مطابق 1549عیسوی میں بعہد سلطنت سلطان نصیرالدین محمد ہمایوں بن بابر بادشاہ بمقام لاہور ہوئی- آپ کی نعش مبارک لاہور سے اوچ شریف گیلانی میں لے جا کر اپنے والد بزرگور کے جوار میں مقبرہ قادریہ کے اندر دفن کی گئی قدس سرہ العزیز-

زرفت سید مبارک حقانی وصال ست معصوم ومخدوم اوچی

956ھ

خلفاء

حضرت سید مبارک حقانی کے چار بیٹے آپ کے ہی خلیفہ تھے نیز حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابیؒ، حضرت شاہ عبداللہؒ، حضرت بی بی جیونی صاحبہؒ

اولاد امجاد

حضرت سید مبارک حقانی کے چار بیٹے تھے:

(1) سید میر میرانؒ ((2 سید بقا محمدؒ ((3 سید کرم علیؒ ((4 سید بدرالدینؒ-

آپ کے سجادہ نشین حضرت سید میر میرانؒ آپ کے فرزند اکبر ہوئے ہیں ان کے القاب مصلح الدین، ایوب صابر، ناصر جسن بھی ہیں، لاہور میں سکونت رکھتے تھے، صاحب علم وحلم وشرافت، ونجابت وعطاوسخاوت تھے خوارق وولایت موروثی رکھتے تھے، 982ھ میں وفات پائی گورستان میانی میں مدفون ہوئے ان کے چھ بیٹے تھے، سید نظام الدین، سید عبدالرحمنؒ، سید علاؤالدینؒ، سید رحمت اللہؒ، سید حسنؒ، سید ابو سعیدؒ ان کی اولاد میں سے حضرت سید جانن امام المعروف پیر جانی شاہ ثانی لاہوری) متوفی شنبہ 17 ذیقعدہ1342ھ) صاحب ولایت گزرے ہیں- حضرت سید اصغر علی شاہ صاحب گیلانی سجادہ نشین جو لاہور کے محلہ پیر گیلانیاں میں سکونت رکھتے تھے انہوں نے لاہور گورستان میانی میں سید جانی شاہ ثانیؒ اور سید نظام الدین بودیانوالہؒ کے مزارات پر عالی شان گنبد تعمیر کروایا ہے نیز اس کے متصل ہی ایک وسیع مسجد بھی تیار کروائی-

یادگار پیر سید حضرت جانن امام — عرف حضرت پیر جانی شاہ امام خاص و عام
ابن حضرت پیر سید شاہ نظام الدین ولی — عرف گیلانی شہنشہ بود یا نوالہ سخی
بانی ایں یادگار ست جانشین آں کبار — پیر سید حضرت اصغر علی شاہ ذی وقار
گفت تاریخ بنائش حق بہ شائق آں سماں — مسجد پیران گیلانی بہشت قوم داں

(شائق لاہوری)

حضرت مبارک حقانی کی اولاد میں سے سید نظام الدین پیر بودیاں والا میانی صاحب لاہور، سید قائم علی شاہ ست گھرہ، چن پیر پاکپتن شریف، سادات کوہاٹ وقبولہ و گجرات بھی قادریہ سلسلہ کی ترویج میں مصروف رہے۔ سید محمد غوث پانی پتی کا تعلق بھی آپ کے خانوادہ سے ہے۔

آپ کے خانوادے میں درج ذیل شجرہ مقبول ہے:

شجرہ مبارک

اے خداوندا تو ذات کبریا کے واسطے — عاجزوں پر کر کرم خیر الورےٰ کے واسطے
حضرت ختم الرسل سالار جملہ کائنات — قبلہ عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
حضرت حیدر امیر المومنین شیر خدا — شاہ علی المرتضیٰؓ مشکل کشا کے واسطے
حضرت خواجہ حسن بصری امام بوسعید — افتخار خاندان صوفیا کے واسطے
شاہ حبیب بومحمد عجمی اہل ہدےٰ — مظہر حسن ازل بحر سخا کے واسطے
حضرت داود طائی بوسلیماں بن نصیر — خازن گنجینہ راہ ہدےٰ کے واسطے
حضرت معروف بوالمحفوظ کرخی دستگیر — قبلہ گاہ عارفاں شاہ رضا کے واسطے
حضرت سقطی ضیاالدین سری بوالحسین — شاہباز اوج عرفان ذوالعلا کے واسطے
شاہ ابوالقاسم جنید بومحمد رہنما — سید و سلطان جملہ اولیا کے واسطے
خواجہ کہف الدین ذلف بوبکر شبلی مہرباں — سالک راہ طریق اصطفا کے واسطے
شاہ عبدالواحد بوالفضل احمد متقی — آں شہنشاہ تمیمی پارسا کے واسطے
بفرح یوسف علاوالدین طرطوسی ولی — ساقی میخانہ فقر و غنا کے واسطے
شاہ شرف الدین ہنکاری علی بوالحسن — معدن علم و عمل حلم و حیا کے واسطے
حضرت قاضی مبارک مصلح الدین بوسعید — مخزن برکات شاہ مبتدا کے واسطے
حضرت شاہ بومحمد پیر محی الدین لقب — شیخ عبدالقادر غوث الورےٰ کے واسطے
شاہ سیف الدین بوعبداللہ عبدالوہاب — فخر عالم صاحب صدق و صفا کے وسطے
شاہ صفی الدین بوالمنصور آں عبدالسلام — ہادی دوراں امام الاصفیا کے واسطے
شاہ حمید الدین بوالعباس احمد گنج بخش — بادشاہ دوجہاں صاحب رضا کے واسطے
شاہ بوالبرکات نورالدین مسعود زکی — سائر میدان تجرید و وفا کے واسطے
حضرت شاہ ضیاالدین علی بوالحسن — آں شہید راہ حق ماہ لقا کے واسطے
شاہ جمال الدین حسن اطہر ملقب شاہ میر — منبع لطف و کرم صاحب عطا کے واسطے
شاہ شمس الدین محمد اعظم سردار حلب — زاہد و مرتاض شمس الاتقیا کے واسطے
حضرت مخدوم سید شاہ محمد غوث پیر — صدر ملک ولایت بوالحیا کے واسطے
حضرت شاہ مبارک پیر حقانی ولی — راز دان راہ جذب و اجتبا کے واسطے
سمیع البحرین شاہ معروف فاروقی تقی — معدن فیض آلہی حق نما کے واسطے
حضرت شاہ سلیمان سخی نوری لقب — سرور اہل طریقت راہنما کے واسطے
حضرت حاجی محمد پیر نوشہ گنج بخش — سید والا گہر نوالہدے کے واسطے
حضرت شاہ پیر برخوردار بحر عشق حق — فخر عالم کعبہ ہر مدعا کے واسطے
حضرت شاہ جمال اللہ محدث فقیہ — حافظ القرآن قطب الاولیا کے واسطے
شاہ شاہاں حضرت حافظ محمد باحیات — رستم میدان فیض کبریا کے واسطے
حضرت شاہ پیر نوراللہ شمع معرفت — شہسوار ملک وحدت پیشوا کے واسطے
حضرت شاہ آلہی بخش مظہر ذات حق — عمدۃ الابرار اہل اتقا کے واسطے

www.musapakshaheed.com

حضرت شاہ پیرقل احمد ملقب پاکذات　　نوشہ ثانی امیرازکیا کے واسطے
حضرت شاہ امین الاولیا عالی نسب　　مصدر حسنات شاہ بے ریا کے واسطے
حضرت شاہ غلام مصطفیٰ عالیجناب　　غروفخر خاندان صوفیا کے واسطے
خادم الفقرا شریف احمد شرافت بوالریاض　　خاکپائے آل فخر الانبیا کے واسطے
دین و دنیا کے مقاصد سے ہمیں معمور کر　　انبیا و اولیا و اصفیا کے واسطے
دے ہمیں ایمان کامل اور عشق سرمدی　　برکت پیران شجرہ اولیا کے واسطے
یاالٰہی التجائیں کر شرافت کی قبول
سلسلہ نوشاہ حاجی باخدا کے واسطے ((1

(شریف احمد شرافت نوشاہی)

ایک اور واسطہ سے کہ حضرت معروف کرخی نے خرقہ حاصل کیا حضرت امام سید علی رضاؓ سے اور سلسلہ اس طرح چلتا ہے:

اول ڈھوں ذات نیاری　　کل واخالق واحد باری
استھوں پہلے کجھ بھی نہ　　لاالہ الااللہ
شوق ہویوسوظاہر ہوواں　　جگ وچ لگن میریاں لوواں
چھڈ اس سارا لک لُکا　　لاالہ الااللہ
شیشہ اک بناواں نوروں　　جھاتی پایاں دساں دُوروں
رکھاں اسنوں خوب صفا　　لاالہ الااللہ
محو ہو یا وچہ نور تصور　　ہو گئے پیدا احمد سرور
پدم کروڑں صل علے　　لاالہ الااللہ
اوہدنور علیؓ دے سینے　　دو عالم دے مہر نگینے
شیر خدا اوا اسد اللہ　　لاالہ الااللہ
اوہدا نقشہ حسنؓ حسینؓ　　دیکھ لے لوکی بھل بھُل پین

واہ واملیا میل ملا　　لاالہ الااللہ　6
اونہاندالڑ عابدؓ پھڑیا　　پورا رنگ انہاندا چڑھیا
جا پہنچے سچی درگاہ　　لاالہ الااللہ
اوہدانور محمد باقرؓ　　آل نبی تے ذاکر شاکر
شمع خدائی نور ہدیٰ　　لاالہ الااللہ
اوہدا جعفرؓ نوروٹایا　　یار میلن واول سکھایا
روشن کردے قلب سیاہ　　لاالہ الااللہ
اوہدانور موسیٰؓ ول آیا　　جس نے کاظمؓ نام دھرایا
گھر گھر دتا چانن لا　　لاالہ الااللہ
اوہدا نوررضاؓ دے سینے　　دھودے تے کل بغض تو کینے
ایہہ ہے درجہ علی رضا　　لاالہ الااللہ
استھیں پائی کرخیؓ پیارے　　نور عشق دے لئے ہلارے
ہو یا رہبر راہ خدا　　لاالہ الااللہ
اوہدا نور ہے سری سقطی　　بازی لئی اس جھل کوسختی
تن من کیتا مارفنا　　لاالہ الااللہ
اوہدی شکل جنید وٹائی　　سر دھڑ دی اس بازی لائی
دتا عشق نے مزا چکھا　　لاالہ الااللہ
اوہدا چٹکا شبلیؓ پایا　　نشے محبت مست پھرایا
ظاہر مست تے دل آگاہ　　لاالہ الااللہ
اوہدا نور ہے عبدالواحد　　عشق اللہ دا پورا شاہد
کیتا عشق فنا فی اللہ　　لاالہ الااللہ
استھوں ابوالفرح نے پائی　　عشق ہوراں نے تاونی لائی

www.musapakshaheed.com

کٹھیالی وچہ دے کے تا	لاالہ الا اللہ
اوہدا نور علیؒ بن قرشی	عشق اللہ دی وجی برچھی
دیکھ لیو سوجھاتی پاء	لاالہ الا اللہ
اوہدا نور لیا مخزومیؒ	دور ہوئی سب بخل تی شومی
درجہ پایا خاطر خواہ	لاالہ الا اللہ
اوہدا نقشہ عبدالقادرؒ	جس نوں سجے نورانی چادر
غوث الاعظم شاہنشاہ	لاالہ الا اللہ (2)

(بابو محمد یوسف نوشاہی)

ماخذ:

1- شریف التواریخ جلد اول از علامہ شریف احمد شرافت نوشاہی

2- جمال حضوری از بابو محمد یوسف نوشاہی

ہمایون دیوان فقر مستطاب

ولایت بیان، سراسر عرفانِ سید السادات، قطب الاقطاب،
جگر گوشہ سید الکونین، نور حدیقہ حسنین، گل گلزارِ عارفین،

نائب مناب غوث العالمین 6
حضرت سید محمد غوث الملقب بہ شیخ محمد، المتخلص بہ قادری
حسنی حسینی الجیلانی
درآستانہ متبرکہ اوچ شریف

باب ہشتم

دیوان قادری

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچی قادری عالم باعمل، صاحب صوری معنوی، مرشد کامل اور باکمال شاعر تھے۔ حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی عرفانی غزلیات میں بھی ذوق رکھتے تھے تخلص قادریؔ فرماتے تھے ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ:

" فن شعر گوئی سے بھی آپ کو خاصا رابطہ تھا۔ آپ نے غوث پاک کی منقبت میں متعدد نظمین لکھی تھیں آپ کا ایک دیوان بھی ہے آپ کا تخلص قادری تھا آپ بڑے ذوق سے ترجیعات کہتے تھے ان میں چند اشعار یہ ہیں۔

www.musapakshaheed.com

ترجیع بند

رندیم وقلندریم و چالاک   مستیم ومعربدیم و بیباک
جامیم وصراحیم وبادہ   درصد فیم وبحر وخاشاک
والی ولایت شش وپنج   حامی بلاد فہم وادراک
مجموعہ راز عالم دل   منصوبہ کشائے سرلولاک
بگذشتہ زخویش بے کدرت   مگذشتہ زعشق جوہر خاک
آئینہ صاف باغل وغش   صافی دل وپاک رائے شاک
گرصاف شوی وپاک دائم   میگوی چوقادری تونا پاک

مابلبل بوستان قدسیم
شہباز سفید دست انسیم

اس آخری شعر میں حضرت غوث الاعظم کی وراثت کی طرف تلمیح اور اشارہ ہے اور یہ اس طرح کہ شہباز سفید، شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کا لقب ہے جس کی بعض متقدمین مشائخ آپ کی پیدائش سے پہلے ہی خوشخبری دیدی تھی کہ شیخ عبدالقادر کو فرشتے باز اشہب کہتے ہیں اور قصیدہ قطبیہ میں فرماتے ہیں:

انا بلبل الافرماح املاء دوحھا
طربا وفی العلیاء باز اشھب"

(اخبار الاخیار)

صوفیانہ رنگ

حضرت بندگی مخدوم نے صوفی رویات کے تحت اپنے کلام میں صوفیانہ رنگ میں الفاظ استعمال کئے ہیں۔اے ہسٹری آف صوفی ازم ان انڈیا میں لکھا ہے کہ 6

"A selection of eight of his verses quoted by Shaikh Abdul Haq indicates that he used traditional Sufi similes such as qualandar, the wine-bottle, the wine-cup and exuberance" (Rizvi,-II page 58)

حضرت مخدوم بندگی قادریؒ فرماتے ہیں کہ:

بعشق شاہد زیباو قول مطرب خوش خوان
بلاای ساقی رعنا شراب بخودی فرما

انسان دوستی وروشن خیالی

حضرت مخدوم بندگیؒ نے روایات اور قدامت پسندی میں جکڑے ہوئے معاشرہ میں روشن خیالی اور فراغ دلی کی علمی وادبی اور روحانی وثقافتی روایات کو فروغ دیا اور نویں صدی ہجری میں انتظامی وسیاسی عدم استحکام اور مذہبی وروحانی انتشار میں فکر ونظر میں انسان دوستی کے رویوں کو فروغ دیا"۔برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء"میں لکھا ہے کہ:

"برصغیر کی مسلم روحانی تاریخ میں یہ حادثہ بہت دلچسپ ہے کہ جس زمانے میں نقشبندی مکتبہ فکر کے حوالے سے راسخ الاعتقادی کے احیاء کی جدوجہد کا آغاز ہوا، اسی زمانے میں راسخ الاعتقاد تصوف کا اہم ترین مکتبہ فکر قادریہ راسخ الاعتقادی کے خلاف صوفیانہ بغاوت کا مظہر بن گیا۔یہ مکتبہ فکر ایشیائی سینوں کا مقبول ترین صوفیانہ سلسلہ ہے ہند میں اس کا رواج سید محمد غوث سے ہوا جو حلب میں پیدا ہوئے تھے اور سیر وسیاحت کرتے ہوئے ۱۴۸۲ء میں اوچ شریف میں آکر قیام پزیر ہوگئے تھے ان کے بارے میں روایت ہے کہ وہ باطنی علوم کے علاوہ علوم ظاہری سے بھی بہرور تھے برصغیر میں قادری سلسلے کو زیادہ فروغ مغلیہ دور میں شاہ نعمت اللہ اور مخدوم محمد جیلانی کی کاوشوں سے حاصل ہوا تھا

www.musapakshaheed.com

"-

اس وقت کے حالات کی ترجمانی کرتے ہوئے حضرت مخدوم بندگی قادری فرماتے ہیں کہ:

گفت ای قادری مسکین خوار است بہندوستان
در مسند بنادان پروردہ چرا باشم

(غزل ۱) ۲۳

لیکن جب ملتان اوراوچ سلسلہ عالیہ قادریہ کا مرکز بنا لیتے ہیں تو حضرت مخدوم بندگیؒ فرماتے ہیں کہ:

کامران شاہی شہا گیلانی شوریدہ را
خوش ہمیدارش کہ روزی چند ملتان میرود

(غزل۱۱۲)

مقبولیت عامہ

حضرت مخدوم بندگی کی ذات والاصفات سے جنوبی ایشیاء میں سلسلہ عالیہ قادریہ کوفروغ حاصل ہوااورآپ نے اپنے کلام میں عام فہم اندازکواپنایا جس کی وجہ سے اسے مقبولیت عامہ ہوئی۔تاریخ اوچ اختر میں لکھا ہے کہ

"حضرت بندگی محمد غوث بڑے عالم صاحب مقامات رفیع تھے آپ کی طفیل تبلیغ اسلام اورتمکن دین اس ملک میں بزور روحانیت ہوئی۔سلسلہ عالیہ قادریہ کوآپ کے طفیل فروغ ہوا۔آپ کے اشعار مشہور ہیں اور بڑے ذوق کا موجب ہیں۔"

حضرت مخدوم بندگی قادریؒ فرماتے ہیں کہ:

عروسان بستان حرامان و رقصان
گرفتہ گلستان دلبہای چو ما 6
زطفل چمن بشد دل باغ خندان
بجام وسرودش کشید آرزو ما
جوشد کوزہ گل بدو کفت سوسن
کہ ساغر زنرگس زما ما سواہا

یہی وجہ ہے کہ مخدوم بندگی قادری نے مقامی زبان کے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں مثلاً فرماتے ہیں کہ

فردوس بانعیمش جناب بانسیمش
باشد اگر نہ باشد "ارمان" ما بنا شد

غزل ۔ ۸۹

"ارمان"جس کےسرائیکی میں معنی"غموں میں ڈوبی ہوئی حسرتیں"ہے

عشق حقیقی

دیوان قادری میں عشق حقیقی اوراسرارحقیقت کے رموز سے آگاہی ہوتی ہے۔دیوان قادری کا جوقلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے اس پرتہران یونیورسٹی ایران سے دیوان قادری پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے اعزاز فضیلت یافتہ ڈاکٹر سائرہ خانم لکھتی ہیں کہ:

"سید محمد غوث گیلانی اوچی کی غزلیات عشق وسخن،سوز وتپش،سلوک و طریقت اوراسرارحقیقت کی باتوں سے لبریز ہیں جس سے کلام میں ایک دلکشی ،ایک حسن وانفرادیت پیدا ہوجاتی ہے۔حافظ کی مانند محمد غوث گیلانی حقیقی ومجازی دونوں اندازاپنائے ہوئے ہیں۔"

www.musapakshaheed.com

(ایم اے مقالہ دیوان قادری ص ۳۵، ۳۶)

حضرت مخدوم بندگی قادریؒ فرماتے ہیں کہ:

ہمہ عالم پر از عشق است وہر سو طور با موسیٰ
چو خضر از جانبِ ظلمت برآور آبِ حیوان را
ہلا اے قادریؒ کردند عقل ونقل از حکمت
کمال از عشق می باید بحمد اللہ مردان را

انداز حافظ و رومی

دیوان قادری کی ہر غزل بلکہ ہر شعر عرفانی رنگ میں مکمل ہے اور حضرت مخدوم بندگیؒ "وحدت الوجود" کے رنگ کو "وحدت الشہود" سے نمایاں کر کے "وحدت المخلوق" کا درس دیتے ہوئے سنائی، حافظؒ و رومیؒ کے افلاک عرفان میں محو پرواز ہیں-ڈاکٹر رضیہ سلطانہ کیا خوب لکھتی ہیں کہ

"این دیوان قادری گنجینہ نایابِ علم ومعرفت است آغازش از این چہار بیت می شود کہ غزلِ اولِ دیوان است۔

زبحرت قطرہ (ای) عالم، زِچاہت جُرعہ (ای) دریا
مہ از مہرتو یک ذرہ، وخُود از ماہِ تو بادا
تُو آن مطلوب جانانی کہ پیدائی و پنہانی
ہی بحری، گہی کانی، تُوئی گوہر درین دریا
مشو دربندِ ماومن، بگو از وادیٔ ایمن
وآ با ما بمیخانہ کہ انیست آخرت مأوا
زِتابِ آتشِ ہجران مسوزاں قادری را جان
ہ ناز وعشوۂ خوباں بود از صورت ومعنا

قادری میگوید:

بقصدِ جان غمگینم آلا اے سوخ بنگر ہین! 6
کشیدہ خنجر مژگان، چہ داری قصدِ ازین غوغا

حُسنِ حقیقی ہر جا در پیکر مجاز جلوہ گر است آتشِ عشق ومحبت کہ در سینہ ھا روشن است این ھمہ نتیجۂ رونمائی حسنِ حقیقی است۔

محمد حافظ شیرازی ھم میگوید:

خمی کہ ابروی شوخِ تو در کمان انداخت
بقصدِ جان من زار ونا توان انداخت

چشم، مژگان، ابرو، لب، رخسار، روی، زنخدان، پیشانی و زلف صلاحِ حسنِ حقیقی اند کہ سینہ عشاق را می درند قادری میگوید:

دلم شُد از سرِ زُلفت، پریشان گفتمش، گفتا
ہوای بند چون دارد، صلاتش ہر زَمن برجا

خواجہ حافظ میگوید:

خلاصِ حافظ از آن زلفِ تابدار مباد
کہ بستگان کمندِ تو رستگارانند

خواجہ حافظ می فرمائید عاشقِ صادق فقط معشوق را می خواہد اودر کمند زلفِ معشوق افتادہ از ھمہ رنج وغم دنیا وقیود آزاد می شود۔

دل بی غم ہمی خوابی، دلِ غمگین بدست آور
چون دل غمگین عشق آمد غم ہا جملہ بی غم شد

حضرتِ اقبالؒ می گویند:

سکندر با خضر خوش نکتہ گفت — شریکِ سوز وساز بحر و برشو
تو این جنگ از کنارِ عرصہ بینی — بمیر اندر نبرد و زندہ تر شو

قادری میگوید:

www.musapakshaheed.com

زجام عشق سر مستم ، دل و دین رفته از دستم
شدمست از دولتِ عشقت میسر اینقدر مارا

حکیم الامت علامہ دکتر محمد اقبالؒ می گوید: کہ شرابِ عشقِ حقیقی گدا را جم (جمشید) کنند و کاہ را کوہ میسازد و روباہ را قوت شیرمی دہد وقطرہ را دریا میکند ۔ و خاک را ثریا میکند ۔

ساقیا برخیز و می در جام کن   محو از دل کاوش ایام کن
شعلہ آبی کہ اصلش زمزم است   گر گدا باشد پرستارش جم است
می کند اندیشہ را ہوشیارتر   دیدۂ بیدار را بیدارتر
اعتبار کوہ بخشد کاہ را   قوت شیراں دہد روباہ را
خاک راہ اوجِ ثریا می دہد   قطرہ را پہنائ دریا می دہد
خیز و در جامم شرابِ ناب ریز   ہر شب اندیشہ ام مہتاب ریز
تاسوئ منزل کشم آوارہ را   ذوقِ بیتابی دہم نظارہ را

خواجہ حافظ میگوید کہ وقتی ما ازمی خراب شویم آن وقت ما خزانہ معرفت رامی یابیم ۔

بیا بیا کہ زمانی زمی ، خراب شویم
مگر رسیم بگنجی درین خراب آباد

خزینہ و دفینہ ھمیشہ از مقامات ویران وغیر آبادمی یابیم خواجہ حافظ می فرماید: بیا ما در این خراب آباد (یعنی دنیا) برای یافتن خزانہ (یعنی خزانہ معرفت) شرابِ عشق می نوشیم ۔

قادری میگوید:

از قُلِ قل تُو جان باشد قابلِ '' قالوابلیٰ''
ہرلحظہ یادم میدہد از مشربِ شاہ و گدا

معروف رباعی گو صُوفی بزرگ باباطاہرعریاں می گوید:

من از '' قالوبلیٰ'' تشویش دارم
گناہ از برگ داراں بیش دارم   6
چون فردا نامہ خواناں نامہ خوانند
من در کفِ نامہ سر در پیش دارم

قالوبلیٰ : آیۃً مبارک قرآن است ؛ واشارہ است بطرف روز اول کہ وقتی خداوند ھمہ روح ھارا جمع کرد و گفت : الستُ بربکم و آنہا جواب دادند قالوبلیٰ'' بی شک تو خدای ماھستی ۔ یعنی آنہا اقرار ربوبیت کردند ۔

قادری میگوید:

اسرارِ شوقِ عشقِ تو کان گنج سرمدیست
گنجور قادری است ، شنو این درودرا

مولانا جلال الدین رومی می گوید:

عشق ہائ کز پی رنگی بود   عشق نبود عاقبت ننگی بود
عشق برمردہ نباشد پائیدار   عشق برحی و برقیوم دار

دیگر رومی می گوید کہ ہر چند من عشق را شرح میدہم وقتی بہ عشق آیم از آن (شرح) خجالت می کشم ۔

ہرچہ گویم عشق را شرح و بیان   چن بہ عشق آیم خجل باشم از آن

رومی چہ خوب گفتہ است :

از محبت تلخ ھا شیریں شود   از محبت مس ھا زریں شود
از محبت دُرد ہا صافی شود   وز محبت دَرد ہا شافی شود
از محبت خارھا گل می شود   وز محبت سرکہا مل می شود
از محبت دار تختی می شود   وز محبت بار بختی میشود

حکیم الامت علامہ دکتر اقبالؒ می گوید کہ خودی (معرفتِ خود ، معرفتِ نفس ،) از عشق و محبت استحکام می پذیرد ۔

www.musapakshaheed.com

عشق را از تیغ و خنجر باک نیست　　اصلِ عشق از آب و باد و خاک نیست
در جهان ہم صُلح و ہم پیکار عشق　　آبِ حیوان تیغ جوہر دار عشق
از نگاہِ عشق خار شق بود　　عشقِ حق آخر سراپا حق بود

رومی میگوید:

از ھمین عشق جسم خاکی بر افلاک رسید:

جسم خاکی از عشق بر افلاک شد　　کوہ در رقص آمد و چالاک شد

علامہ دکتر محمد اقبالؒ می فرمودند ہمین عشق است کہ از شعلہ اش مقامِ فاروقؓ و ابوذرؓ می رسی:

شعلہ اش چون لالہ در رگھای ما　　نیست غیر از داغ او کالای ما
اسود از توحید احمر می شود　　خویش فاروقؓ و ابوذرؓ می شود

دیگر علامہ اقبالؒ می فرمودند

پست اندر سایہ اش گردد بلند　　خاک چون اکسیر گردد ارجمند

(خدا) تو جان آفرین ھم ھستی و جانِ جان ھم بلکہ جانان ھم ھستی ای تو پیکرِم آفریدی و روح ھستی روح چہ تو روحِ روح ھستی، پس تو محبوبِ روح ھستی از ازل تا ابد ھستی۔ قادری حضرت بندگی مخدوم می گوید:

ے من تن شدم، تو جان شدی، جان چہ کہ جانِ جان شدی
جان را یکی جانانہ ای از ابتداء تا انتہا

(غزل ۴ شعر ۱۰)

امیر خسرو دھلوی کہ بدستِ حضرت نظام الدین اولیاء بیعت کردہ بود و لقب ترک اللہ داشت۔ او را بلبلِ ہند ھم میگویند، گفتہ است:

من تو شدم، تو من شدی
من تن شدم، تو جان شدی

6

تا کس نگوید بعد از ایں
من دیگرم، تو دیگری

در تحقیق ایں منزل مخدوم بندگی فرمود

طالب تقلید را از مصف مہہ و دیان چہ شود
عارف تحقیق را با توبہ و تقوی چکار

(غزل ۱۳۱)

خود بینی خدا بینی است - قادری حضرت بندگی مخدوم می گوید:

بشارت می رسد ھر دم زِ اسرارِ قدَر ما را
بکُوی یار می گردم چہ بینی در بدر ما را!

نیز گوید

ساقیا جام وحدتم فرما
کہ ملولم ز کثرت رقاق

(غزل ۱۹۶)

المختصر قادریؔ فرمود

مظہر انسان بمظہر روی آر دلا جرم
آیت انا الیہ راجعون مشتمل

(غزل ۱۱) ۲

در شرح و فی انفسکم افلا تبصرون، مغربی نوشت کہ
گفتمش خواہم کہ بنیم مرترا اے نازنین
گفت خواہی گر مرا بینی بر و خود را بہ بین
گفتمش با تو نشستن آرزو دارد دلم
گفت گر ایں آرزو باشد ترا با خود نشیں
گفتمش بے پردہ باشد گر سخن گویم رواست
گفت در پردہ نشاید گفت با ما پیش ازیں

www.musapakshaheed.com

مرا ھر لمحہ ھر لحظہ و ہر ثانیہ از اسرارِ قضاء قدر مژدہ می رسد چرا بمن جا ھای دیگرمی جوی من که طوائف کوی یار میکنم۔

''یکی را بگیر و محکم بگیر''

مخدوم بندگی میگوید کہ برای حس کردنِ این، راہنمائی مناسب باید داشت۔

شعر: دھان و چشم و زلف تو چون صاد و میم و دال آمد

بحمد اللہ کہ ھر حالی صمد شد راہبر مارا (غزل ۷ شعر ۷)

دھان یعنی حدیث قدسی زبانِ حضرت محمدؐ است۔ چشمِ حضرت محمدؐ کہ بوقتِ معراج بطرفِ خدا نگران بود زلف موی مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت بندگی مخدوم می گوید کہ خدا را شکر راھبر ما یعنی پیغمبر ما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ در او خدا ''صمد'' ظاھر شدہ است۔ خدا خودش گفتہ است کہ من در ھیچ چیز اینطور ظاھر نشدہ ام کہ در انسان شدہ ام۔

خدا را شکر کہ ''صمد'' راھبر ما است۔

نیز مخدوم قادریؒ میگوید کہ

عالمی روشن شد از نور جبین احمدے

جہل بوجہل از کجا و ظلمت شیطان کجاست

(غزل) ۵۰

اختتام دیوان قادری بر ترجیعات با این اختتامی شعر می کند چناں کہ حضرت بندگی مخدوم پیر و جانشینِ صادق حضرت شاہ جیلانی است:

ما بلبل بستانِ قدسیم

شہباز سفید دوست انیسم

من بُلبلِ بوستان حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ام و دوستِ و نگہبان عرفا ھستم۔"

(تذکرہ سادات گیلانی اوچ و ملتان)

تصحیح و تدوین جدید دیوان قادری

دیوان قادری کی تصحیح و تدوین جدید ڈاکٹر معین نظامی صدر نشین شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور کر رہے ہیں جو کہ آخری مراحل میں ہے- 6

پیغام محبت وعدل

المختصر حضرت مخدوم بندگیؒ نے دیوان قادری میں انسانیت کی معراج کیلئے پیغام محبت وعدل دیا ہے، فرماتے ہیں کہ:

وفا و مھر بیاموز و از جفا نا گذر

کہ چر وان جہانرا با عدل بہ ایجاز

(غزل ۱۶۱)

ترجیعات

دیوان قادری کا اختتام ترجیعات کے اس آخری شعر پر ہوتا ہے

ما بلبل بوستان قدسیم

شہباز سفید دست انسیم

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی قادریؒ کہتے ہیں کہ وہ شاہ جیلان کے گلستان کے نغمہ سرا ہیں جو عارفوں کے نگہبان ہیں- شیخ عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں کہ ترجیع کا آخری شعر تلمیح ہے ساتھ وراثت نسبت شہبازیت کہ جناب غوثیہ سے کیونکہ "باز اشہب" حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے القاب میں سے ایک لقب تھا، قصیدہ قطبیہ " میں حضرت شاہ جیلان قدس سرہ خود فرماتے ہیں کہ

انا بلبل الافراح املاء دوحھا

طربا وفی العلیاء باز اشھب

منابع:

www.mussepakshaheed.com

دیوان قادری قلمی شعبہ آذر مخطوطات پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور
(بشکریہ پیر طاہر حسین قادری منگانی شریف اور پیر سید رفاقت علی کاظمی اسلام آباد)
پاکستان میں فارسی ادب، ۱/۲۳۸-۲۳۹؛ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، ۱/۹۸؛ تذکرۂ شعرای پنجاب، ۲۹۰؛ ثمرات القدس من شجرات الانس، ۱۱۲۱-۱۱۲۲؛ خزینۃ الاصفیا، ۱/۱۱۵-۱۱۷؛ فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، ۱۹۷۷/۳: ۲۲/۷ع؛ فہرستوارہ کتابہای فارسی، ۲۲۸۵؛ برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء از قاضی جاوید Dictionary of Indo-Persian-Literature, 438; A History of Sufism in India, 2/57-58.

(دانشنامۂ ادب فارسی در شبہ قارہ، بخش سوم جلد چہارم، ص: ۱۳۸۰)

مقالہ، دیوان قادری "از ڈاکٹر سائرہ خانم) معلومات بشکریہ ڈاکٹر عارف نوشاہی)،

تذکرہ سادات گیلانی اوچ وملتان تلخیص وتعلیق بحرالسرار از ڈاکٹر رضیہ سلطانہ۔

باب نہم

دربار عالیہ قادریہ غوثیہ حضرت محبوب سبحانی اوچ شریف

مسجد قادریہ اوچ شریف

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی قدس سرہ نے اوچ شریف میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی مسند ارشاد کو جب زیب زینت کیا تو اس مرکز روحانیت کی ابتدا مسجد مبارک کی تعمیر سے کی گئی ۔موجودہ مسجد علامہ نوشاہی لکھتے ہیں کہ

"دربار شریف غوثیہ محبوبیہ کے شمالی جانب عظیم الشان مسجد ہے تین گنبد ہیں سامنے کی دیوار پر کاشی کا کام بڑا خوبصورتی سے بنا ہوا ہے جو دیدہ زیب ہے مسجد کے محراب پر یہ آیت شریف لکھی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر و اقام الصلوۃ واتی الذکوۃ ولم یخش الا اللہ فعسیٰ اولئک ان یکونو من المھتدین۔

مسجد کے محراب کے شمالی طرف لکھا ہے

"المومن فی المسجد کالسمک فی الماء"

محراب کے جنوبی طرف لکھا ہے

"المنافق فی المسجد کالطیر فی القفس"

درمیان میں یہ لکھا ہے

چراغ ومسجد ومحراب ومنبر　　　ابوبکر وعمر، عثمان وحیدر

بخط طغرا اسمائے گرامی اللہ - محمد - ابوبکر - عمر - عثمان - علی - حسن - حسین لکھے ہیں۔

مسجد کے تین دروازے ہیں درمیانی دروازہ کے اوپر یہ عبارت تحریر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بعونہ تعالیٰ این مسجد معلّی در زمانہ حضرت مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین ثانی سجادہ نشین ششم در ۱۰۸۷ ہجری المقدس قرار یافت ۔پس در عہد حضرت مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین صاحب سابع سجادہ نشین بسیتم باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختار کار در ۱۳۲۴ ہجری رمت یافت

www.musepakshaheed.com

شمالی دروازہ پر باہر کی طرف لکھا ہے — "عجلو ابالصلوۃ قبل الفوت"
جنوبی دروازہ کے اوپر تحریر ہے — "عجلو ابالتوبۃ قبل الموت"

یہ مسجد حضرت سید محمد شریف المعروف مخدوم شیخ محمد شمس الدین ثانی بن سید عبدالقادر ثالث بن سید حامد گنج بخش کلاں نے ۱۰۸۲ھ/۱۶۷۱ میں تعمیر کرائی جس کی تاریخ یہ ہے۔

قطعہ

ازعنایات خدا بیچون و چند ۔ — شیخ شمس الدین پیر اقبالمند
درجوار خانقاہ غوث حق ۔ — کرد تعمیر عمارت دل پسند ۔
مسجد عالی بہ از خلد بریں ۔ — صدچو رضوان خدمتش را دست بند

خوش بنائے بے ستون قبہ دار — قبہ ہائے چرخ پیش او نژند
سال تاریخ خرد سنجیدہ گفت — وہ چہ مسجد رشک فردوس بلند
۲ ۸ ۰ — 1)) ا

خانقاہ بندگی محمد غوث گیلانیؒ

سلسلہ عالیہ قادریہ کی جنوبی ایشیاء میں روحانی مرکز خانقاہ حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی قدس سرہ ہے جو کہ عوام الناس میں" دربار حضرت محبوب سبحانی اوچ شریف" کے نام سے مشہور ہے۔علامہ نوشاہی لکھتے ہیں کہ

"یہ خانقاہ اوچ گیلانی میں ہے سب سے پہلے ۹۷۵ھ/ ۱۵۶۷ میں یہ روضہ مخدوم سید حامد محمد گنج بخشؒ کلاں نے گنبد دار تعمیر کرایا۔تاریخ ہے" جہد شیخ حامد" اس کے بعد ان کے پوتے سید محمد شریف المعروف مخدوم شیخ محمد شمس الدین ثانیؒ نے اپنے عہد خلافت میں ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء میں اس کو وسیع محل شریف مسقّف تیار کرایا۔ابیات مشعر تاریخ جو پتھر کی اینٹ پر کندہ ہیں اور محل شریف کی شمالی دیوار پر وہ پتھر نصب ہے یہ ہیں۔

"یااللہ"

اے آمدنت مبارک بادا

حمد ایزدرا کہ آخر گشت کار از ابتدا — درزمان صاحب سجادہ شیخ مقتدا
آنکہ شمس الدین محمد اسم او عالیقدر — کز اشارات مشائخ بانی جائے ہدا
چیست تاریخ بنا پرسیدم از الہام غیب — گفت شاداں خانقاہ بادر آمد بابہا
۱۰۶۸ھ

محل شریف کے اندر گلکاری بہت ہوئی ہے باہر کی دیوار پر کاشی کا کام نہایت دلفریب ہے اس محل شریف میں ۷۹ قبریں ہیں دروازہ کے سامنے بلند چبوترہ پر دو مزار ہیں مغربی مزار بندگی سید محمد غوثؒ کا ہے اور مشرقی مزار آپ کے فرزند اکبر سید عبدالقادر ثانیؒ کا ان دونوں مزارات کے گرد سنگ مرمر کا جنگلہ لگا ہے اس سے نیچے کے چبوترہ پر مشرقی قبر سید مبارک حقانیؒ کی اور اس سے مشرقی سید محمد نورانیؒ کی اور اس سے مشرقی سید عبداللہ ربانیؒ کی ان قبور کے گرد لکڑی کا جنگلہ ہے باقی سب قبور سجادہ نشینوں اور دیگر صاحبزادگان کی ہیں خانقاہ کے اندر شمالی لائن میں ایک احاطہ میں تین مستورات کی قبریں بھی ہیں۔نواب قطب الدین خان لنگاہ والی ملتان کی قبر بھی اسی خانقاہ کے اندر موجود ہے محل شریف کا دروازہ شمالی طرف خاص مسجد میں ہے دروازہ پر جو اشعار تحریر ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ مخدوم حامد گنج بخش ثالثؒ

www.mulapakshaheed.com

بانی قلعہ اوچ گیلانی نے ۱۱۹۳ھ/ ۱۷۷۹ء میں اس کی مرمت کرائی دروازہ پر یہ اشعار درج ہیں-

یا اللہ　　یا محمد
یا غوث الاعظم

الٰہی بحق بنی فاطمہ۔　　　که برقول ایمان کنی خاتمه
اگر دعوتم رد کنی ور قبول۔　　　من و دست و دامان آل رسول
حضرت گنج بخشؒ پیر ہدا۔　　　مقتدائے جمیع اہل تقا۔
کرد تعمیر طرفہ خانقہی　۔　　　کہ بود نور چشم صدق وصفا۔
عطر میل رواق او بخشد۔　　　اثر طوطیا بچشم ضحا۔
طاق او چون ہلال عید مدام۔　　　میکند حل عقدہ دلہا۔
قرص خورشید شمع ایوانش۔　　　ذرہ ساں حاضر از ید بیضا۔

ہست مرآت دالی ومنکر۔　　　گہ چو قبلہ گہی چو قبلہ نما۔
در فضائے حریم محترمش۔　　　باد مثمر ہمیشہ نخل دعا۔
ہر کہ بکشاد دیدہ بر آن در۔　　　قال یالیتہا نعیم لنا۔

"روضہ اصفیا" خرد گفتا
بہر تاریخ این خجستہ بنا
کتبہ تراب اقدام کلاب قادریہ فقیر محمد سعید مخدومانہ ۱۱۹۳ھ

محل شریف کے دروازہ کے آگے برآمدہ بنا ہوا ہے جس کے چھ ستون ہیں محل شریف اور برآمدہ کا چھت نیچے سے چڑھا ہوا ہے کاریگروں نے کمالیت دکھائی ہے برآمدہ کے سامنے یہ عبارت خوشخط تحریر ہے-

"بعونہ تعالی۔ بنائے این خانقاہ مبارک در زمان مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخشؒ صاحب کلان سجادہ چہارم در ۹۷۵ ہجری قرار یافت وپس در عہد حضرت مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدینؒ صاحب سابع سجادہ نشین بیستم باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختار کار در ۱۳۲۴ ہجری مرمت یافت"

محل شریف سے شمال کی طرف اور مسجد قادریہ سے مشرقی جانب ایک وسیع گنبد ہے جس کو دارالعلوم قادریہ) حضرت موسیٰ پاک شہید (کہا جاتا ہے اس میں روزانہ فقہ، حدیث، تفسیر وغیرہ مختلف علوم کی تدریس ہوتی ہے طلباء دور دور سے آ کر پڑھتے ہیں اس گنبد کے دو دروازے ہیں -

1- جنوبی طرف جو محل شریف کو سامنا ہے اس دروازہ پر یہ عبارت تحریر ہے

۱۳۲۴ھ
"رب العلمین فیاض"
"اجلاس مدرسہ قادریہ اوچ شریف"

اس دروازہ کے سامنے جنوبی طرف ایک پرانا درخت نیم ہے جو سایہ دار ہے

2- مشرقی طرف کوچہ ہے اس پر یہ عبارت تحریر ہے

۱۳۲۴ھ
"رب العلمین فیاض"
"استقلال دارالعلوم قادریہ"

محل شریف اور مسجد مبارک اور دارالعلوم کا مشترکہ بیرونی دروازہ مشرق کو کوچہ کی طرف ہے سب زائرین اسی طرف سے زیارت اور نماز کیلئے داخل ہوتے ہیں اس پر یہ اشعار تحریر ہیں-

www.musapakshaheed.com

افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

این غلغلہ در خانقاہ و مسجد و دیر ست — یعنی کہ مریدان ترا ختم بخیر ست

اے آنکہ غبار در گہت را۔ — پابوس تو آرزوئے من بود۔

در دیدہ چو توتیا کشیدم۔ — صد شکر کہ بار زورسیدم۔

بنائے دروازہ معلے در ۱۳۲۵ ہجری"(2)

جن نکالنے کا طریقہ:

"جن عورتوں کو آسیب ہوتا ہے ان کو دربار غوثیہ اوچ شریف پر لایا جاتا ہے اور ساتھ ہی مراسی لوگ آتے ہیں اور ڈھولک بجا کر یہ گیت گاتے ہیں

حضرت پیر دے دربار، میں لولی دیون آیاں

میں ملتاں دیون آیاں

اوچ گیو سے خوش تھیو سے، نور بھرے دروازے

ایڈوں اوڈوں ندیاں وہندیاں، ادھ وچ دھاون صاحبزادے

میں تا لولی دیون آیاں، میں ملتاں دیون آیاں

بہوں سوہنا پیر میرا بہوں سوہنا

کرتیاری حضرت پیر، عبدالقادر مدت مرید

چنن دا پنگھوڑہ گھڑیا — ہیریاں موتیاں لعلال جڑیا

جھوٹے حضرت پیر — میں تاں لولی دیون آیاں

حضرت پیر دے دربار، میں لولی دیون آیاں

میں ملتاں دیون آیاں

اس وقت اس عورت کو حال آتا ہے وہ سر مارتی ہے پھر دربار شریف کا خلیفہ اٹھ کر اس کے سر کے بالوں کو جو کھلے ہوتے ہیں اپنے ہاتھ میں لپیٹ کر کہتا ہے کہ اے جن تو کون ہے وہ جواب دیتا ہے میں فلاں قوم سے ہوں پھر خلیفہ کہتا ہے کہ حضرت بندگی محمد غوث کے دربار پر تو آیا ہے اب نکل جا- چنانچہ وہ چلا جاتا ہے اور عورت بیہوش ہو کر گر پڑتی ہے اور ذرا دیر کے بعد ہوش میں آتی ہے اور اس کے وارث نذرانہ دے کر چلے جاتے ہیں اور گانے والے کو بھی کچھ دیتے ہیں-(3)

مخدوم المدارس اوچ شریف گیلانیہ

اوچ شریف میں حضرت موسیٰ پاک شہید کی تدفین کیلئے چھوٹی اینٹوں کا ایک ملتانی کاشی سے مزین ہشت پہلو سہ منزلہ خانقاہ تعمیر کرائی گئی لیکن بشارت پر آپ کی تدفین ملتان میں دربار پیران پیر پر کی گئی- شجرہ مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی میں لکھا ہے کہ:

"بعد دو سال از واقعہ اش تابوت آنرا فرزندان سید موسیٰ پاک شہید مذکور از جای مدفونہ مذکور موافق ایماء سید موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ و حسب استدعای خود بطریق اخفاء بوقت شب دوشنبہ بتاریخ_ بیرون کردہ طرف بلدہ ملتان کرفتہ رفتہ بوند مذکور الیوم روضہ منورہ او در بلدہ ملتان مذکور مشہور است"(4)

عمارت خانقاہ موسیٰ پاک شہید اوچ شریف کو بصورت دار العلوم استعمال میں لایا گیا- بحر العجمان میں لکھا ہے کہ:

"مدرسہ عربی مخدوم المدارس شہر اوچ شریف گیلانیہ میں بڑی آب و تاب سے جاری ہے رونق مدرسہ روز افزوں ترقی پر ہے دور دور سے طلباء داخل مدرسہ ہو کر فیوضات علمی حاصل کرتے ہیں تمام اخراجات ان کے از قسم پر جات وخوراک

www.musapakshaheed.com

وکتب وغیرہ لنگر سے عطا ہوتے ہیں (-5)

افسوس دارالعلوم کی عمارت کافی شکستہ ہوگئی ہے اور کسی وقت کوئی حادثہ رونما ہوسکتا ہے۔اب عمارت پر آویزاں محکمہ آثار قدیمہ کا بورڈ اس کے تحفظ کا فقط امین بنا ہوا ہے

کتب خانہ

دربار غوثیہ اوچ شریف کا کتب خانہ کافی مشہور ہے جہاں قرآن شریف, حدیث شریف, فقہ, تصوف, تاریخ اور طب وغیرہ کی قلمی و مطبوعہ کتابیں ہیں-1959ء میں اردو اکیڈمی بھاولپور نے ڈاکٹر غلام سرور, علی گڑھ یونیورسٹی انڈیا کی ترتیب دی ہوئی مخطوطات گیلانی لائبریری اوچ کی فہرست شائع کی-ریاض احمد خان بھٹہ قادری آجکل گیلانی لائبریری اوچ شریف کے ناظم ہیں اور بڑی جان فشانی سے کتب کی ترتیب جدید کررہے ہیں۔نیز اپنے عہد کے باکمال صوفی شاعر و دانش ور مخدوم سید محمد شیخ شمس الدین سادس گیلانی اوچی جنھوں نے اس لائبریری کو سانحہ اوچ کے بعد دوبارہ منظم کیا پر تحقیق کا کام بڑے احسن طریقہ سے پروفیسر چانڈیو کے ہمراہ کررہے ہیں-

تبرکات

دربار غوثیہ اوچ شریف کے تبرکات کی شہرت عام ہے جن میں "موے مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چمڑے کے جبہ مبارک کا ٹکڑا, حضرت علیؓ کی تلوار, حضرت اویس کرنیؓ کا دانت مبارک, حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا جبہ و تسبیح باعث زیارت ہیں-

تبرکات کی عظمتوں میں پتھر پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاوں مبارک کا نقش بھی زینت تبرکات ہے جس کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت مخدومؒ غوث بندگی حلب سے اوچ تک اس نقشِ پاے کو اپنے سینے مبارک کے ساتھ باندھ کر لے آئے جس کی برکت سے جہاں بھی جاتے علم وعرفان کی روحانی محفل پررونق ہوجاتی-

مزید براں خواب میں مخدوم سید عبدالقادر ثانی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عطا کردہ "دستہ نے" کھجور کا جاروب شریف بھی ہے جس کی برکت سے شفایابی ہوئی- اس وقت ان تبرکات کے امین مخدوم سید افتخار حسن گیلانی سجادہ نشین ہیں جنھوں نے کمال شفقت سے دعائیہ کلمات سے ساتھ ہمیں ان تبرکات کی زیارت کی سعادت سے سرفراز فرمایا- جزاک اللہ

محبوب سبحانی

ولی قطب ابدال کی آن

غوث الاعظم دستگیر
ہندو بھی مانیں جن کو پیر
بانٹتے ہیں وہ دودھ اور کھیر

ولی قطب ابدال کی آن

دربار ہے محبوب سبحانی
دربار عبدالقادر ثانی
مخدوم شمس الدین گیلانی

ولی قطب ابدال کی آن

محمد بن قاسم کی کہانی
مسجد حاجات ہے لاثانی

www.musapakshaheed.com

اوچ شریف کی تہذیب پرانی
ولی قطب ابدال کی آن
ہند سندھ سے لوگ آتے ہیں
جھولیاں خوشی کی بھر جاتے ہیں
منتیں ان کی بر لاتے ہیں
ولی قطب ابدال کی آن
سناتے ہیں لوگ انکے کمالات
دکھائے انہوں نے کئی کرامات
خدا کو مقبول ان کی عبادات
ولی قطب ابدال کی آن
وراثت میں ملی ان کو ولایت
حبیب خدا کی ان پہ عنایت
مخمور حقیقت ہے نہ کر حکایت
ولی قطب ابدال کی آن

(مخمور احمد پوری)

دربار عالیہ قادریہ حضرت پیران پیر ملتان

جب ہم ملتان کے پاک دروازہ سے صرافہ بازار سے گزرتے ہوئے حسین آگاہی کی طرف جاتے ہیں تو راستہ میں دائیں طرف ایک بڑا دروازہ نظر آتا ہے جس پر یہ اشعار لکھے ہوئے ہیں کہ

6

آں نور کہ از مشرق جیلان تابید   بس عالم و آدم ہمہ روشن گردید
ز مشرق و مغرب شدہ روشن آخر   از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کہتے ہیں کہ جیلان کے مشرق سے روحانیت کا آفتاب جب حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کی فیض کرامت سے طلوع ہوا تو اس نے کائنات اور اس میں بسنے والے انسانوں کو علم و عرفان کے نور سے منور کر دیا جس سے مشرق و مغرب میں آپ کے نظر کرم سے روحانیت عام ہوئی اور ملتان و اوچ اس کے مرکز بن گئے اور یہ خانقاہ موسیٰ پاک شہید اسی عظمت کی درخشندہ منزل ہے۔ بادیا رب تا قیامت دولت جیلانیاں

کم مبادا ز قدرت حق صولت جیلانیاں

اے بارِ الٰہی یہ گیلانیوں کا یہ آستانہ قیامت تک فیوض برکات کا مرکز بنا رہے اور لوگ اس سے روحانی تشفی حاصل کرتے رہیں۔

یہی مرکزی دروازہ "باب دربار حضرت پیران پیر موسیٰ پاک شہید" ہے سامنے احاطہ کے ایک بلند سہ گنبدی جامع مسجد نظر آتی ہے جب کہ اس کے دائیں پہلو میں سبز رنگ کا روضہ ہے جس میں ایک خوبصورت بارہ دری میں حضرت موسیٰ پاک شہید مدفون ہیں۔ جیسے ہی ہم درگاہ شریف کے اندر حاضر ہوتے ہیں تو وہاں ہمیں تلاوت قرآن، حمد و نعت اور مدحت و منقبت پڑھتے ہوئے لوگ نظر آتے ہیں اور ایک روحانی ماحول ہمارے دل و دماغ میں جذب و مستی کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے اور زبان بے اختیار پکار اٹھتی ہے کہ

یا رب مشکل کر آسان
صدقہ موسیٰ پاک شہید   ہیں باب رحمت کی جو کلید

www.musapakshaheed.com

طالب وصل ہوں بخشو دید　　حافظ علم حدیث قرآن

یارب مشکل کر آسان

حامد جہاں بخش شاہ پیر　　مینوں ہر دم تیری دھیر

صدقہ شان شبر شبیر　　مدد کر دمیری وقت پہ آن

یارب مشکل کر آسان

عبدالرزاق حبیب حقانی　　روشن چہرہ یوسف ثانی

خضر طریقت قطب ربانی　　کر دد عا ہو سیف زبان

یارب مشکل کر آسان

سید عبدالقادر ثانی　　فیضیاب غوث صمدانی

عطا کر د فیض روحانی　　لحمک لحمی پیر پیران

یارب مشکل کر آسان

مخدوم محمد غوث گیلانی　　بندگی پیر قطب لاثانی

اوچ حلبی غوث الثانی　　جلی خفی ہوں ذکر روان

یارب مشکل کر آسان

نصر محمد شمس الدین　　روضہ جس دا حلب زمین

فیضیاب طہٰ یٰسین　　عطا کرو فیض قرآن

یارب مشکل کر آسان

ابو محمد میراں میر　　آپ ہیں سیف زبان فقیر

بگڑی بن جائے تقدیر　　کرو دعا پیش رحمن

یا اللہ مشکل کر آسان　　6

ابوالحسن ضیاء الدین　　سید علی صاحب تلقین

عالم فاضل ہادی دین　　دکھلا و محبوبی شان

یا اللہ مشکل کر آسان

محی الدین سید مسعود　　قلب میرا ہو جلد کشود

خلد ملے ہے یہ مقصود　　وعدہ پورا ہو کہ رحمن

یارب مشکل کر آسان

سید احمد قطب ربانی　　مدد کرو شیر یزدانی

زیر و مطیع ہوں دشمن جانی　　فتح حاصل ہو ہر میدان

یارب مشکل کر آسان

عبدالسلام صفی الدین　　مکھ ڈھٹیا ہووے تسکین

مدد کرو آ یوم الدین　　پہنچا وو چہ خلد مکان

یارب مشکل کر آسان

سیف الدین عبدالوہاب　　بخشو پاک جمال شتاب

وچہ جدائی ہے حال خراب　　طالب وصل کھڑا حیران

یارب مشکل کر آسان

عبدالقادر شاہ جیلانی　　محی الدین غوث صمدانی

شیئاً للہ پیر پیرانی　　محبوب سبحانی شان

یارب مشکل کر آسان

www.musapakshaheed.com

موسیٰ جنگی دوست حقانی — ابو صالح محبوب ربانی
والد ماجد پیر پیرانی — طالب دے ول کرو دھیان
یا رب مشکل کر آسان

شاہ عبداللہ ثالث پیر — میں ہاں آپ کا دامنگیر
یاد کراں میں وقت آخیر — کلمہ طیب ہووے رواں

یا رب مشکل کر آسان

سید یحیٰ زاہد پیر — نفس و شیطان نے کیا ظہیر
آپ ہیں پشت پناہ فقیر — شر شیطان تھیں بخش امان
یا رب مشکل کر آسان

محمد رومی شاہ مردان — ہندو چہ ہویا میں حیران
عقدہ کشائے انس و جان — حل کرو مشکل میری آن
یا رب مشکل کر آسان

سید داود سیراج الدین — شان جعفری خلد نشین
ذکر اللہ کی ہو تلقین — ہووے مشاہدہ حق کا عیان

یا رب مشکل کر آسان

ابو عمر شاہ موسیٰ ثانی — دو عالم دے فیض رسانی
خودی تکبر ہووے فانی — دل وچہ رہے نہ غیر دھیان
یا رب مشکل کر آسان

شاہ عبداللہ سید ثانی — گنج فقیر میں ہو لاثانی
نفس امارہ ہووے فانی — کامل فقراء کے سلطان
یا رب مشکل کر آسان

موسیٰ جون حبیب خدا — میں ہوں تیرے در کا گدا
کرو توجہ اور نگاہ — بخشدے خالق سب عصیان
یا رب مشکل کر آسان

شاہ عبداللہ محض نورانی — واصل باللہ فیض رسانی
انس ملائک وچہ دربانی — حسنی پھول حسینی جان
یا رب مشکل کر آسان

حسن مثنیٰ عالی شان — امام حسن کے جسم و جان
سرچشمہ فیض عرفان — مظہر علم نبی رحمان
یا رب مشکل کر آسان

امام حسنؓ نوریزدانی — سبط نبی و علیؓ کے
جانی
فاطمہ زہراؓ کی ہونشانی — چم چم قدم ہوواں قربان

یا رب مشکل کر آسان

شاہ مردان علیؓ اسد اللہ — ساقی کوثر شیر خدا
وارث علم رسول اللہ — جبہء فقر دیواس آن

www.musapakshaheed.com

یارب مشکل کر آسان

پاک محمد صل اللہ — دل اور جان میری ہو فدا

شان محبوبی دکھلاء — کر وشفاعت حشر میدان

یارب مشکل کر آسان

یااللہ مشکل کر آسان (6)

اور ہاتھ دعاوں کیلئے عالم اسلام، پاکستان اور اپنے اہل وعیال کی خیر و برکت کیلئے بارگاہ الہی میں اٹھ جاتے ہیں:

الہی بخیر گردانی بحق شاہ جیلانی

اور محسوس ہوتا ہے کہ

مقبول شدم و مسرور شدم

ماخذ:

3,2,1 سفر نامہ اوچ از سید شریف احمد شرافت نوشاہی اردو اکیڈمی بھاولپور ۱۹۹۹ء
صفحہ ۴۴،-۵ ۴ صفحہ ۷۱،تا-۴ ۷ صفحہ ۷ ۳

4 شجرہ وکرسی نامہ از مخدوم سید محمد سادس گیلانی اوچی مرتبہ فقیر محمد ادریس گیلانی لائبریری اوچ شریف

5 بحر العجمان از سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور ۱۳۳۶ھ صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴

6 سلسلۃ القادریہ عالیہ حضرت پیر پیران قدس سرہ العزیز مرتبہ ماسٹر محمد غوث خان قادری لائلپوری, یونین پرنٹنگ پریس, ملتان-

6

☆تمت بالخیر★

www.musapakshaheed.com

6

www.musapakshaheed.com

6

www.musapakshaheed.com

6

www.musapakshaheed.com

6

www.musapakshaheed.com

6

www.musapakshaheed.com

6

6

6

www.musapakshaheed.com

6

www.musapakshaheed.com

6

6

www.musapakshaheed.com

6

6

www.musapakshaheed.com

6

www.musapakshaheed.com